1437







"پیر شو بیاموز"

عروج

از

لالہ دیوی دیال صاحب

جسکو

مینجر امپیریل بک ڈپو دہلی نے طبع وشائع کیا

اور

از سیر نو رجسٹری کرا کے جملہ حقوق محفوظ کئے گئے ہیں

سنہ ۱۹۰۷ء

در مطبع امپیریل بک ڈپو واقع دہلی بحسن اہتمام لالہ جیون لعل صاحب منیجر طبع گردید

بار سویم — تعداد جلد ۱۰۰۰ — قیمت فی جلد ۱۲ر

کتاب ہذا

لالہ سورج نراین صاحب مہر دہلوی

کی

خدمت میں نذر کی جاتی ہے

"پیر شو بیاموز"

عروج

فصلِ اوّل

(۱) بیمار گھوڑا

"کھانا طیّار ہے - میز پر سب اچھی طرح سنبھل کر بیٹھ جاؤ"!
یہ کلمات ایک عورت نے جسکی عمر قریب پینتالیس ۴۵ سال کے
ہوگی اپنے بچّوں سے مخاطب ہو کر کہے - یہ نیک بخت عورت
گو بہت خوبصورت تو نہ تھی مگر حسنِ سیرت میں کسی سے کم
بھی نہیں تھی - اِس کے چہرے پر شرافت و متانت نمودار تھی
اِس کے چھ بچّے تھے - سب سے بڑے کی عمر کوئی چودہ ۱۴ سال
ہوگی - اِس کا نام ہبری تھا اور یہی ہماری اِس داستان کا
ہیرو ہے - اسکا سینہ چوڑا پیشانی کشادہ اور جسم گٹھا ہؤا تھا
بُشرے سے فراخدلی اور نیک طینتی عیاں تھی اور اُس کے
اطوار سے صاف پایا جاتا تھا کہ یہ ذہین - ذی حوصلہ - راستگو

عالی ہمت - بلند خیال اور اپنے اِرادہ کا پکّا لڑکا ہے +
جب کھانا سب کے آگے آگیا تو سب سے چھوٹی لڑکی جسکا نام فینی تھا یوں بولی "پاپا ابھی تک نہیں آئے" ماں نے جواب دیا کہ "وہ بھی آتے ہی ہونگے۔ ایک کام گئے ہیں لوٹتے ہوئے شائد اصطبل چلے گئے ہوں - وہاں بیچارے بوڑھے گھوڑے ڈابن کو دیکھنے میں دیر لگ گئی ہو"۔
کھانے کی میز پر ایک موٹا مگر اُجلا کپڑا بچھا ہُوا تھا۔ کھانا بہت ہی سادہ تھا۔ کوئی لذیذ شئے وہاں نام کو بھی نہ تھی۔ صرف نان پاؤ کی پتلی پتلی قاشیں۔ نمکدان اور اُبلے ہوئے آلو طشتریوں میں رکھے ہوئے تھے۔ چونکہ اِنکی آمدنی بہت قلیل تھی۔ اِسلئے مکھن بھی کم میسّر آتا تھا +
کچھ دیر تک اِنتظار کرنے کے بعد بچوں نے کھانا شروع کر دیا۔ اِنھوں نے دو چار ہی لقمے کھائے ہونگے کہ اُنکا والِد بھی آگیا جس کا نام ہیرم والٹن تھا۔ اِس کا لباس بھی اپنی بیوی کی طرح سادہ اور موٹا تھا مگر بہت صاف تھا۔ شکل و شباہت میں یہ اپنے سب سے بڑے لڑکے ہیری سے بہت مشابہ تھا۔ بیوی صورت دیکھتے ہی تاڑ گئی کہ اِس وقت میرے شوہر کی طبیعت افسردہ اور پریشان ہے +
بیوی - ہیرم! اِس وقت آپ کی طبیعت کچھ پژمردہ سی



معلوم ہوتی ہے۔ کیا بات ہے۔ ایسا دِکھائی دیتا ہے کہ کوئی ماجرا خلاف واقع ہُوا ہے جسکے سبب دِل نڈھال ہے +

خاوند۔ بات کیا؟ مُجھے اندیشہ ہے کہ ہمارا بیچارا بُڈھا گھوڑا ہم سے ہمیشہ کے لئے جُدا ہوتا ہے +

بیوی (کچھ مایوس سی ہوکر) کیا دراصل گھوڑا بہت بیمار ہے؟ کیا اُس کی زیست کی اُمید مُنقطع ہو چُکی ہے؟

خاوند۔ میں ٹھیک نہیں کہہ سکتا کہ اُسے کیا عارضہ ہے۔ مگر اِتنا ضرور سمجھ سکتا ہوں کہ وہ سخت بیمار ہے۔ ممکن ہے کہ وہ تندرست ہو جاوے۔ مگر مجھے آثار اچھّے نظر نہیں آتے پچھلے جاڑوں میں ہنڈرسن کا گھوڑا بھی کچھ ایسے ہی عارضہ میں مُبتلا ہوگیا تھا اُس نے بہت کچھ دوا دارو کی مگر ایک بھی کارگر نہوئی۔ میں ابھی الیھو پرکنس کے پاس گیا تھا۔ وہ تھوڑی دیر میں گھوڑے کو دیکھنے آویگا۔ اگر یہاں اُسے کوئی بچا سکتا ہے تو بس یہی ایک آدمی ہے +

بچّوں نے اِس گفتگو کو غور سے سُنا۔ مگر چونکہ وہ نادان تھے اِسلئے تقریر کے اصل مطلب کو ٹھیک سمجھ نہیں سکے۔ بڑا لڑکا ہوشیار تھا وہ سمجھ گیا کہ گھوڑے کے مرنے سے کیسی مُصیبت ہوگی۔ کیونکہ اِن کے پاس صِرف یہی ایک گھوڑا تھا جس سے یہ زراعت اور بارکشی کا کام لیتے تھے +

ہیرم والٹن ایک بہت چھوٹا سا زمیندار تھا۔ اِس کے پاس قریب دس ایکڑ کے زمین تھی۔ اسے کسی حالت میں زرخیز نہیں کہہ سکتے تھے۔ اِس میں سے بمشکل یہ اپنے کُنبہ کے گُزارہ کے لئے تھوڑا بہت پیدا کر لیا کرتا تھا۔ چُونکہ آدمی جفاکش اَور لائِق تھا اِس لئے یہ اپنے ہم پیشہ اشخاص کا بھی جو اِس سے کسیقدر آسودہ حال تھے کچھ کام کر دیا کرتا تھا۔ اِس طرح سے ساری آمدنی مِلاکر بھی سال بھر کا مُشکل سے پُورا پڑتا تھا۔ اِس کی نیکبخت اَور سلیقہ شعار بیوی کو اُمورِ خانہ داری میں اِنتہا درجہ کی کِفایت اور دُور اندیشی سے کام لینا پڑتا تھا۔ جب کہیں جاکر سال خیر و خُوبی سے ختم ہوتا تھا۔ خُدا کے فضل سے کُنبہ بڑھتا جاتا تھا۔ مگر آمدنی کے بڑھنے کی کوئی نئی صُورت نمُودار نہیں ہوتی تھی۔ ہیرم والٹن گو اعلےٰ درجہ کا تعلیمیافتہ شخص نہیں تھا مگر تاہم ایک نیک خصلت۔ خُوش مِزاج۔ اور تجربہ کار آدمی تھا۔ اگر کوئی فہمیدہ آدمی اِس سے گھنٹہ آدھ گھنٹہ گفتگُو کرتا تھا تو وہ اپنے دِل میں افسوس سے کہتا تھا کہ کچھ تقدیر کی بات ہے ورنہ والٹن تو اِس قابل ہے کہ کسی اچھّے رُتبہ پر ہو +

ہیرم والٹن نے جُوں توُں کر کے کھانے سے فراغت پائی ہی تھی کہ سلوتری پرکنس تشریف لے آئے +

یہ ایک بوڑھا آدمی تھا۔ اِس کے بال موٹے اور سفید تھے۔ اَور ہر وقت عینک چڑھائے رہتا تھا۔ اِس گاؤں میں عام لوگوں کا یہ خیال تھا کہ یہ رات کو بھی سوتے وقت عینک نہیں اُتارتا۔ چُنانچہ ایک مرتبہ کسی نے اِس بارہ میں اِن سے سوال کیا تو اِنھوں نے مُسکراکر یہ جواب دیا تھا کہ "مجھے عینک کے بغیر نیند نہیں آتی"۔

سلوتری"۔ ہاں مسٹر والٹن کہو اصل بات یہ ہے کہ گھوڑا آپ کا بیمار ہے (سلوتری نے آتے ہی اِس طرح سے بغیر سلام دُعا والٹن سے خطاب کیا)۔

والٹن۔ جی۔ ہاں۔ گھوڑا حد درجہ سُست نظر آتا ہے۔ مگر مجھے اُمید ہے کہ آپ اسے دستِ قضا سے بچا لینگے؟

سلوتری"۔ بات یہ ہے کہ دیکھ بھال کر سمجھ کہہ سکتا ہوں کہ کیا کیفیت ہے۔ چلو اصطبل میں چلیں"۔

اِس موقعہ پر والٹن کے سب سے بڑے بیٹے ہیری نے اپنے باپ سے کہا کہ "پاپا میں بھی چلتا ہوں"۔

غرضیکہ باپ بیٹے اور سلوتری تینوں اصطبل پہونچے۔ اصطبل کیا تھا ایک ٹوٹا پھوٹا کوٹھا تھا۔ جس کی مُدّت سے مرمّت تک نہیں ہوئی تھی۔ کیا کیا جاتا۔ افلاس کی وجہ سے درجہٗ مجبوری تھا۔ ایک چھوٹے سے دروازے کو کھول کر تینوں اندر داخل ہوئے۔ بیچارہ گھوڑا زمین پر پڑا ہُوا تھا۔ اُس سے سانس بھی مُشکل سے لیا جاتا

تھا۔ سلوتری صاحب نے اپنی عینک کے شیشے رومال سے صاف کر کے بیمار گھوڑے کو غور سے دیکھا اور یُوں گویا ہوئے +

سلوتری "۔ میرے خیال میں اَب یہ رُخصت ہی چاہتا ہے +

والٹن ۔ کیا درحقیقت اِس بیچارے کی اِس درجہ نازک حالت ہوگئی ہے ؟

سلوتری ۔ معلُوم تو ایسا ہی ہوتا ہے۔ ہنڈرسن کے گھوڑے کا بھی یہی نقشہ تھا۔ میری کوئی تدبیر کارگر نہیں ہوئی تھی۔ تاہم کچھ مُضائِقہ نہیں ۔ میں اپنی طرف سے کوتاہی نہیں کرونگا آیندہ آپکی تقدیر۔ مگر یہ واضح رہے کہ اگر کل کو کچھ نیکی بدی ہوگئی تو مجھپر اِلزام نہ رکھنا۔ بے زبان جانوروں کا علاج کرنا آدمیوں کے علاج کی نِسبت بہُت مُشکل ہے۔ کیونکہ یہ اپنا حال اور دُکھ درد بیان نہیں کرسکتے۔ ہمیں صِرف ظاہری اسباب اور بیرونی علامات سے ہی مرض کی تشخیص کرنی پڑتی ہے اور یہ بالکُل صحیح ہے کہ ظاہری علامتوں میں کئی مرتبہ دھوکا ہو جاتا ہے۔ اگر یہ کچھ مُنہ سے بتا سکیں تو ہمیں بہُت کچھ مدد مِل جاوے۔ مگر یہ خاموش رہتے ہیں اور ہمارے قیاسات پر سب کچھ چھوڑ دیتے ہیں۔ خیر۔ علاج شرط ہے۔ ایسے مریضوں کو بھی میرے ہاتھ سے فائدہ ہوا ہے

والٹن ۔ کیوں نہیں ! خُدا نے آپ کے ہاتھ میں شِفا دی ہے۔ کیا تعجّب ہے کہ اِسے افاقہ ہو جاوے۔ (لیکن دل میں والٹن

گھوڑے کی جانب سے قطعیٔ مایوس ہو چکا تھا۔ صرف بوڑھے سلوتری کو جو ایک باتونی آدمی تھا خوش کرنا چاہتا تھا کیونکہ یہ ہر ایک موقعہ پر اپنے ہنر کی داد کا خواہاں رہتا تھا)+

سلوتری (مسرور ہوکر) میرے ہاتھ سے ایسے بیسیوں اچھے ہوگئے ہیں اور ہاں ہ سمجھ لیجا کہ اسے اگر میرے علاج سے فائدہ نہوا تو کسی کے علاج سے نہیں ہوگا۔ گھر میں کچھ گرم پانی ہے ؟

ہیبری۔ میں جاکر دیکھتا ہوں (ہیبری دوڑ کر گھر کے اندر گیا اور جلدی سے ایک برتن میں گرم پانی لے آیا)+

والٹن ۔ وہ شاباش۔ (پچکار کر) اب تم گھر میں جاکر اپنے مدرسے کا سبق تیار کرو۔ ایسا نہو کہ مدرسے جانے میں تمھیں دیر ہو جائے+

ہیبری کی خواہش یہ تھی کہ سلوتری کے پاس موجود رہکر اپنے گھوڑے کے علاج معالجہ کو دیکھے مگر وہ مدرسے سے بھی غیر حاضر نہیں ہونا چاہتا تھا اور سبق بھی ضرور طیار کرنا تھا۔ اسلئے اپنے والد کا ارشاد سنتے ہی وہ گھر جاکر مطالعہ میں مشغول ہوگیا۔ اس کے دل میں تحصیل علم کا بہت شوق تھا اور یہ اپنے مدرسے میں سب سے ہوشیار لڑکا گنا جاتا تھا۔ گو اس میں کوئی غیر معمولی ذہانت کے آثار نہیں پائے جاتے تھے مگر تاہم یہ اپنی خدا داد قابلیتوں کو بڑھانے کا کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہیں دیتا تھا۔ اس وقت اس کی عمر چودہ ۱۴ سال کی تھی۔ قریب سات برس تک تو یہ اپنی والدہ

سے پڑھتا رہا۔ اور اِس اثناء میں جو کچھ اُس نے سیکھا وہ آیندہ اُس کے بہت کام آیا۔ زاں بعد مدرسے جانے لگا مگر نو برس کی عُمر سے اِس کی پڑھائی باقاعدہ نہیں رہی تھی۔ بدرجۂ مجبوری اِس کا والد اپنی اِمداد کے لیئے اِسے اکثر کئی کئی ہفتے مدرسے سے روک لیتا تھا۔ پھر بھی جس طرح ہو سکتا تھا اِن ایّام میں یہ اپنے گھر پر کچھ کمی پوری کر لیا کرتا تھا۔ غرضیکہ تحصیل علم میں اپنی بساط کے مُطابق اِس نے خاصی ترقّی کر لی تھی باینہمہ کئی لحاظ سے بہت کچھ خامی باقی رہ گئی۔ وجہ یہ تھی کہ بعض خانگی حالات ترقّی کے راستہ میں سدّ راہ تھے اور اسے دلجمعی کے ساتھ مطالعہ کا کم موقع ملتا تھا۔

باوجود سلوتری صاحب کے تجربہ اور گرم پانی کے علاج کے گھوڑے کی حالت ہر لحظ دِگرگوں ہوتی گئی۔ گیارہ بجے کے قریب آخری سانس لیکر وہ بے فکری کے ساتھ ہمیشہ کے لیئے میٹھی نیند سو گیا۔ سلوتری نے سب سے پہلے یہ ماجرا دیکھ کر اسکے مرنے کی خبر یوں سُنائی +

سلوتری۔ لو والٹن۔ گھوڑا تو عاقبت کے میدان میں پہنچ گیا۔ اب زیادہ علاج معالجہ بیفائدہ ہے +

والٹن (غمگین ہوکر۔ افسوس کے لہجے میں) افسوس!! (گو اسے کئی گھنٹے پیشتر اپنے وفادار گھوڑے کی جانب سے مایوسی ہو چکی تھی۔ مگر مثل مشہور ہے کہ "جب تک سانس تب تک آس"۔ اب یہ

دونوں باتیں دُور ہوگئیں) +

سلوتری۔ ہاں! گھوڑا اچھّی نسل کا تھا۔ مگر کیا کیا جاوے۔ اِس کا وقت آ پہنچا تھا (سلوتری صاحب تو حسب موقعہ و محل تقریر فرما رہے تھے مگر بیچارے والٹن کے دِل پر جو کچھ اُسوقت گذر رہی تھی اُسے وُہی ٹھیک جانتا تھا)۔ مجھے پہلے ہی سے اِس کی زِیست کی اُمید کم تھی۔ مگر میں اپنی طرف سے کوشش کرنا چاہتا تھا۔ ہر ایک کو تھوڑا بہت اپنے علم و ہنر پر ناز ہوتا ہے۔ مگر سلوتری پرکتس کو اپنے علم بیطاری پر زیادہ فخر تھا۔ اس لئے والٹن نے موزُوں الفاظ میں اُس کا شکریہ ادا کر کے گفتگو کو ختم کر دیا۔ البتّہ چلتے وقت ایک اور معاملہ میں کچھ مختصر سی بات چیت ہوئی جو سُننے کے قابل ہے +

سلوتری۔ والٹن! گو ہر شئے کے چھُٹنے کا جو مُدّت تک پاس رہی ہو رنج ہُوا ہی کرتا ہے مگر زیادہ اُداس ہونے کی کوئی بات نہیں ہے۔ گھوڑا اور آجاوے گا +

والٹن۔ ہاں جو کچھ آپ فرماتے ہیں بجا ہے۔ مگر مجھپر تو درحقیقت مُصیبت ٹوٹ پڑی ہے +

سلوتری (ہمدردی کے لہجہ میں) گھبرانے کی کوئی بات نہیں ہے۔ اگر کچھ مضائقہ نہو تو مجھے یہ بتائیے کہ گھوڑا کتنے داموں کا تھا +

والٹن۔ اگر اِس کے کل کوئی مجھے اسّی ۸۰ ڈالر دیتا تو میں ہرگز نہ لیتا +

سلوتری ۔ اسی ڈالر تو اچھی خاصی رقم ہے +

والٹن ۔ (دل میں کسی قدر اپنی اہانت سمجھ کر) بلا شک میرے لئے یہ رقم کثیر ہے ۔ کیونکہ سوائے اپنی زمین کے میرے پاس پانچ ڈالر بھی نقد جمع نہیں رہتے +

سلوتری ۔ معاف فرمائیگا ۔ شاید میں اپنا دلی منشا آپ پر بخوبی واضح نہیں کرسکا ۔ میرا مطلب یہ تھا کہ آپ کا اسوقت نقصان کچھ کم نہیں ہوا ہے اور آپ کو ہرگز یہ خیال نہیں کرنا چاہیئے کہ مجھے آپ کی کسی طرح دل آزاری مد نظر ہے ۔ ہمت ہارنے کی کوئی وجہ نہیں ہے صرف مال و دولت سے دنیا میں کوئی آسودہ نیک نام اور شادمال نہیں ہوسکتا آپ اپنے قوت بازو اور دیانت داری سے اپنی قوت پیدا کر کے ہنسی خوشی سے اپنے بال بچوں میں زندگی بسر کرتے ہیں اس میں جو لطف آپ کو حاصل ہوتا ہوگا وہ ہرگز کسی ایسے شخص کو نہیں ہوسکتا جو مالدار تو ضرور ہے مگر اس کا چلن اچھا نہیں ۔ شب و روز کی خانہ جنگیوں نے اس کی زندگی تلخ کر رکھی ہے ۔ اس کی صحت خراب رہتی ہے ۔ اسکا دل ہمیشہ اوروں کو جس طرح ہوسکے نقصان پہنچا کر آپ مالا مال ہونے کی فکر میں لگا رہتا ہے ۔ اس کی اولاد اچھی تعلیم و تربیت نہ ملنے کے باعث خراب اور بد وضع ہو گئی ہے ۔ کیا آپ کہہ سکتے ہیں کہ ایسا شخص با وجود دولت کثیر

پر قابض ہونے کے خوش ہوگا؟ کبھی نہیں۔ میرے خیال میں محض کمی سرمایہ کی وجہ سے کسی کو کسی سے شرمانا نہیں چاہیئے قدرت ہر ایک کو ہر شئے یکساں عطا نہیں کیا کرتی۔ کسی میں کوئی فضیلت ہوتی ہے کسی میں کوئی۔ میری دلی خواہش اسوقت یہ ہے کہ میں کسی طرح آپ کے کام آؤں۔ مگر......

والٹن (قطع کلام کرکے) مجھے معلوم ہے کہ اسوقت آپ زرِ نقد سے میری اعانت نہیں فرما سکتے۔ خدا کے کارخانے ہیں دیکھئے سکوائر گرین کے دس گھوڑے ہیں اور وہ سب صحیح و سالم ہیں۔ مجھ غریب کے پاس صرف ایک ہی گھوڑا تھا اور وہ بھی ہاتھ سے جاتا رہا۔ اگر خدا نخواستہ سکوائر گرین کے دسوں مر جاویں تو وہ دم بھر میں اُن سے دُگنے خرید سکتا ہے اور یہ اُسکے لئے کچھ بھی بڑی بات نہیں ہے۔ مگر مجھے تو اِس وقت کہیں بھی ٹھکانہ نظر نہیں آتا +

ساوتری (مسکرا کر) خواہ وہ کیسا ہی ہے۔ اُس کے پاس روپیہ ہے۔ اور وہ لوگوں کو قرض وام دیتا ہے۔ مگر سُود ہمیشہ بہت کڑا لیتا ہے +

والٹن (کچھ دیر خاموشی کے ساتھ سوچکر) بات یہ ہے کہ مجھے ایک گھوڑا ضرور چاہئے۔ اِس کے بغیر میرا دم بھر بھی کام نہیں چل سکتا۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ سوائے سکوائر گرین

سے رجوع لانے کے اور کیا کروں۔ مگر مجھے اُس کے پاس جانے سے نفرت آتی ہے۔ وہ بڑا ہی بد لحاظ اور منحوس آدمی ہے +

سلوتری۔ اس گاؤں میں صرف وہی ایک آدمی ہے جو کسی کو کچھ قرض وام دے سکتا ہے +

والٹن۔ خیر۔ بہر حال مجھے اس کے پاس جانا پڑیگا +

سلوتری۔ ع۔ "زمانہ با تو نہ سازد تو با زمانہ بساز" (ہاتھ ہلا کر رخصت ہوئے) +

والٹن سلوتری کو رخصت کر کے گھر چلا گیا۔ اُسکے چہرے کو دیکھتے ہی بغیر کچھ دریافت کئے اُس کی بیوی نے اصل ماجرا سمجھ لیا۔

بیوی۔ کیوں ہمدم! کیا ہمارا بیچارہ بوڑھا گھوڑا چلدیا؟

والٹن (غمزدہ ہوکر) "ہاں اسّی ڈالر پر پانی پھر گیا +

بیوی۔ ہمدم۔ دل چھوٹا کرنے کی کوئی بات نہیں ہے۔ اسوقت یہ جو کچھ ہوا ہماری بدقسمتی ہے۔ مگر پھر بھی شکر کرنا چاہیئے۔ دنیا میں اس سے کہیں زیادہ مصیبتیں انسان پر نازل ہوتی ہیں +

والٹن۔ اور اس سے بڑھکر مصیبت اور آفت کیا نازل ہوسکتی ہے؟

بیوی۔ واہ یہ کیا بات ہے۔ فرض کرو (خدا نخواستہ) گھر کو آگ لگجاوے یا ہم میں سے کوئی بیمار پڑ جاوے اور جانبر نہو۔ یہ تو آخر ایک گھوڑا ہی تھا +

حقیقت یہ ہے کہ والٹن کی بیوی خود بھی کئی مرتبہ ملول خاطر

ہو جاتی تھی اور سمجھتی تھی کہ یہ ایک بڑی مُصیبت آ پڑی ہے کِس طرح رفع ہوگی۔ مگر ایک نیک یُوئِش و غمگسار بیوی کی طرح وہ اپنے چہرہ کو بشّاش رکھتی تھی۔ مُبادا اُسے افسُردہ دیکھ کر اُسکا خاوند اور اندوہگیں ہو جاوے۔ وہ ہر بات میں اُس کی ہمّت بندھاتی رہتی تھی۔ ایک دِن والٹن نے علیحدگی میں گھوڑے کے خریدنے کی نسبت اپنی بیوی سے گُفتگُو شرُوع کی اور تشفّی کی باتیں سُنکر اُس کے دِل کو تسکین حاصل ہوئی۔ چُنانچہ بکایک وہ اُٹھ کھڑا ہُوا۔ اور اپنی ٹوپی سر پر رکھ کر باہر جانے کی طیّاری کر دی +

بیوی۔ ہیرم۔ کہاں چلے؟

والٹن۔ سِکوائر گرِین کے پاس جاتا ہوں۔ دیکھوں وہ مجھے اِس قدر قرض دیسکتا ہے یا نہیں کہ جس سے میں ایک اچّھا گھوڑا خرید سکوں +

بیوی۔ بہت اچھّی بات ہے! ہمّت ہارنے سے کچھ نہیں بنتا۔ تدبیر اور اِستقلال سے سب مُشکلیں آسان ہو جاتی ہیں۔ خُدا پر ہر حالت میں پُورا بھروسہ رکھنا چاہیئے +

والٹن۔ یہ بالکُل صحیح ہے۔ میں جاتا تو ہُوں مگر میرا دِل سِکوائر گرِین کی صُورت دیکھنے کو بھی نہیں چاہتا۔ وہ منحُوس اکبر ہے۔ دیکھ لینا وہ میری ضرُورت اور مُصیبت کو سمجھ کر جیسا چاہے گا ویسا کرا لے گا +

بیوی۔ خیر۔ جو کچھ بھی ہو۔ بالکل نہ ملنے سے جس قدر مِل سکے غنیمت ہے۔ سوچ سمجھ کر معاہدہ کیجیئے گا +

والٹن۔ جاتا ہوں۔ دیکھو کیا ہوتا ہے +

اِس گاؤں میں سکوائر گرین ایک امیر آدمی گنا جاتا تھا۔ یہ بچپن ہی میں یتیم ہو گیا تھا یہی اپنے والد کا اِکلوتا بیٹا تھا۔ جب یہ بالغ ہوا تو اِسے اُس کا کُل اثاثہ مِل گیا۔ ساری میراث صرف ڈیڑھ سو ایکڑ کمزور زمین تھی۔ اور پانچ چار سو ڈالر نقد۔ زمین سے کچھ زیادہ آمدنی نہیں ہوتی تھی۔ مگر یہ ابتدا سے کنجوس پرلے سرے کا تھا۔ نہ اچھا کھاتا تھا نہ پہنتا تھا۔ نہ کسی کو ہاتھ اُٹھا کر کوڑی دیتا تھا۔ اِس کی یہانتک نیّت رہتی تھی کہ اگر ہوا پھانکنے سے پیٹ بھر جاوے تو خشک روٹی بھی نہ کھاوے۔ جو کچھ آمدنی ہوتی اُسے برابر جوڑتا جاتا تھا۔ رفتہ رفتہ اِس کے پاس خاصی جمع ہو گئی۔ چونکہ آس پاس کوئی ساہوکار نہیں تھا اِس لئے وقتِ ضرورت لوگ اِسی سے قرض لینے آتے تھے۔ بظاہر اِس نے چھ فیصدی سود کی شرح مقرّر کر رکھی تھی۔ مگر جب کوئی اِس سے کچھ لینے آتا تھا تو اُس کی ضرورت کے اندازہ کے مطابق شرح مقرّر کیا کرتا تھا۔ اور شکرانہ علیحدہ ٹھیرا لیتا تھا۔ اِس طرح سے لوگوں کو خوب مونڈتا تھا۔ اِس کے پاس روپیہ کبھی بیکار پڑا رہنے نہیں پاتا تھا۔ جوں جوں اِس کے پاس دولت بڑھتی گئی یہ اور ممسک ہوتا گیا۔

اِس کی نیکبخت۔ صابر اور سلیقہ شعار بیوی کو مرے دس برس ہو چکے ہیں۔ جیتے جی وہ کبھی چین سے نہیں رہی۔ ہر وقت یہ اُس پر فضول خرچی کا الزام لگایا کرتا تھا۔ اور بات بات میں کفایت شعاری کی تاکید کرتا رہتا تھا۔ سب کچھ ہوتے ہوئے گھر کے کاموں کے لئے ایک معمولی خدمتگار تک رکھنے کی اجازت نہیں دیتا تھا۔ اس لئے بیچاری کو خود سارا کام کرنا پڑتا تھا۔ کچھ عرصہ میں اسکی صحت میں فرق آگیا۔ اِس حالت میں بھی اِس نے اُس کا اچھی طرح سے عِلاج معالجہ نہیں کرایا۔ جب وہ گزر گئی تو یہ اپنے دل میں کہنے لگا کہ "اچھا ہُوا۔ ایک مد فضول خرچی کی اور کم ہو گئی"۔

سِکوائر گرین کا صِرف ایک لڑکا تھا جِس کی عُمر اِس وقت قریب پچیس سال کے ہوگی۔ اِس نے اپنے والدِ بزرگوار کا سلوک اپنی والدہ کے ساتھ بچشم خود دیکھا تھا۔ مگر یہ ایک نیک سیرت اور فرمانبردار لڑکا تھا اور اپنے والد کے حقوق خُوب سمجھتا تھا۔ کبھی گُستاخی اور بے ادبی نہیں کرتا تھا۔ اُس کے والد نے بدرجۂ مجبوری اِسے باہر ایک مدرسہ میں بھیجدیا تھا اور طوعًا کرہًا اس کی تعلیم اور دیگر ضرورِیات کا صَرف برداشت کرتا تھا۔ یہ ہمیشہ اپنے خطوط میں اِسے تاکید کرتا رہتا تھا کہ اِنتہا درجہ کِفایت سے کام لے۔ ساتھ ہی اپنی تنگدستی اور کمی آمدنی کی شکایت میں مبالغہ کا بھی فِشار کر دیتا تھا۔ اِسے شب و روز کی محنت سے۔

خاصی علمی استعداد حاصل ہوگئی تھی۔ لائق اور عالم باعمل اُستادوں کی پند ونصائح نے اِس کے خیالات کو بہت وسیع کردیا تھا۔ اُن کی عملی تربیت نے اعلیٰ درجہ کے اخلاقی اصُول اُسکے مرکوزِ خاطر کردئے تھے۔ اُنھیں کے مُطابق دُنیا میں اپنا طرِیقِ عمل اختیار کرنے کا اِس نے اپنے دل میں عہدِ واثق کرلیا تھا۔ مدرسے کی خواندگی ختم کرنے کے بعد اِس نے بطَور خودُ کاروبار کرنے کا مصمم اِرادہ کرلیا تھا۔ چنانچہ اپنے والد سے اجازت لیکر ایک بارونق قصبہ میں چلاگیا اور وہاں ایک مُعزز ساہُوکار نے اِسے اپنا محاسب مقرّر کردیا۔ اِس نے اپنے فرائضِ منصبی کو کمال دیانتداری اور خُوش اِسلوبی سے انجام دیا۔ تھوڑے ہی عرصہ میں اِسکے آقا کو اِس پر اعِتماد کامل ہوگیا تھا۔ وہ اکثر امور میں اِس سے مشورہ لیا کرتا تھا۔ بہت جلد اِس کی تنخواہ میں معقُول اضافہ کردیا اور ہمیشہ اپنے حسُنِ سلوک سے اسے مُطمئن رکھتا تھا۔ مگر شُروع سے ہی اِسکا منشاءِ دلی یہ تھا کہ کسی کاروبار کا بُوجھ احسن مُطالعہ کرکے اُسے خوُد جاری کرے اور اُس میں اپنی لیاقت اور قابلیت سے ترقّی کرکے دِکھاوے۔ چند سال بعد جب اُس کے پاس کِسی قدر سرمایہ ہوگیا تو اُس نے ملاُزمت سے سُبکدوش ہوکر ایک محدود پیمانہ پر لین دین کا کام شُروع کردیا۔ مگر یہ اپنے والد کے بالکلُ برعکس نِکلا۔ یہ علم دوست تھا اور اِسکی صُحبت ہمیشہ تعلیمیافتہ

اور مُہذّب اور با اخلاق اشخاص سے رہتی تھی۔ کاروبار میں اپنی شرافت۔ مروّت۔ راستبازی اور سنجیدگی کے سبب بہت جلد یہ دُور دُور تک مشہور ہوگیا تھا۔ صدہا معزز اشخاص اِس کی نیک طینتی اور خوش معاملگی کو دیکھکر اِس کے مدّاح اور دوست بن گئے۔ جُوں جُوں اِس کی شُہرت پھیلتی جاتی تھی ویسے ہی اِس کا کاروبار چمکتا جاتا تھا۔ اِس نے کبھی کسی کی لاچاری یا مُصیبت سے فائدہ اُٹھانے کی نیّت نہیں کی۔ بلکہ شریفوں اور حاجتمندوں کیساتھ ضرورت کے وقت کچھ رعایت کرکے نہایت خوش ہوتا تھا۔ مثل مشہور ہے کہ "نیکی کا بدلہ نیک ہے"۔ کبھی اِسکا کچھ مارا نہیں گیا۔ جنھیں لوگ ڈوبی ہوئی رقمیں کہا کرتے تھے وہ بھی اِس کی بآسانی وصول ہوجاتی تھیں۔ یہ کبھی اپنی اسامیوں سے سختی سے برتاؤ نہیں کرتا تھا۔ ہمیشہ نرمی اور شیریں کلامی سے پیش آتا تھا۔ شاذ و نادر کبھی کسی پر نالش و فریاد کی نوبت پہنچتی تھی۔ حتی المقدور اِس نے اپنی کسی اسامی کو بگڑنے نہیں دیا۔ ہر ایک کے رنج و راحت میں دوڑ کر شریک ہوتا تھا۔ اگر ایمانداری اور سیدھی طرح کاروبار کرتے ہوئے کوئی گھاٹے میں آجاتا تھا تو یہ دلی ہمدردی کے ساتھ اُسے مدد دینے کو طیّار ہو جاتا تھا۔ اگر اِس کی کوئی اسامی اپنی غفلت یا لاپروائی۔ بدچلنی یا فضول خرچی کے باعث بگڑنے لگتی تھی تو یہ اُسے سلامت روی کی دوستانہ نصیحت کرکے سنبھل

جانے کا بہت کچھ موقع دے دیتا تھا۔ یکایک اُس کے دریئے تخریب نہیں ہوجاتا تھا۔ رفاہِ عام کے کاموں میں دِل کھول کر دیا کرتا تھا اور اِس میں مشتبہ نہیں کہ یہ لوگوں کو آسودہ حالت میں دیکھ کر بہت خوش ہوتا تھا +

لڑکے کے گھر سے چلے جانے کے بعد سکوائر گرین نے یہ سمجھا کہ لڑکا لاریب سعادتمند ہے۔ مجھکو بُڑھاپے میں زیادہ زیربار کرنا نہیں چاہتا۔ اب یہ حضرت تنہا رہ گئے اور اِن کے ساتھ اِن کی دَولت رہ گئی۔ یہ سمجھتے تھے کہ یہ ہمیشہ میرے ساتھ رہے گی اور چلتے وقت اِس کو میں اپنی چھاتی پر رکھکر لے جاؤنگا۔ یہ اپنے سُود بٹّے کی فِکر میں اِسقدر از خود فراموش رہا کرتے تھے کہ اِنہیں نیکی۔ بدی۔ عبادت اور زندگی۔ موت کا کبھی خیال تک نہیں آتا تھا۔ غرضیکہ سکوائر گرین اِن صفات کے بزرگوار تھے جن سے ہیبرم والٹن قرض لینے کے لئے گھر سے روانہ ہوا +

والٹن نے سکوائر گرین کے گھر پر جاکر دستک دی تو اندر سے کسی نے جواب دیا کہ "وہ اِسوقت قریب کا ایک کھیت دیکھنے گئے ہیں"۔ والٹن وہاں پہنچا تو دیکھا کہ سکوائر گرین ایک گرے ہوئے درخت کے تنہ پر بیٹھے ہیں۔ کچھ تو پست قامت پہلے ہی تھے کچھ اور جھک گئے ہیں۔ چہرہ پر جھرّیاں نمودار

ہیں - زیادہ دوڑ دھوپ - رات دِن کی اُدھیڑ بُن اور اچھی خوراک نہ کھانے کے سبب جسم سوکھ کر کانٹا ہو گیا ہے گرین نے والٹن کو دیکھتے ہی اِس طرح سے مزاج پُرسی کی +

گرین - اخاہ - والٹن - کِدھر آئے - مزاج تو خوش ہے ؟ +

والٹن - شکر ہے - میرا کچھ نقصان ہو گیا ہے - اِس لیئے آپ تک آنے اور آپ کو تکلیف دینے کی ضرورت لاحق ہوئی ہے +

گرین - خیریت تو ہے؟ (نہایت توجہ کے ساتھ) کیا ہوا ؟

والٹن نے گرین کو اوّل سے آخر تک کُل ماجرا کہہ سُنایا +

گرین (اپنے اصطبل کا خیال کر کے) خدا نہ کرے کہ یہ مرض گھوڑوں میں متعدی ہو جاوے - اگر میرے گھوڑوں میں یہ وباء پھیلی تو میرا تو ٹاٹ اُلٹ جاویگا +

والٹن - آپ کا کیا ٹاٹ اُلٹے گا - ٹاٹ تو میرا اُلٹ گیا - میرے پاس صرف ایک ہی گھوڑا تھا اور وہی دغا دے گیا +

گرین - خیر یہ بات کیا ہے ایسا ہُوا ہی کرتا ہے - دوسرا خرید لیجیئے گا +

والٹن - ہاں مجھے ایک گھوڑا مطلوب ہے +

گرین - درست درست - والٹن - تو پھر چلو وہاں بات چیت کرینگے +

سکوائر گرین - والٹن کے آنے کا اصل مطلب سمجھ گیا تھا وہ چاہتا تھا کہ معاملہ کی گفتگو کرنے سے پہلے باتوں باتوں میں اُسکی ضرورت کا اندازہ کر لے تاکہ شرح سودا اُسی تناسب سے ٹھیراوے

فصل دُوسری

ایک کڑا سودا

سکوائر گرین۔ والٹن کو اپنے مکان کے اندر لے گیا۔ اور باورچی خانہ کے پاس ایک چھوٹے سے کمرہ میں جسمیں صرف ایک معمولی سی میز اور چند پُرانی وضع کی رَدّی کُرسیاں پڑی تھیں بڑے تپاک سے بٹھایا۔ یہاں وہ لین دین کی گفتگو کیا کرتا تھا اور میز کے اندر اُس کے کاغذات رہا کرتے تھے جن پر منوں گرد جمی ہوئی تھی۔ جب والٹن بیٹھ گیا تو گرین نے یوں سلسلۂ سخن آغاز کیا +

گرین۔ ہاں والٹن آپکو ایک گھوڑا درکار ہے (نہایت غور کے ساتھ والٹن کے پژمردہ چہرہ کو دیکھ کر) کیا اِسی جگہ گاؤں میں سے خرید کیجئے گا؟

والٹن۔ مجھے معلوم نہیں کہ یہاں کوئی بکاؤ ہے یا نہیں؟

گرین۔ کتنے تک خریدنے کا منشاء ہے؟

والٹن۔ زیادہ سے زیادہ پچاس ڈالر +

(یہ سن کر سکوائر گرین نے سر ہلایا)۔

گرین۔ میرے اصطبل میں اِس وقت دس گھوڑے ہیں مگر اِس قیمت کو کوئی بھی نہیں دے سکتا +

والٹن۔ میرے لئے اِسوقت پچاس ڈالر بھی ادا کرنے بہت مشکل ہیں اور اِس سے زیادہ کیا کہوں +

گرین۔ میرے پاس ایک گھوڑا بکاؤ ہے۔ مگر یہ نہیں کہہ سکتا کہ آپ کی پسند آوے یا نہ آوے +

1/266

والٹن۔ اُس کی عمر کیا ہوگی ؟

گرین۔ پنجسالہ (اگرچہ گھوڑا اپنا ساتواں سال پورا کر چکا تھا مگر اِن کے نزدیک وہ ابھی پنجسالہ ہی تھا) +

والٹن آپ اُس کا معاوضہ کیا چاہتے ہیں ؟

گرین۔ (ذرا سر جھکا کر) کیا آپ نقد سودا کرتے ہیں ؟

والٹن۔ میں اِس وقت نقد دام تو دے نہیں سکتا۔ کیونکہ آج کل میرا ہاتھ بہت تنگ ہے +

گرین۔ (دبی زبان سے) ایسا ہی اِندنوں میرا بھی حال ہے (اگرچہ وہیں دوسَو ڈالر نقد میز کے اندر سُود پر دینے کے لئے موجود تھے) سب جگہ آجکل رُوپیہ کا توڑا ہے +

والٹن (ازراہ مذاق مُسکراکر) آپ جو چاہیں فرماویں۔ مگر آپ کا ہاتھ کیونکر تنگ ہوسکتا ہے۔ خدا نخواستہ اِن دِنوں کچھ مارا تو نہیں گیا ؟

گرین - خیر اِن باتوں کو جانے دیجیئے - اصطبل میں چل کر اُسے دیکھ تو لیجئے +

دونوں اُٹھکر اصطبل کو گئے - گھوڑا دیکھنے میں اچھا تھا اس لئے والٹن کے پسند آگیا +

والٹن - فرمائیے اِس کا آپ کیا چاہتے ہیں ؟

گرین - اِس کی قیمت اَسّی ڈالر ہے (حالانکہ دل میں خُوب سمجھتے تھے کہ پچاس ڈالر سے گھوڑا کسی حالت میں زیادہ کا نہیں ہے) +

والٹن - یہ دام تو بہت زیادہ معلوم ہوتے ہیں +

گرین - یہ اسّی ڈالر سے کوڑی کم کا نہیں ہے - اور مجھے اِسکے بیچنے کی جلدی بھی نہیں ہے - جب کبھی کوئی اچھا گاہک آ جاویگا - دے دوں گا +

والٹن (کچھ سوچکر) میرے پاس نقد دام دینے کو تو اس وقت ہیں نہیں - اگر آپ ویسے دے سکیں تو خیر لے لوں گا +

گرین - کیا مضائقہ ہے - آپ کا مال ہے - میں اِسے آپ کو اسّی ۸۰ ڈالر میں چھ ۶ مہینے کے وعدہ پر دےسکتا ہوں - شرح سُود چھ فیصدی سالانہ ہوگی - مگر آپ جانتے ہیں کہ میں کسیقدر شکرانہ کی بھی توقع رکھا کرتا ہُوں +

والٹن - سکوائر - میں فی الحقیقت اِسوقت ایک غریب آدمی ہوں میرے ساتھ کسیقدر نرمی کا برتاؤ کرنا چاہیئے - اِس میں

انجام کار آپ کو زیادہ فائدہ ہوگا۔حاجتمند آپ کا روپیہ زیادہ برتینگے اور اِس میں سراسر منفعت متصوّر ہے +

گرین۔آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ میری عادت سخت گیری کی نہیں ہے +

والٹن (خطا معاف) مگر آپ کی شہرت تو اِسکے برعکس ہے۔(کچھ اور بھی کہنے کو تھا مگر کچھ سوچکر خاموش ہو گیا) +

گرین۔ لوگوں کی سمجھ میں فرق ہے۔خیر۔ میں اور کچھ نہیں چاہتا صرف اپنی محنت اور اپنے وقت کے لئے جو فضول مجھے اِن کاموں میں ضائع کرنا پڑتا ہے کسیقدر زائد معاوضہ چاہتا ہوں۔ اچھا آپ زیادہ نہ دیجئے صرف تین ڈالر اِسوقت عنایت کیجئے۔

والٹن اپنے دِل میں خیال کرنے لگا کہ یہ موذی میرے ساتھ بڑی سختی کر رہا ہے۔سودا حد سے زیادہ کڑا ہے۔مگر اُسے اور کوئی چارہ نظر نہیں آتا تھا۔ در اصل اِن دو باتوں کے سوائے اُسے اور کوئی مفر کی صورت نظر نہیں آتی تھی یا تو گرین کی شرائط منظور کرے یا بغیر گھوڑے کے کام چلاوے اور یہ غیر ممکن بات تھی۔کیونکہ گھوڑے کے بغیر اُس کا سارا کام پٹ پڑا ہوا تھا۔نیز اُسے کہیں سے کسی قسم کے ذرا سہارے کی اُمید نہیں تھی اِس کے گھر میں اِس وقت صرف چار ڈالر تھے جن میں سے تین نقد بسکوائر گرین مانگتا تھا۔ باقی حساب علیحدہ رہا +

المختصر اُسے جبراً قہراً گرین کی تمام شرائط منظور کرنی پڑیں +

والٹن اچھا! سکوائر اگر اِس سے کم ہیں آپ گھوڑا نہیں دے سکتے تو خیر جو کچھ آپ کہتے ہیں مجھے منظور ہے +

گرین۔ بہتر یہی ہے۔ چونکہ اب آپنے سب نشیب و فراز سمجھ لئے ہیں بس ایک معمولی کاغذ لکھ دیجیئے۔ گھوڑا اصطبل میں موجود ہے جس وقت جی چاہے کھول لے جائیے +

والٹن۔ بہت بہتر۔ (سکوائر گرین کو دستاویز لکھدی) (چلتے وقت) آج شام کو میں خود گھوڑا لینے آؤں گا یا اپنے بڑے لڑکے ہیری کو بھیجدوں گا +

گرین۔ جسے جی چاہے بھیجدیجیئے گا۔ ہیری کی اب کیا عمر ہوگی؟

والٹن۔ قریب چودہ سال کے +

گرین۔ کیا ابھی تک وہ مدرسہ جاتا ہے؟

والٹن۔ ہاں۔ اُس نے ابھی مدرسہ کا جانا نہیں چھوڑا +

گرین۔ ابھی تک وہ پڑھ نہیں چکا! کیا اُسے اب تک لکھنا پڑھنا اور حساب جوڑنا نہیں آیا؟

والٹن۔ جہاں تک مینے سُنا ہے اپنے مدرسہ میں وہ سب سے ہوشیار طالب علم ہے +

گرین۔ میرے والد نے تو مجھے مدرسہ سے دس سال ہی کی عمر سے اُٹھا لیا تھا۔ اور دیکھیئے میں سب کام چلا لیتا ہوں (حقیقت یہ

ہے کہ انہیں کچھ آنا جاتا خاک نہیں تھا۔بس دستخط کر دینا یا اپنے سُود بٹّہ کا حساب پھیلا لینا جانتے تھے اور بُہت ہوا تو اٹک اٹک کر کسی اخبار میں سے کوئی معمُولی خبر پڑھ لی۔ جب کبھی لین دین کے سوا کہیں گُفتگو چھڑ جاتی تھی تو یہ قدم قدم پر ٹھوکر کھایا کرتے تھے)+

اخیر میں گرین نے نہایت فخر کے ساتھ کہا کہ گو میں آپکے لڑکے سے بھی کم پڑھا ہُونگا۔ مگر اِس گاؤں کے تمام سرکاری عُہدوں پر ممتاز رہ چُکا ہوں۔ اور تمام کاموں کو بہت عُمدگی کے ساتھ انجام دیتا رہا ہوں (مگر اِن سے اگر کوئی پُوچھتا کہ اِن عہدوں کے فرائض کی انجام دہی میں لکھنے پڑھنے کا کیا کام پڑتا تھا تو غالبًا ایک دفعہ تو یہ ضرُور جھینپتے)+

والٹن۔(گرین کی کُل تقریر کو حقارت سے سُنکر)جہاں تک مُجھے یاد ہے میرے والد کا یہ قول تھا کہ "پیر شو بیا موز"۔ اور میرا ابھی یہی خیال ہے کہ اِس سے بہتر دُنیا میں اور کوئی اُصول ہو نہیں سکتا+

گرین۔ یہ آپ کا خیال ہی خیال ہے۔ ورنہ جتنی آپکے لڑکے کی عُمر ہے اُتنی عُمر کے لڑکوں کو کُچھ دھندا کرنے کی فکر کرنی چاہیئے نہ کہ مدرسے میں وقت کھوویں+

والٹن۔ سکوائر گرین۔ اِس بارہ میں۔ میں آپ سے مُتفق الرائے

نہیں ہوسکتا۔ میرا یہ عقیدہ ہے کہ جسقدر وقت تحصیل علم میں صرف ہوتا ہے اُس سے بڑھکر دُنیا میں اور کسی اچھے کام میں صرف ہو نہیں سکتا + میری تو یہ آرزو تھی کہ میں اپنے لڑکے کو کسی اعلےٰ درجہ کے کالج میں بھیجتا۔ ابھی اُس کی عمر ہی کیا ہے مگر کیا کروں لاچار ہوں اسوقت یہ میرے بس کی بات نہیں ہے +

یہ کہہ کر والٹن نے سکوائر گرین سے رخصت چاہی اور اپنے گھر کا راستہ لیا۔ اِس کے چلے جانے کے بعد گرین نے اپنے دل میں یہ خیال کیا کہ "جس شخص کے ایسے نکمے خیالات ہوں تو تعجب کی کیا بات ہے کہ وہ مفلسی میں زندگی بسر کرے واہ کیا کہی ہے "پیر شو بیاموز"۔ لغو۔ محض لغو بات ہے" +

اِدھر والٹن اپنے گھر کو کچھ سست سا آہستہ آہستہ جا رہا تھا اور اپنے دل میں کہہ رہا تھا کہ "گو میں اِس وقت ایک غریب آدمی ہوں مگر شکر کا مقام ہے کہ میں سکوائر گرین کی طرح موذی اور پست خیال نہیں ہوں اگر وہ مجھے اپنی ساری دولت بھی دیدے تو میں اُس جیسا ذلیل ہونا کبھی پسند نہیں کروں گا"۔ خیر۔ اُس نے مجھ سے بہت کڑا سودا کیا ہے مگر میرے لئے وجہ مجبوری تھا۔ اب جو کچھ ہوگا بھگت لیا جاویگا +

فصل تیسری

ایک دیہاتی مدرسہ

ہیری اپنا سبق طیّار کرکے ٹھیک وقت پر مدرسہ پہنچ گیا +
جس مدرسہ میں ہیری پڑھتا تھا وہ عمارت کے لحاظ سے کچھ خوبصورت اور عالیشان نہیں تھا۔ ایک سیدھی سادی مگر کشادہ اور ہوا دار عمارت تھی جسمیں بیٹھکر گاؤں کے لڑکے کچھ لکھنا پڑھنا سیکھ جاتے تھے +

اِس دیہاتی مدرسہ کے مُعلّم ایک نہایت خوش خُلق اور شریف آدمی تھے جنکا نام مسٹر بر بینک تھا۔ اِس گاؤں میں جو بچّے اِن کو ہونہار نظر آتے تھے اُن کی تعلیم و تربیت میں یہ اپنا بہت سا وقت صرف کیا کرتے تھے۔ اور اُنھیں بہت توجّہ اور شوق سے پڑھایا لکھایا کرتے تھے۔ اِس گاؤں میں اِن کے پاس بارہ ایکڑ زمین بھی تھی۔ فرصت کے وقت اُس پر کچھ تردّد کیا کرتے تھے۔ ابتداء سے علم زراعت و چمن بندی سے اِنھیں دلی شوق تھا۔ وقتاً فوقتاً اِن مضامین کی کتابیں خریدتے رہتے تھے۔ اور اِسطرح اِن کے پاس اِس فن کی کتابوں کا معقول ذخیرہ ہو گیا تھا۔ اُنکے پاس زراعت و چمن بندی کا ایک ماہوار رسالہ بھی آتا تھا۔ جیسے

یہ بُہت غور سے پڑھا کرتے تھے اور اکثر اُس میں کچھ لکھتے بھی رہتے تھے۔ اِنھوں نے اپنی دو ایکڑ زمین مُختلف اقسام کے تجربات کے لئے مخصوص کر رکھی تھی۔ ہر سال دو چار نئے تجربے کر کے اُن کی مُفصّل کیفیت زراعتی رسالوں اور اخباروں میں مشتہر کرادیا کرتے تھے۔ مدرسہ کے بعد اور بالخصوص تعطیلوں میں یہ اپنے شاگردوں کو بطور تفریح طبع اپنے کھیت پر لیجایا کرتے تھے اور وہاں اُنھیں اصُولِ زراعت و چمن بندی عملی طور پر سمجھانے میں اِنہیں بہت فرحت حاصل ہوتی تھی۔ بیسیوں اقسام کے آلوؤں اور خاصکر جو اور جئی کی کاشت میں اِن کا تجربہ اِس درجہ بڑھا ہوا تھا کہ دُور دُور کے زمیندار اور کاشتکار اِن کی رائے کو بمنزلہ سند مانتے تھے۔ زمینداروں کے لڑکے اِن کے تجربات میں خاص شوق سے شریک ہوتے تھے اور اُن کو یہ کام قُدرتی طور پر بہت دلچسپ معلوم ہوتا تھا ساتھ ہی بہت کچھ ورزش بھی ہو جاتی تھی۔ مگر یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ مسٹر بربینک لڑکوں سے نوکروں کا کام لیتے تھے۔ ہرگز نہیں ہر وقت کی نگرانی اور کام کے لئے دو آدمی خاص مُقرر تھے جو ایماندار ی کے ساتھ اپنے فرائض کو انجام دیا کرتے تھے۔ غرضیکہ زمینداروں کے لڑکے اپنے مہربان اُستاد کے تجربات سے خاص فائدے اُٹھاتے تھے۔ شُروع سے اِن کے دِلوں پر علم زراعت کی عظمت اچھی طرح منقوش ہو جاتی تھی اور بڑے ہوکر وہ بہت اچھے زمیندار ثابت ہوتے تھے۔

مسٹر بر بیبنک کا اپنی نیک چلنی ۔ کفایت شعاری اور محنت سے خاصہ گزارہ ہوا چلا جاتا تھا۔ سال بھر میں کچھ رقم پس انداز بھی ہو جاتی تھی۔ گو یہ عالم فاضل نہیں تھے مگر ایک دیہاتی مدرسہ کے لئے بہت اچھے لائق تجربہ کار اور کارگزار معلم گنے جاتے تھے ؛

آج مدرسہ کے سال کا آخری دن تھا۔ کل کا دن امتحان کے لئے مقرر کیا گیا تھا۔ اس لئے مسٹر بر بیبنک نے روزانہ کام سے پہلے سب بچوں کو مخاطب کر کے چند کلمات بطور نصیحت کہے۔ مسٹر بر بیبنک فی الواقعہ ایک کشیدہ قامت اور اکہرے بدن کے آدمی تھے ان کی عادت تھی کہ پڑھاتے وقت یا تقریر کرتے وقت اپنے دائیں ہاتھ کی پانچوں انگلیوں سے سر کے بالوں کو کاڑھتے جاتے تھے۔ کنگھے سے بھی آپ پیشانی کے اوپر کے بالوں کو اونچا کر کے رکھتے تھے تا کہ لوگوں کو کشادہ جبیں اور زود فہم نظر آویں۔ آپ نے ایستادہ ہو کر مدرسہ کے لڑکوں کو یوں مخاطب کیا:-

"میرے پیارے شاگردو! سنو کل تمہارے امتحان کا دن ہے میں نے اپنی طرف سے سب کو خسروِ علم کے دربار تک پہنچانے میں کوتاہی نہیں کی مگر تم میں سے کئی پیچھے رہ گئے اور میرے حسب اطمینان ترقی نہیں کی۔ (جان پلمپٹن اگر تم سرگوشیوں سے باز نہیں آؤ گے تو میں تمہیں مدرسہ کے بعد ایک گھنٹہ اور یہاں رکھوں گا) ہمیشہ میری اس نصیحت کو یاد رکھنا کہ علم سونے چاندی اور زمین کی نسبت

لاکھ درجہ بہتر ہے۔ دیکھو ایسے آدمی کی تمھارے دل میں کیا عزت ہوگی جسکے پاس بہت بڑی زمینداری اور دولت ہے مگر وہ اپنے نام کے ہجے تک بھی نہیں کرسکتا اور نہ ٹھیک دستخط کر سکتا ہے اور نہ کسی شائستہ گفتگو میں شریک ہو سکتا ہے اور نہ لیاقت کے ساتھ کسی بارہ میں رائے دے سکتا ہے نہ کہیں تہذیب کے ساتھ اُٹھ بیٹھ سکتا ہے۔ نہ یہ جانتا ہے کہ دُنیا میں کیا ہو رہا ہے۔ اور نہ علماء اور تعلیمیافتہ اصحاب کی قدر و منزلت سمجھتا ہے۔ اور نہ وہ سمجھ سکتا ہے کہ علم کی بدولت دُنیا میں کیسی کیسی حیرت انگیز ترقیاں ہو رہی ہیں (دیکھو جونس کیا تم سے سیدھا نہیں بیٹھا جاتا۔ میں کچھ کہہ رہا ہوں اور تم دنگا مچا رہے ہو) تم سب کے لئے بہتر یہی ہے کہ تحصیل علم کا کوئی موقعہ ہاتھ سے نہ جانے دو۔ اِس عمر اور اِس بیفکری کے زمانے کو غنیمت سمجھو۔ رفتہ رفتہ تم سب بڑے ہوتے جاؤ گے۔ پھر تمھیں اپنے بال بچوں کا فکر ہو جاویگا۔ اُس وقت گھر بار کے دھندوں میں تمھیں اِسقدر اطمینان کے ساتھ تحصیل علم کا موقعہ نہیں ملیگا۔ (ولیم کربی کیا دانت نکال رہے ہو۔ یہاں کوئی ہنسی کی بات نہیں ہو رہی ہے۔ سنبھل کر بیٹھو) تم میں سے کئی ایسے ہیں کہ جنھوں نے اِس سال بہت شوق اور محنت سے پڑھا اور قابل تعریف ترقی کی ہے۔ میں نے اِس سال کے شروع میں تمھیں یاد ہے کہ کیا کہا تھا۔ میں نے وعدہ کیا تھا کہ اِس سال پڑھنے لکھنے

میں جو لڑکا سب سے اچھا ثابت ہوگا اُسے میں ایک کتاب انعام کے طور پر دونگا - جو لڑکا اِس وقت میری رائے میں اِنعام کا مستحق ہے وہ میری نظروں کے سامنے ہے (ہال ہگنس - دیکھو تم مت پھولو - تم اِس انعام کے مستحق نہیں ہو" +

اپنے اُستاد سے یہ کلمات سن کر اور ہال ہگنس کے مُنہ کی طرف دیکھ کر بہت سے لڑکے مسکرانے لگے کیونکہ یہ لڑکا سُستی اور کُند ذہنی میں فرد تھا +

" آج میں نہیں بتلانا چاہتا کہ وہ کون سا لڑکا ہے - کل میں مدرسہ کے منتظموں کے روبرو اُس کا نام لیکر پکارونگا اور اُس وقت تم سب اُسے دیکھ لوگے کہ کون ہے - میں اُسے سب کے سامنے اِنعام دونگا - میری دلی خواہش یہ ہے کہ کل امتحان میں تم سب اچھے نکلو تاکہ تمھاری اور میری دونوں کی نیکنامی ہو - میں ہرگز نہیں چاہتا ہوں کہ تمھاری بدولت مجھے شرمندگی حاصل ہو +

"(پیٹر شلبی اپنے چاقو کو ابھی جیب میں ڈال لو - اِسوقت چاقو نکالنے کا کوئی موقعہ نہیں ہے") +

پیٹر شلبی پر جو پُر مذاق ملامت پڑی اِس سے سب لڑکے بے اختیار ہنس پڑے اور بیچارے پیٹر کو شرمندہ ہونا پڑا +

اِس تقریر کے خاتمہ پر مسٹر بربینک نے باقاعدہ مدرسہ کی پڑھائی شروع کر دی +

فصل چوتھی

ہیری کی کامیابی

ہیری۔ (کھانا کھاتے ہوئے) ما۔ آج مدرسہ میں اِمتحان ہوگا اَور اِنعام تقسیم کیا جاویگا۔ کیا تم بھی آؤگی ؟

ماں۔ میں شریک ہونا تو چاہتی ہوں۔ مگر مُشکل معلُوم ہوتا ہے آج مجھے گھر کے کئی کام بُہت ضرُوری ہیں۔ اِس ہفتہ مجھ سے کئی کام ٹھیک وقت پر نہیں ہوسکے۔ کوئی نہ کوئی سبب ایسا حایل ہوتا رہا کہ سارا اِنتظام درہم برہم ہوگیا +

ٹام۔ (ہیری کا چھوٹا بھائی) میں جانتا ہُوں کہ آج ہیری کو ضرُور اِنعام ملے گا (ٹام مدرسے جاتا تھا مگر اپنے بڑے بھائی کی طرح ذکی اور محنتی نہیں تھا۔ در اصل اِس کا دھیان کھیل کوُد میں زیادہ رہتا تھا) +

ماں۔ (نہایت شوق کے ساتھ) اِنعام کیسا ؟

ٹام۔ ہمارے اُستاد نے اِس سال کے شُروع میں ایک اِنعام مقرر کیا تھا اور یہ کہا تھا کہ جو لڑکا سب میں اچھّا نِکلے گا اُسی کو وہ اِنعام ملے گا +

ماں۔ (ہیری کی طرف مُخاطب ہوکر) کیوں ہیری کیا تمھیں

اُمید ہے کہ وہ انعام تمہیں مِل جاوے گا؟

ہیری۔(کسرِ نفسی کے ساتھ) مجھے معلوم نہیں۔میں ابھی کیا کہہ سکتا ہوں۔ البتّہ اُمید تو کی جاسکتی ہے۔ اِمتحان ہوگا نتیجہ پر اِنعام کا مِلنا مُنحصر ہے +

ماں۔ اِنعام کس وقت تقسیم ہوگا؟

ہیری۔ تیسرے پہر۔کوئی چار بجے کے قریب +

ماں۔ دیکھو۔ اپنی طرف سے شریک ہونے کی کوشش توکرونگی +

ہیری۔ (نہایت اشتیاق کے ساتھ) ما۔ تُم ضرور آنا۔میری بھی یہی خوشی ہے۔ مگر دیکھنا اگر مجھے انعام نہ مِلے تو مایوس اور رنجیدہ نہوناً+ مینے اپنی طرف سے تو کوشش کی ہے ۔ مگر اور بھی کئی طالب عِلم لگا تار اپنے مدرسہ کا کام کرتے رہے ہیں +

اِسی اثناء میں ہیری کا والد بھی اپنے کام سے فارغ ہوکر گھر آگیا۔سب سے پہلے ہیری نے اپنے نئے گھوڑے کی نِسبت یوں دریافت کیا۔

ہیری۔ پاپا ہمارا نیا گھوڑا کیسا کام دیتا ہے۔آپ کے ٹھیک پسند آیا یا نہیں؟

باپ۔ خاصہ ہے۔ مگر یہ ہمارے پُرانے گھوڑے کی برابری نہیں کرسکتا۔(یہ سُنکر اُسکی بیوی کِسقدر پراگندہ خاطر ہوئی اور یوں بولی)۔

بیوی۔کیوں!! قیمت تو اِس کی آپ نے بھرپُور دی ہے +

خاوند- بھرپور کیا! مینے اِس کی قیمت حد سے زیادہ دی ہے-
لیکن بس یہی سمجھ لینا چاہیئے کہ جو کچھ مینے کیا اچھّا کیا ہے +
مینے اِسے قرض پر لیا ہے-اور وہ بھی سکوائر گرین سے-
وہ اچھّی طرح سے جانتا تھا کہ مجھے سوائے اُس کے مُنہ مانگے
دام منظور کر لینے کے اور کوئی چارہ نہیں ہے +

ہیری- پاپا- مجھے یہ معلوم ہوتا ہے کہ سکوائر گرین نے
آپ کے ساتھ بہت سختی روا رکھی ہے-اور نہایت کڑی شرائط
مقرر کی ہیں +

والٹن- ہیری- تم اب ایسے کلمات زبان سے نہ نکالو- اگر
کسی سے سکوائر گرین یہ باتیں سُن لیگا تو ناحق اور ناراض
ہوگا- اب ہم اُس کے دین دار ہیں- کل شام کو جب میں
اُس کے اصطبل سے گھوڑا لینے گیا تھا تو اُس وقت اُس نے
مجھ سے یہ اِقرار بھی کرا لیا تھا کہ اگر میں ٹھیک چھ مہینے کے
اندر اُس کا روپیہ مع سُود ادا نہ کر سکوں گا تو دس ڈالر اور مجھے
بطور تاوان دینے پڑینگے- بڑا اندیشہ یہ ہے کہ اگر ہم اپنا اِقرار
وقت پر پورا نہ کر سکے تو وہ ہم کو بخشے گا نہیں +

اِس وقت ہیری کے دل میں یہ خیال گزر رہا تھا کہ کیا
یہ میرے لئے غیر مُمکن ہے کہ میں چھ مہینے میں اپنی محنت
سے اِسقدر پیدا کرسکوں کہ سکوائر گرین کا قرض ادا ہو جاوے +

فی الحقیقت اِس وقت اِس کی دِلی آرزو یہ تھی کہ کسی طرح اِس زیر باری سے اپنے والد کو بہت جلد سُبکدوش کر دے +

ہیری۔ پاپا۔ آج تم مدرسہ آؤگے۔ سالانہ اِمتحان کا دِن ہے؟

والٹن۔ میری عین خواہش تھی کہ میں آج مدرسے جاکر دیکھتا کہ تم نے اِس سال کسقدر ترقی کی ہے۔ مگر مجھے اِن دِنوں چین اور فرصت کہاں۔ دیکھو ہیری اپنے خاندان کا اُصول "پیر شو بیاموز" ہمیشہ مدِّ نظر رکھنا یہ ایک اعلےٰ درجہ کا اُصول ہے۔ اگرچہ سکوائر گرین کا یہ قول ہے کہ "صِرف جا و بیجا طور پر کمانے اور جوڑنے کے لیئے ہی اِنسان پیدا کیا گیا ہے" +

مِسِز والٹن۔ بلا شک۔ اِسی اصول پر وہ کاربند ہیں۔ اُنھیں پڑھنے لکھنے سے کیا سروکار +

والٹن۔ شائد وہ ہمارے ٹام کے برابر بھی نہیں جانتے ہونگے۔ میرے خیال میں اُنھوں نے کتابوں اور کاغذ قلم دوات کو شاذ و نادر ہی تکلیف دی ہوگی +

ٹام۔ کیا وہ میرے برابر بھی نہیں جانتے؟

ماں۔ دیکھو ٹام بہت شیخی میں مت آؤ۔ تمھیں آتا ہی کیا ہے جو اپنا اوروں کے ساتھ مقابلہ کرنے لگے +

جین۔ (ٹام کی چھوٹی بہن) جب یہ پڑھتا ہی نہیں تو اِسے پڑھنا کیا آپ سے آپ آجاویگا۔ (ہنسکر) یہ تو کھیلتا رہتا ہے میٹے تو

چوتھی کتاب بھی شروع کر دی ہے۔ اس نے ابھی تیسری بھی ختم نہیں کی
ٹام۔ (اِن باتوں کے سُننے کا عادی ہو گیا تھا) مجھے پڑھنا نہیں
آوے گا تو نا سہی +
ماں۔ داد یہ کہتے ہوئے شرم تو نہیں آتی +
ہیری۔ میں مدرسہ جاتا ہوں۔ ما تم جہانتک ہو سکے ضرور آنا +
ماں۔ میں ضرور آنے کی کوشش کروں گی +
مسٹر بریننگ نے دو وجوہات سے امتحان اور تقسیم انعام
تیسرے پہر مقرر کیا تھا۔ اوّل وجہ یہ تھی کہ صبح کے وقت اُنھوں
نے لڑکوں کا آپ امتحان لیا اور سب کو خبردار کر دیا تا کہ وہ
منتظمانِ مدرسہ کے روبرو جھجک نہ جاویں۔ دوسری وجہ یہ
تھی کہ تیسرے پہر بچّوں کے والدین بآسانی جلسہ میں شریک
ہو سکتے تھے +
مسٹر بریننگ کے پڑھانے کا طریق ایسا اچھا تھا کہ لڑکے
اپنا آموختہ کم بھُولتے تھے +
تیسرے پہر مدرسہ کا کمرہ بھر گیا۔ گاؤں کے لوگ بہت شوق
سے امتحان اور تقسیم انعام کے جلسہ میں شریک ہوئے۔ عورتیں
بھی بہت چاؤ سے آئیں تا کہ اپنے بچّوں کی تعلیم کی کیفیت
دیکھیں۔ بعض عورتیں ہیری کی والدہ کی طرح دیر میں پہنچیں
کیونکہ اُن کو گھر کے کام دھندے سے جلد فرصت نہیں مل سکی +

اِمتحان کیا تھا حاضرین کے روبرو بچّوں سے دو دو چار چار باتیں پوچھ لی جاتی تھیں تاکہ عوام کو اُن کی ذہانت اور استعداد کا حال معلوم ہو جاوے۔ ورنہ مدرسہ کے ماہوار اِمتحان کے نتائج پر طلباء کو اُوپر کی جماعتوں میں ترقیاں دی جاتی تھیں +

ہال پیّن نے ایسی فاش غلطیاں جواب دینے میں کیں کہ بہت سے لوگ اپنی ہنسی کو روک نہیں سکے۔ مگر اِس لڑکے کا عام لوگوں نے چنداں خیال نہیں کیا کیونکہ اِسکی لیاقت سب پر روشن تھی+ ٹام نے خاصہ سُنا دیا مگر اِس کا کام کچھ زیادہ تعریف کے قابل نہ تھا کیونکہ اِس سے چھوٹے چھوٹے لڑکے اُوپر کی جماعتوں میں تھے اور وہ اِس سے بہت اچھے رہے +

ہیری سب میں اول رہا۔ اِس کے ہوشیار اور محنتی ہونے میں کسیکو شبہ نہیں تھا مگر اِنعام کی خواہش نے اُسے اَور سرگرم کردیا تھا۔ اُس نے جو کچھ سُنایا اور جسطرح جواب دیئے اُن سے پایا جاتا تھا کہ اُس نے جو کچھ پڑھا ہے بہت سوچ سمجھ کر پڑھا ہے۔ اخیر میں اُس نے ایک اِخلاقیہ نظم اِس عمدگی سے پڑھی کہ تمام خوش ہوگئے۔ جب اُس نے آخری مقطع پڑھا تو چاروں طرف سے وہ داد ملی کہ مارے خوشی کے اُسکا چہرہ تو سُرخ ہوگیا مگر آنکھیں شرگیں ہوگئیں +

ہیری کے بیٹھ جانے کے بعد مسٹر بر ہینک کھڑے ہوئے سب سے پہلے اُنھوں نے مدرسہ کی سالانہ رپورٹ پڑھکر سُنائی۔ جس

میں تعداد طُلبار۔ اوسطِ حاضری۔ مُختلف جماعتوں میں کمی بیشی کے بواعث طُلباء کی ذہنی و اخلاقی ترقّی کی کیفیت اور آمدنی و خرچ کا ذکر تھا۔ رپورٹ پڑھنے کے بعد اُنھوں نے ایک مُختصر سی تقریر کی جس میں ظاہر کیا کہ اِس سال کے شُروع میں میں نے وعدہ کیا تھا کہ سالانہ امتحان میں جو لڑکا سب سے اچھّا رہے گا اُسے میں انعام دُونگا۔ آج میں وہ اقرار پُورا کرتا ہوں (ہیری کی طرف مخاطب ہوکر) "ہیری آگے آؤ"+

ہیری اپنی جگہ سے اُٹھکر اپنے اُستاد کے پاس اَدب سے جا کھڑا ہُوا+

اُستاد۔ "آج میں نہایت خوُشی کے ساتھ بوساطت صدر نشین جلسہ تُم کو وہ اِنعام دیتا ہُوں جسکا مَینے شُروع سال میں وعدہ کیا تھا۔ مجھے فخر ہے کہ تُم اِس سال میرے سب شاگِردوں میں مُمتاز رہے ہو۔ یہ کتاب جو میں تُم کو دیتا ہُوں کچھ بڑی قیمت کی نہیں ہے تاہم اگر تم اِسے غور سے پڑھو گے تو یہ تمہیں اَتالیق کا کام دیگی۔ یہ ایک بڑے فلاسفر اور مُدبّر زمان بنجمن فرینکلن کی سوانح عُمری ہے۔ مجھے اُمید ہے کہ اِسکے مُطالعہ سے تمھیں بہت سی اَیسی باتیں معلوم ہونگی کہ جنپر عمل کرنے سے تمھارے دِل میں خود بخود اُلوالعزمی اور اُمنگ پیدا ہوگی۔ اگر تُم اُن اوصاف کو مدِنظر رکھو گے جن کی بدولت بنجمن فرینکلن

ایک بڑا آدمی بن گیا تھا تو میرا دل گواہی دیتا ہے کہ تم بھی دُنیا میں شاد کام رہوگے اور تمھاری ذات سے لوگوں کو فیض پہنچے گا+ ہیری۔ (کسقدر حیا کے ساتھ۔ مودّبانہ جھک کر) میں کبھی آپکی بزرگانہ نصیحتوں کو فراموش نہیں کروں گا+

اِس تقریر کے خاتمہ پر صدر نشین جلسہ نے دیگر طلباء کو اِنعام تقسیم کرکے ایک مختصر مگر موزوں تقریر کی جس میں مسٹر بٹر بینک کی حُسن کارگزاری کی تہ دل سے داد دی۔ جن اصحاب نے اِس سال مدرسہ کو مالی اِمداد دی تھی اُن کا شکریہ ادا کیا گیا۔ صدر نشین جلسہ نے تمام گاؤں کے باشندوں سے بڑے زور کے ساتھ اِستدعا کی کہ وہ مدرسہ کا وقتاً فوقتاً معائنہ فرماکر طلباء کی حوصلہ افزائی فرماتے رہیں۔ نیز حتی المقدور زر سے اِمداد دیتے رہیں۔ طلباء کو نیک چلن رہنے کی خاص نصیحت کی تاکہ اُن کے والدین اُستاد اور مدرسے کا نام روشن ہو۔ اخیر میں ہیری کو اُس کی نمایاں کامیابی پر منتظمان مدرسہ کی جانب سے مبارکباد دیگئی۔ اسکے بعد شکریہ صدر نشین جلسہ برخاست کیا گیا+

جلسہ برخاست ہونے کے بعد ہیری کو اُسکے ہم جماعتوں اور مدرسے کے تمام لڑکوں نے نہایت مسرّت کے ساتھ مبارکباد دی اور ہیری نے بھی صدق دل سے اُن سب کا موزوں الفاظ میں شکریہ ادا کیا۔ جسوقت اُس کی ماں نے اُسے مبارکباد دی

اُسوقت اُسکے دل کو جو سُرور حاصل ہُوا وہ بیان سے باہر ہے +

فصل پانچویں

ہیری کی ایک نئی تدبیر

ہیری کو تقسیم انعام کے بعد اپنی اِنعامی کتاب کے دیکھنے کا رات سے پہلے موقعہ نہیں مِلا۔ گو یہ کِتاب قیمت میں، شائد ایک ڈالر سے زیادہ کی نہیں ہوگی۔ مگر ہیری کے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ تھی۔ وجہ یہ تھی کہ ہیری کے پاس سوائے اپنے مدرسے کی کتابوں کے صرف ایک کِتاب اَور تھی جس کا نام "رابنسن کروسو" تھا۔ یہ ایک بُہت پُرانی اور مَیلی سی کِتاب تھی۔ مگر جس دِن سے یہ ہیری کے قبضہ میں آئی تھی اُسی دِن سے یہ اُسے کاغذ چڑھا کر اور بُہت سنوار کر رکھتا تھا۔ اِس کے والد کو اِس قدر توفیق نہیں تھی کہ اِسے نئی نئی اور اچھّی اچھّی کتابیں خرید کر دے۔ مگر ہیری کو مُطالعہ اور تنہائی میں کسی مضمُون پر غور کرنے کا قُدرتی شوق تھا۔ لیکن اِسے اپنے اِس شوق کی تکمیل کا کم موقعہ مِلتا تھا۔ ایسی صُورت میں ایک نئی کتاب کا مِلجانا اِس کے لئے کچھ کم خُوشی کا باعث نہیں ہوسکتا تھا +

بنجمن فرینکلن کی نسبت اسے اس سے زیادہ اور کچھ حال معلوم نہیں تھا کہ وہ ایک بڑا آدمی ہوا ہے +

ہیری شام کو جب کھانے سے فراغت پاچکا تو اپنی نئی کتاب لیکر ایک چھوٹی سی میز کے پاس بیٹھ گیا جسپر ایک شمع جل رہی تھی پاس ہی اس کی ماں بیٹھی ہوئی موزے رفو کر رہی تھی - اسکا والد کہیں باہر کسی کام کے لیئے گیا ہوا تھا +

ہیری نے بنجمن فرینکلن کی سوانح عمری پڑھنی شروع کردی - جوں جوں یہ پڑھتا جاتا تھا - ویسے ہی یہ اسے دلچسپ ثابت ہوتی جاتی تھی - اسے یہ پڑھکر نہایت تعجب ہوا کہ ابتدا میں فرینکلن ایک غریب لڑکا تھا اور اسے اپنی روزی کے لیئے آپ فکر کرنی پڑتی تھی - اور اپنے ہی ہاتھ پاؤں کی ہمت پر اس نے دنیا میں کام شروع کیا تھا اور رفتہ رفتہ محنت کفایت شعاری - استقلال - اور اپنی زندگی میں ایک خاص مقصد کو مد نظر رکھنے کے سبب وہ بہت مشہور اور دانا آدمی بن گیا تھا گو شروع میں اسے کئی طرحکی صعوبتیں اٹھانی پڑیں مگر اسنے مایوسی کو کبھی پاس تک آنے نہیں دیا +

ہیری نے خود بخود اپنے دل میں مقابلہ کیا - کہ اس بڑے آدمی کے ابتدائی حالات - اور میری موجودہ کیفیت میں بہت کچھ مناسبت پائی جاتی ہے - یہ ایک اور وجہ تھی کہ اسے فرینکلن

کی سوانح عُمری نہایت دلکش معلوم ہونے لگی۔ اُسے کچھ اُمید سی پڑنے لگی کہ فرینکلن کی مثال کی تقلید کرنے سے مُمکن ہے کہ میں بھی کسی دن کامیاب ہو جاؤں +

ہیری کی ماں موزے بھی رفو کرتی جاتی تھی اور بیچ بیچ میں اپنے بیٹے کے چہرہ کی طرف بھی دیکھتی جاتی تھی وہ اپنے لختِ جگر کو محوِ مطالعہ دیکھکر دل میں بہت شادماں ہوئی۔ کچھ دیر بعد اُسے اُسکے چہرہ سے یہ نظر آیا کہ اُس کا دل کسی بڑی اُمید سے معمور ہوکر باغ باغ ہو رہا ہے۔ بار بار ہیری کی طرف دیکھنے کے باعث اُسے اپنے موزے بعد میں دوبارہ رفو کرنے پڑے +

والدہ۔ ہیری۔ کیا تمھاری کتاب بہت دلچسپ ہے؟ +

ہیری۔ (گردن اُٹھاکر فرطِ انبساط سے) اِس سے زیادہ مینے اب تک کوئی دلچسپ کتاب نہیں پڑھی +

والدہ۔ کیا یہ بنجمن فرینکلن کی سوانح عُمری ہے؟

ہیری۔ ہاں (ذرا دیر بعد) ماں! کیا تُمھیں معلوم ہے کہ بنجمن فرینکلن شُروع میں ایک غریب لڑکا تھا۔ اور اُس نے خُود ترقی کی تھی

والدہ۔ ہاں! بیٹے یہ سُنا ہے۔ مگر اُسکی سوانح عُمری کبھی نہیں پڑھی

ہیری۔ اچھا۔ جب میں اِسے پڑھ چُکوں تب تم بھی اِسے ضرور پڑھنا۔ نہ معلوم اِس وقت میرے دِل میں یہ خیال خُود بخُود کیوں پیدا ہوگیا ہے کہ بنجمن فرینکلن کی تقلید میرے حق میں بھی

بُہت کچھ سُود مند ہوسکتی ہے +

والدہ۔ کیونکر؟

ہیری۔ قسمت آزمائی شرط ہے۔ مُمکن ہے کہ رفتہ رفتہ میں بھی کسی قابل ہو جاؤں۔ اِس وقت تو میں کچھ کہہ نہیں سکتا۔ مگر فرینکلین بھی اِس عُمر میں میرے جیسا ہی تھا۔ اُس نے محنت کی اور تحصیل علم و ہُنر کا کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہیں دیا۔ اِس طرح وہ ایک دِن بڑا آدمی بن گیا۔ میں بھی اُسی کے نقش قدم پر قدم رکھنا چاہتا ہُوں +

والدہ۔ (یہ سمجھکر کہ مُبادا یہ ابھی سے بڑی بڑی اُمیدیں باندھ لے اور انجام میں مایُوسی سے دِل شکستہ ہو جاوے)۔ ہیری ہم سب بنجمن فرینکلن نہیں ہو سکتے +

ہیری۔ یہ تو میں بھی خُوب سمجھتا ہُوں کہ ہم یکایک فرینکلن جیسے بڑے آدمی نہیں بن سکتے۔ لیکن میرا خیال یہ ہے کہ اگر میں بھی دِل سے کوشش اور محنت کروں تو ایک عرصہ میں شاد کام ہو سکتا ہوں اور میرے پاس کچھ تھوڑا بہت سرمایہ بھی ہو سکتا ہے

والدہ (آہستہ سے ایک آہِ سرد بھر کر۔ وجہ یہ کہ اِسوقت یہ خیال یک بیک اُسکے دل میں پیدا ہوگیا کہ ہم دونوں میاں بیوی نے روزِ شادی سے لیکر آجتک فارغ البالی کا مُنہ نہیں دیکھا۔ ہمیشہ افلاس کے پنجے میں گرفتار رہے۔ اِسکی عین آرزو تھی کہ کم از کم

ایک مرتبہ میں بھی اپنے بچّوں کو اپنی آنکھوں سے اِس دُنیا میں خوشحال دیکھ لوں) ہیری مجھے اُمید ہے کہ تم اپنے باپ جیسے غریب نہیں رہوگے۔کیا تعجّب ہے کہ تُم بہت جلد امیر ہو جاؤ۔ خُدا کو فضل کرتے دیر نہیں لگتی +

ہیری ۔(بمقتضائے لڑکپن) "اگر میں مالدار ہوگیا تو تمہیں کچھ فکر نہیں رہے گی اور یہ تو بتاؤ کہ پاپا کِس بات میں غریب ہیں؟" +

والدہ (کسیقدر مسکراکر۔کیونکہ اُسے یہ اُمید نہیں تھی کہ وہ اپنے جیتے جی گھر کے تردّدات سے چھُٹ جاویگی۔اِس وقت اِسکے دِل میں یہ خیال گزُرا کہ ہیری کے اِمیر ہونے تک شائد ہم میاں بیوی بہت آرام سے اِس گاؤں کے گِرجے کے احاطہ میں قبر کے تلے سوتے ہونگے۔ مگر وہ یہ بھی نہیں چاہتی تھی کہ ہیری کی نئی اُمنگوں اور دِل خوش کُن اُمیدوں پر یکلخت پانی پھیردے) ہاں مجھے یقین ہے کہ ہیری اگر تُم امیر ہو جاؤ گے تو تم ضرُور اپنے ماں باپ کو بہت آرام دو گے اور جہانتک تم سے ہوسکے گا تُم ہم کو کسی بات سے تنگ نہیں رکھّو گے۔ میں پیشینگوئی تو نہیں کرسکتی البتہ میرا دِل گواہی دیتا ہے کہ تم اپنی سعادتمندی اور نیک نیتی کی بدولت ایک دِن خُوب پھلو پھُولو گے +

ہیری ۔(اُمیدوں بھری نِگاہ سے اپنی والدہ کے چہرہ کی

طرف دیکھ کر) کل مَیں نے ایک اخبار میں پڑھا تھا کہ بوسٹن۔ نیویارک بلکہ لنڈن کے کئی اشخاص جو اِس وقت بڑے بڑے عہدہ دار۔ تجّار۔ ساہوکار۔ اور کارخانجات ہیں وہ شروع میں نہایت غریب لڑکے تھے+

والدہ۔ مَیں نے بھی ایسا ہی سُنا ہے +

ہیری۔ اگر وہ رفتہ رفتہ ایسے جلیل القدر رُتبوں کو پہونچ گئے ہیں تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ کیوں میں بھی اُسی ڈھنگ سے اپنی قسمت آزمائی نہ کروں +

والدہ۔ سیدھے اور نیک راستہ پر چلنے سے کوئی کسیکو نہیں روکتا مگر صرف امیر بن جانا کوئی بڑی تعریف کے قابل بات نہیں ہے۔ دیکھو سکوائر گرین بھی ایک امیر آدمی گِنا جاتا ہے کیا تم بھی ویسا ہی بننا چاہتے ہو؟ +

ہیری۔ سکوائر گرین گو کسیقدر مالدار ہے مگر انتہا درجہ بخیل۔ بے مروّت۔ سنگدل اور جاہل آدمی ہے۔ خیر اُس منحوس کا ذکر جانے دو +

(کتاب کو میز پر رکھکر اور نہایت شوق سے اپنی والدہ کے چہرہ کی طرف دیکھکر) ما۔ کیا تُم اِس بات کو ناممکن خیال کرتی ہو کہ پاپا نے جو اسّی ڈالر سکوائر گرین سے قرض لیئے ہیں وہ میں کِسی طرح وقت پر ادا کرسکوں +

والدہ۔ (تعجّب کے ساتھ) تم ایسا کیا کام کرسکتے ہو کہ جس سے

اِس تھوڑے سے عرصے میں اِس قدر رُوپیہ پیدا کر سکو +
ہیری۔ میں ابھی کچھ نہیں کہہ سکتا مگر دُنیا میں کرنے کے لیئے بہت سے کام ہیں۔ اور جو کام کرنا چاہتے ہیں اُن کے لیئے کام کی کمی نہیں ہو سکتی۔ چار دِن آگے یا پیچھے۔ ۶۔ جوئیندہ۔ یابندہ ۔ مشہور ضرب المثل ہے +
والدہ۔ میرے خیال میں تم اِس وقت سوائے اِسکے اور کیا کر سکتے ہو کہ گاؤں میں کسی زمیندار کی کھیتی باڑی کے کام کاج کے لیئے ملازمت اختیار کر لو۔ اور اِس وقت تو جہانتک مجھے معلوم ہے کسی کو ضرورت بھی نہیں ہے۔ اکثر ایسے ہیں کہ جن کے اپنے لڑکے کام کرتے ہیں۔ بعضوں نے کچھ آدمی رکھے ہوئے ہیں +
ہیری۔ یہ تو میں بھی جانتا ہُوں۔ کہ یہاں میں کیا کر سکتا ہوں +
والدہ۔ تو پھر مجھے تو معلوم نہیں کہ اور تمھاری کِس کام سے مُراد ہے +
ہیری۔ میں نے یہ نہیں کہا کہ میں یہیں رہ کر کام شُروع کروں گا + اور جو کچھ کرنا ہوگا یہیں کرونگا۔ اگر تمھیں یہ منظور ہے کہ میں کسی اچھے کام میں پڑکر ترقّی کروں تو بس مجھے گھر سے باہر جانے کی اجازت دو۔ اور دلواؤ +

گھر سے باہر جانے اور کچھ پیدا کر کے اپنے والدین کو سہارا دینے کا خیال ہیری کے دل میں اِس وجہ سے پیدا ہوا کہ اُسے

پیشتر سے معلوم تھا کہ میرے گاؤں سے بیس[20] بیس[20] - پچیس[25] پچیس[25] کوس کے فاصلے پر کئی بڑے بڑے قصبے ہیں جہاں صدہا قسم کے کارخانجات ہیں اور زیادہ تر کپڑے - دیا سلائی - کاغذ سازی - لوہے اور شیشہ آلات کے ہیں - اُسے یقین تھا کہ اُن میں سے کسی نہ کسی میں مجھے ضرور کام ملجاویگا - جب اُس نے صاف طور پر اپنا باہر جانے کا منشاء ظاہر کیا تو اُس کی والدہ یہ سمجھی کہ بیٹھے بیٹھے اِسے یُونہی خیال آگیا ہے - چنانچہ اُس نے جواب بھی ایسا دیا کہ جس سے بات آئی گئی ہو جاوے ÷

والدہ ! باہر نکلنے کی ابھی تمھاری کیا عمر ہے +

یہ سُنکر ہیری کیسقدر شرمایا - وجہ یہ کہ امریکہ میں بہت کم ایسے لڑکے ہونگے جو چودہ سال کی عمر کو پہونچکر اپنے آپ کو لڑکے خیال کرتے ہوں - انہیں خیال ہو جاتا ہے کہ اب ہم جوان ہو گئے ہیں - ساتھ ہی اِس وقت اپنے میلانِ طبع کی جانب غور کرنے لگ جاتے ہیں تاکہ کسی خاص صیغہ کو اختیار کریں یا اگر مطالعہ جاری رکھیں تو کسی خاص شاخ علم کا جس میں کچھ عرصہ بعد کسی قابل ہو جاویں - لیکن ہیری کو یہ قبل از وقت زعم فاسد پیدا نہیں ہوا تھا کہ میں مرد ہوگیا ہوں - یا برس دو برس میں پورا جوان ہو جاؤں گا - مگر وہ اپنے آپ کو بالکل بچہ بھی خیال نہیں کرتا تھا - درحقیقت وہ قوی الجثہ - تندرست و توانا

لڑکا تھا اور عُمر کے لحاظ سے اُسکا قد نہایت موزوں تھا۔ اُس کی صحت میں کبھی فتوُر نہیں آیا تھا کیونکہ اُسے کھانے کو اچھّی خوُراک اور پہننے کو اُجلے کپڑے مِلتے تھے۔ اِس کے رہنے کا مکان اگرچہ غریبانہ تھا مگر وہ بہت صاف رہتا تھا۔ ہر ایک کمرہ میں تازہ اور مُصفّا ہوا اور روشنی کے آنے کا پوُرا اِلتزام رکھا گیا تھا۔ ہر ایک کام میں وہ پابندیٔ وقت کا عادی تھا۔ ٹھیک وقت پر صُبح و شام ورزش کیا کرتا تھا اور کبھی مُضرِ صحت اور نشہ آور چیزوں کو نہیں چھُوتا تھا۔ اپنے خیالات وہ ہمیشہ پاکیزہ رکھتا تھا۔ اور کبھی کیسی ایسی ویسی جگہ کھڑا نہیں ہوتا تھا +

اپنی والدہ کا جواب سُنکر یہ کھڑا ہوگیا اور ذرہ گردن اُونچی کرکے بھولے پن کے ساتھ یوُں کہنے لگا "اب تو مینے پندرھویں سال میں قدم رکھا ہے کیا یہ بالکلُ بچپن کا عالم ہے؟

والدہ۔ میری نگاہوں میں تو تم اِس وقت شِیر خوار بچّوں سے کسیقدر بڑے معلوُم ہوتے ہو +

ہیری۔ (ذرا قد نکالکر) ما ۔ کیا تُم مجھُے بالکلُ شِیر خوار بچّہ ہی سمجھتی ہو؟

والدہ۔ (مسکراکر) نہیں اَب تمُھارا قد کسیقدر دراز معلوُم ہوتا ہے۔ چودہ سال دیکھتے دیکھتے گزر گئے۔ تندرستی رہے تو دِن جاتے کیا معلوُم ہوتے ہیں +

ہیری - اور ہیں اپنی عُمر کے لحاظ سے کچھ پست قامت بھی نہیں ہوں۔ کیا اَب میں باہر نِکلکر اپنا نفع و نُقصان نہیں سمجھ سکتا؟

والدہ - کیا دراصل تمھارا اِرادہ باہر جانے کا ہے؟

ہیری - (ناز فرزندانہ کے ساتھ) بنجمن فرینکلن بھی جسوقت گھر سے باہر گیا تھا مجھُ سے بڑا نہیں تھا۔ کئی مجھُ سے بھی چھوٹی چھوٹی عُمر کے لڑکوں نے باہر نِکلکر بڑے بڑے کام کیئے ہیں +

والدہ - فرض کرو۔ تُم باہر جاکر بیمار ہو گئے دیکھو آدمی کو سَو ہرج مرج ہوتے ہیں۔ اُسوقت تمھاری کون خبر گیری کریگا؟

ہیری - ایسی حالت میں گھر واپس آسکتا ہوں۔ ورنہ شفاخانے ہر جگہ موجود ہیں۔ اُن میں بہت عزّت اور آسائش کے ساتھ عِلاج کرایا جا سکتا ہے۔ البتّہ جب میں یہ دیکھونگا کہ مجھے کوئی عارضہ سخت لاحق ہے اور باہر کوئی پُرسانِ حال نہیں تو گھر چلا آؤنگا۔ مگر ہاں تُم اچھی طرح سے جانتی ہو کہ میری صِحت بہُت اچھّی ہے۔ اور جب میں باہر جاؤنگا تو اپنی صِحت کا اور زیادہ خیال رکھّونگا۔ تُم نے مجھے ابتداء سے جب سے کہ مَینے ہوش سنبھالا ہے حِفظِ صِحت کے اصُولوں کی پابندی سکھائی ہے کیا میں اُنھیں گھر سے باہر نِکلتے ہی بھُول جاؤنگا؟

والدہ - مگر تمھیں یہ تو یقین نہیں ہے کہ جاتے ہی تمھیں

کوئی کام مِل جاوے گا +

ہیری۔ تم اِس بارہ میں کچھ فکر نہ کرو۔ اِسے میں آپ دیکھ لوں گا +

والدہ۔ کیا تمھیں یہ خیال صِرف اِسی کتاب کے پڑھنے سے پیدا ہوا ہے یا اِس سے پہلے کبھی تُم نے اِس بارہ میں کچھ سوچا تھا؟

ہیری۔ فی الحقیقت اِس بات کو مَیں ایک مہینے سے سوچ رہا ہوں۔ مگر اِس کتاب کے پڑھنے سے میرے ارادہ کو اور مہمیز ہوئی ہے۔ اَب مجھے بہت سے نشیب و فراز معلوم ہوگئے ہیں۔ میرا دِلی منشاء یہ ہے کہ ہم سکوائر گرین کے بوجھ سے جلد ہلکے ہو جاویں۔ وہ بڑا موذی آدمی ہے۔ یہ میں خوب سمجھتا ہوں کہ جیسی گھر میں اِندنوں آمدنی کی صورت ہے اِس میں پاپا وقت پر اِس زیر باری سے سبکدوش نہیں ہو سکتے۔ اور میں جبتک گھر پر ہوں کچھ ہاتھ پاؤں نہیں ہلا سکتا اور نہ اُنھیں کچھ مدد دے سکتا ہوں +

والدہ۔ کیا تُم نے کبھی اپنے پاپا سے بھی اپنا منشاء ظاہر کیا ہے +

ہیری۔ ابھی تک تو نہیں ۔ میں چاہتا ہُوں کہ آج جب وہ واپس آویں تو پہلے تم اُن سے ذکر کرو۔ کیونکہ تم میرے خیالات

اُنھیں اچھّی طرح سمجھا سکوگی +

والدہ - اچھّا - میں کہہ دُونگی (مُسکراکر) میں اُن کے روبرو تُمھارا ارادہ اور تمھاری خام خیالیاں ظاہر کردونگی - مگر میں یہ وعدہ نہیں کرتی کہ تمھاری جانب سے وکالت بھی کرونگی +

ہیری - اچھّا !! سفارش تو کر دینا - کل میں اُن سے خُود بھی کہوں گا +

یہ سُن کر اُس کی والدہ چُپکی ہو رہی جس کے معنی نیم رضا کے تھے +

ہیری کچھ صفحے بنجمن فرینکلن کی سوانح عمری کے اور پڑھ کر سونے چلا گیا — مگر دیر تک اُسے اِس رات نیند نہ آئی - کیونکہ اُس کے دِل میں کچھ اور ہی دُھن سمائی ہوئی تھی +

فصل چھٹی

ہیری کا مُدّعا بر آیا

دُوسرے دِن علی الصّباح جبکہ ہیری کا والد باہر جانے کے لئے تیّار تھا تو ہیری نے پیشقدمی کر کے یُوں کہا +

ہیری ۔ پاپا۔ میں آپ سے کُچھ کہنا چاہتا ہُوں +

والٹن ۔ اچھّا۔ کہو۔ مُجھے ذرا جلدی ہے +

ہیری۔ میں آپ کی اجازت سے باہر جانا چاہتا ہُوں +

والٹن ۔ (کسیقدر تعجّب کے ساتھ) باہر کہاں ؟

ہیری۔ (آنکھیں نیچی کر کے اور ادب کے ساتھ) میں ٹھیک ابھی نہیں کہہ سکتا کہ کہاں۔ جہاں اعزاز اور دیانت داری کے ساتھ کُچھ پیدا کر سکوں +

والٹن ۔ یہ کام تو تُم یہاں بھی کر سکتے ہو جیسی تُم مُجھے ہمیشہ مدد دیتے رہے ہو۔ اَب بھی دِیئے جاؤ۔ اَب ذرا زیادہ محنت سے کام کیا کرو۔ خُدا اِسی میں برکت دیگا +

ہیری ۔ میں اِس کام کو بھی محنت سے کر سکتا ہوں ۔ مگر میری طبیعت کا قُدرتی میلان اَور جانب ہے +

والٹن ۔ تم نے اِس بارہ میں مجھ سے پہلے کبھی ذکر نہیں کیا۔

کیا تم محنت مشقت سے جی چُراتے ہو؟

ہیری (صدق دِل سے) نہیں بابا۔ یہ بات ہرگز نہیں ہے۔ میں کیسا ہی سخت کام ہو اُس سے ذرا نہیں گھبراتا۔ مگر آپ جانتے ہیں کہ ہماری زمین کیسی ہے۔ اِس میں بمشکل ہمارا گُزارہ چلتا ہے۔ اگر میں کہیں باہر جاکر کسی اور کام کو کروں تو اُس میں سراسر فائدہ متصوّر ہے۔ جو کُچھ بچے گا وہ میں گھر بھیجتا رہونگا۔ اور اِس طرح سے ہم ایک دِن فارغ اُلبالی کا مُنہ دیکھ سکیں گے +

والٹن۔ یوں قسمت کی تو اور بات ہے مگر بظاہر تمھاری عُمر کا لڑکا کچھ زیادہ نہیں کما سکتا +

ہیری۔ مگر ابھی تک مجھے قسمت آزمائی کا موقعہ کہاں مِلا ہے + ہمارے مدرسے میں بڑے بڑے خوشخبورت حرفوں میں ایک رنگین تختے پر یہ لکھا ہُوا ہے کہ "جو لوگ اپنی مدد آپ کرتے ہیں خدا اُن کا ہمیشہ ہر حالت میں مدد گار رہتا ہے" +

والٹن۔ مگر لوگ تو تمھاری جتنی عمر والوں کو کُچھ زیادہ نہیں دیتے اور ابھی تُم بالکل لڑکے ہو تمھیں ایسی باتوں کا خیال کیونکر پیدا ہوگیا (لیکن یہ دِل میں خود اصل باعث کو خُوب سمجھتے تھے) +

ہیری۔ (کسیقدر شرما کر) میں ابھی سے بیش قرار تنخواہوں کی اُمید نہیں رکھتا۔ مگر یہ ضرور سمجھتا ہوں کہ مجھے کچھ کام کرنے

کیلئے مِلسکتا ہے۔ اور رفتہ رفتہ میں اُس میں ترقی کرسکتا ہُوں۔ میں چاہتا ہُوں کہ سب سے پہلے ہم سکوائر گرین کے قرض کو بیباق کر دیں +

والٹن۔(ایک آہِ سرد بھر کر) در حقیقت مجھے خود بہت فکر ہے کہ ہماری اُس سے کس طرح گلو خلاصی ہوگی۔ دیانتداری سے روپیہ آجکل پیدا کرنا آسان نہیں ہے اور ہم زمینداروں کے لئے تو اِن دِنوں اور زیادہ مُشکل ہے +

ہیری۔ بابا۔یہی تو میں بھی کہتا ہُوں +

والٹن۔ ہیری! تم کب سے اِس بارہ میں غور کر رہے ہو؟

ہیری۔ میںنے رات اِس بارہ میں ما سے مُفصّل ذِکر کیا تھا۔ شائد اُنھیں ابھی تک آپ سے کہنے کا موقعہ نہیں مِلا۔یُوں تو مہینہ بھر سے مجھے اِس امر کا خیال ہے مگر کل رات سے میرا اِرادہ پُختہ ہوگیا ہے۔صرف آپ کی اجازت کی دیر ہے۔میری اِنعامی کتاب نے میرے مُنتشر خیالات کو یکسُو کر دیا ہے اور اب میں ہمہ جہت طیّار ہوں۔ بشرطیکہ آپ مجھے خوشی سے اجازت دیدیں۔ ما سے تو میں آپ اجازت لے لونگا +

والٹن۔ اچھا! یوں کہو کہ تمھیں بنجمن فرینکلن کی سوانح عمری نے یہ شوق دِلایا ہے۔مگر واضح رہے کہ ہر ایک لڑکا بنجمن فرینکلن نہیں ہو سکتا +

ہیری۔ یہ آپ کا فرمانا بجا ہے۔میں یہ تو نہیں کہتا کہ مُرشیکلمن کی مانند میں ضرور ایک بڑا آدمی ہو جاؤنگا۔مگر مجھے یہ یقین ہے کہ کام کرنے سے میں کچھ پیدا کر سکوں گا +

یہ کلمات ہیری نے نہایت سنجیدگی اور استقلال کے ساتھ زبان سے ادا کئے۔اسکے طور طریق سے پایا جاتا تھا کہ جو کچھ یہ کہہ رہا ہے اُسے بہت جلد پورا کر دکھائیگا۔اس کے والد نے اسکے چہرے کو دیکھ کر اس کے حوصلہ کو بڑھانا چاہا۔ مگر وہ ایک دُور اندیش آدمی تھا اس لئے کسیقدر رُک گیا۔ اس موقعہ پر والٹن کے دل میں یہ خیال گزرا کہ ایسا نہو کہ ہیری اپنی کامیابی یقینی سمجھ لے اور ناکامی کی صورت میں پریشان خاطر ہو جاوے +

والٹن۔ مجھے تم نے آج ہی اپنے ارادہ سے آگاہ کیا ہے۔میں سردست کیا کہہ سکتا ہوں۔فرض کرو کہ تمھیں زیادہ عرصے بیکار رہنا پڑے +

ہیری۔ ایسی مجھے اُمید نہیں ہے۔ مجھے کام ضرور ملجائیگا +

والٹن۔ اچھا۔ ہیری دوسری بات یہ ہے کہ سفر کے لئے کم ریں توشہ ہونا چاہیئے اور یہ تم اچھی طرح سے جانتے ہو کہ ان دنوں گھر کی کیا کیفیت ہے +

ہیری۔ پاپا۔اس وقت نقدی کی مجھے ضرورت نہیں ہے۔میرے پاس دس ڈالر موجود ہیں اور یہ فی الحال کافی ہیں۔اب فرمائیے

آپ کو اجازت دینے میں کیا تامل ہے؟
والٹن۔ اچھا۔ اِس بارہ میں میں تمھاری والدہ سے مشورہ کرونگا۔ پھر جیسی رائے قرار پاویگی تمھیں معلوم ہو جاویگی +
ہیری کو اِس بات سے بہت خوشی ہوئی کہ والد میرے باہر جانے کے قطعی بر خلاف نہیں ہیں۔ غالب ہے کہ وہ دوبارہ غور کرکے مجھے اجازت دیدیں +
خرچ کے لئے ہیری کے پاس دس ڈالر تھے اور اُنھیں وہ کافی سمجھتا تھا۔ اِسقدر ڈالر اُسکے پاس جمع ہونے کی اصل کیفیت یہ ہے کہ مہینے میں دو مرتبہ اُس کا والد اُسے اور اُس کے سب بہن بھائیوں کو تھوڑا بہت جیب خرچ کے لئے دیا کرتا تھا۔ سب بچوں نے اپنی والدہ کو اپنا خزانچی مقرر کر رکھا تھا۔ جو کچھ اُنھیں ملتا تھا پہلے وہ اُسے دیدیتے تھے۔ اُن کی والدہ نے ایک کتاب میں ہر ایک کا علیحدہ علیحدہ حساب کھول رکھا تھا۔ جس میں جمع خرچ کر لیا کرتی تھی۔ جب کوئی کچھ مانگتا تھا تو پہلے یہ دریافت کرکے کہ کس بات کے لئے چاہیئے ہے جو کچھ مناسب سمجھتی تھی وے دیا کرتی تھی۔ اِس طریق میں دو فائدے تھے ایک تو بچوں کو کفایت شعاری کی عادت پڑتی جاتی تھی۔ دوسرے وہ زر کا مناسب استعمال اپنی والدہ سے سیکھتے جاتے تھے۔ قاعدہ کی بات ہے کہ اگر دو دو پیسے بھی برابر جمع ہوتے رہیں تو تھوڑے ہی

عرصے میں آنے ہو جاتے ہیں اور آنوں کے روپے بن جاتے ہیں پس ٹھیک اسی طرح ہیری کے حساب میں ۸۰ ڈالر جمع ہو گئے تھے

ہیری تھوڑی دیر بعد اپنی والدہ کے پاس گیا اور اُس سے یوں کہنے لگا "اب پاپا میرے بارہ میں تم سے مشورہ کرینگے۔ کہہ دینا کہ اچھا جانے دو" ماں نے جواب دیا کہ "خیر۔ میں زیادہ مخالفت تو نہیں کرونگی۔ مگر ابھی تک مجھے یہ اطمینان نہیں ہوا کہ تمہاری تدبیر کہانتک معقول ہے" ہیری نے آہستہ سے کہا کہ "اس بات کا چار۔ پانچ مہینے کے بعد ٹھیک اندازہ لگ جائے گا"+

جب والٹن باہر سے واپس آیا تو اُس نے علیحدگی میں اپنی بیوی سے دریافت کیا کہ کیا تم سے ہیری نے اپنے باہر جانے کی نسبت کچھ ذکر کیا تھا؟

بیوی - ہاں۔ کیا تو تھا۔ مگر ابھی تک میں تم سے کچھ کہہ سن نہیں سکی +

والٹن - تو پھر تمہاری کیا رائے ہے؟

بیوی - میرے خیال میں شائد یہی بہتر ہے کہ لڑکے کا چاؤ پورا ہو جانے دو +

والٹن - بہت اچھا۔ اگر تم اس میں کچھ مضائقہ نہیں سمجھتیں تو میں مانع نہیں ہوں +

والٹن نے ہیری کو باہر سے بُلوا کر یُوں کہا:۔

والٹن۔ لو تمھاری والدہ منظُور کرتی ہیں۔ اَب تُم کب جانا چاہتے ہو؟

ہیری۔ جسقدر جلد ممکن ہو سکے +

ہیری کی والدہ۔ ہیری! تمھارے پاپا مان گئے ہیں۔ وہ تمھیں خُوشی سے اِجازت دیتے ہیں مگر تمھیں ہر حال سوموار تک ٹھیرنا پڑیگا۔ کم از کم دو دِن مُجھے تمھارے کپڑے طیّار کرنے میں لگجاوینگے۔ اَور نہیں تو دو چار نئے کُرتے تو تمھارے پاس ضرُور ہونے چاہئیں +

ہیری۔ ماما!! تُم اَب اِن باتوں کا زیادہ فِکر نہ کرو۔ کپڑے بُہتیرے ہو جاوینگے۔ اِس وقت کیا جلدی ہے۔ در اصل ابھی مجھے نئے کپڑوں کی کچھ ضرُورت نہیں ہے۔ جب ضرُورت ہوگی مَیں خوُد خرید لوُں گا +

والدہ۔ ہیری۔ تُم نے کچھ سوچا بھی ہے۔ کِدھر کا رُخ کرو گے؟ +

ہیری۔ ابھی تک کچھ نہیں۔ جِدھر آپ کی رائے ہوگی۔ فی الحال میں بُہت دوُر نہیں جاؤنگا۔ جو کچھ کیفیت ہوگی برابر لِکھتا رہونگا

ہیری نے شام کو پھر بنجمن فرینکلن کی سوانح عُمری پڑھنی شُروع کردی۔ اِس کتاب نے ہیری کے دل پر بڑا اَثر پیدا کیا۔ یا یوُں کہنا چاہیئے کہ اُسکے سحر نے اُسکے دل کو تسخیر کرلیا۔

ہیری کے لئے یہ نری بنجمن فرنیکلن کی سوانح عمری ہی نہیں تھی بلکہ اسکی زندگی کے جہاز کے لئے ایک بحری نقشہ تھا۔ جس سے طوفان اور گم گشتگی کے وقت مدد لینی تھی۔ وہ خود دنیا سے بالکل نا آشنا تھا مگر اس نے اِس کتاب کو اپنا رہبر قرار دے لیا +

دوسرے دن شام کے وقت جبکہ ہیری اپنے والد اور والدہ سے باتیں کر رہا تھا اسوقت باہر سے دروازہ کو کسی نے کھٹکھٹایا۔ والٹن نے جب دروازہ کھولا تو معلوم ہوا کہ سکوائر گرین بالقابہ تشریف لائے ہیں۔ آنجناب نے والٹن کو اپنی پُر ہوا و ہوس آنکھوں سے دیکھ کر یوں مزاج پرسی کی :۔

گرین۔ "والٹن۔ مزاج خوش ہے؟ اِسوقت مَینے خیال کیا کہ چلو گھڑی بھر کے لیئے ہو آؤں۔ کئی دن سے اتفاق ملاقات نہیں ہوا تھا"+

والٹن۔ نوازش تشریف رکھیئے (ایک کرسی کی جانب اشارہ کرکے) "اُس آرام چوکی پر بیٹھ جائیے" +

اِس وقت والٹن کے دل میں خیال گزرا کہ اِن حضرت کا قدم رنجہ فرمانا خالی از علت نہیں ہے +

گرین (کرسی پر بیٹھکر) "تسلیم۔ ہیری۔ تم کیا کر رہے ہو؟ مدرسے کا سکام!" +

ہیری۔ جی نہیں۔ ایک کتاب پڑھ رہا ہوں +
گرین۔ مَیں نے سُنا ہے کہ مدرسے میں تم سب لڑکوں میں ہوشیار ہو۔ تمھیں اِنعام بھی مِلا ہے۔ دُرست ہے نا؟ (یہ مدرسے میں تقسیم اِنعام کے جلسے میں بھی رَونق افروز نہیں ہوئے تھے۔ اِس خیال سے کہ مُبادا وہاں جاکر کچھ دینا پڑے) +
ہیری نے جب جواب دینے میں کسیقدر پس و پیش کیا تو والٹن نے اُس کی طرف سے یُوں کہا:۔
والٹن۔ "جی ہاں۔ اِسے اِنعام مِلا ہے۔ مدرسے میں یہ ہمیشہ اچھا رہا ہے" +
گرین۔ "میرا خیال ہے کہ یہ اب بہت پڑھ لکھ چُکا ہے۔ بہتر ہے کہ اب اِسے کِسی کام میں ڈالدو" +
والٹن "کام کے لئے یہ ہمیشہ مُستعد رہتا ہے۔ کام سے اِسے عار نہیں ہے" +
گرین۔ "بہت اچھی بات ہے۔ آجکل کام چور اور پست ہمّت لڑکوں کی تعداد بڑھتی جاتی ہے۔ شاید وہ یہ سوچتے ہیں کہ جب ہمیں کسی شے کی ضرورت ہوا کریگی تو آسمان سے سب چیزیں ہمارے لئے خود بخود اُتر آیا کرینگی۔ ہاں والٹن!! مجھے اندیشہ ہے کہ تم وقت پر اپنا قرض مشکل سے ادا کرسکو گے" +
والٹن۔ (کسیقدر اِستعجاب کے ساتھ دِل میں سوچکر کہ کیا یہ کچھ

مجھ سے رعایت اور سلوک کرنے کے لئے تشریف لائے ہیں) ہاں مجھے بھی یہی اندیشہ ہے" +

گرین۔ اسی خیال سے مَینے یہ سوچا ہے کہ ہم باہم مل کر کچھ ایسی تدبیر نکالیں کہ جس سے یہ مشکل آسان ہو جاوے۔ میری رائے میں تم اپنے لڑکے کو ہیرے کام پر لگادو۔ میں اُسے دو ڈالر نقد ماہوار اور کھانے کو دو وقتہ دے سکتا ہوں۔

ہیری اِس تجویز کو سُنکر کسیقدر خائف اور کچھ مایوس سا ہوگیا۔ گرین کے نام سے وہ بیزار تھا۔ وہ اُس کے گھر کے کھانے کا حال جانتا تھا کہ کیسا بنتا ہے۔ در اصل گرین کے باورچی خانے میں کھانا نہایت ادنےٰ درجہ کا پکتا تھا۔ جس میں غذائیت بہت کم ہوتی تھی اور وہ بھی لکڑیوں کی کفایت کی وجہ سے اچھی طرح پکایا نہیں جاتا تھا۔ ہیری کو یہ بھی خبر تھی کہ گرین اپنے آدمیوں سے حدِ اعتدال سے زیادہ کام لیتا ہے۔ اور اچھا سلوک نہیں کرتا۔ کوئی مُصیبت کا مارا اگر اُس کی مُلازمت قبول کر لیتا ہے تو مُشکل سے کچھ دن ٹکتا ہے + اِس میں کوئی شُبہ نہیں کہ ہیری اِس مُوذی کی مُلازمت کی تجویز سن کر پریشان خاطر ہوگیا۔ اسنے اپنے والد کے چہرہ کی جانب تشویش اور اضطراب کے ساتھ دیکھا۔ کیونکہ اِس کے دل میں یہ خیال گزر رہا تھا کہ اگر ایسا ہوا تو میری سب تدبیریں اِسی وقت خاک میں مِل جاویں گی +

فصل ساتویں

سکوائر گرین کی مایوسی

سکوائر گرین۔ والٹن کے مکان پر بہت خوش خوش آیا تھا کیونکہ وہ اپنے دل میں سمجھتا تھا کہ میری اِس تدبیر سے والٹن بڑا شکر گذار ہوگا اور ہمیشہ میرا احسانمند رہے گا۔ در اصل اِس کا مطلب کچھ اور تھا۔ اِس میں بھی اِس کی ذاتی غرض شامل تھی۔ اُس کے نوکر نے جسکی عمر اٹھارہ سال کی تھی اور جسے مجبوراً اسے دس ڈالر ماہوار دینے پڑتے تھے کسی وجہ سے ناراض ہوکر کام چھوڑ دیا تھا۔ پہلے اِس نے اُسے بہت خوشامد کے ساتھ منانا چاہا مگر معاملہ طے نہوا۔ وہ نوجوان فی الواقعہ ایک نیک نہاد۔ کار گزار اور دیانت دار تھا۔ اُسے اپنی عزت کا پورا پاس تھا۔ اپنے فرائض اور اپنے آقا کے حقوق کو خوب سمجھتا تھا۔ جس شکایت اور تکلیف کی وجہ سے اُس نے کام چھوڑا تھا وہ بجا اور واجبی تھی۔ وہ گرین سے مؤدبانہ طور پر ہمیشہ یہی عرض کرتا رہا کہ میری معروضات پر انصاف سے غور فرمایا جاوے۔ کام کرنے کو میں حاضر ہوں۔ لیکن گرین سے انصاف کی اُمید رکھنا فعل عبث تھا۔ بالخصوص ایسے معاملہ میں جس میں گرہ سے اُسے چار پیسے زیادہ دینے پڑیں۔ آخر سوچتے

سوچتے اُسے یہ خیال آیا کہ ہیری کے والد سے کہے۔ وہ کام بھی اتنا ہی کر دیگا۔ اور دو ڈالر خوشی سے اُس کے سب گھر والے منظور کرینگے۔ چُنانچہ یہی وجہ تھی کہ پہلے اُس نے دو ڈالر ماہوار دینے کا منشاء ظاہر کیا +

والٹن نے سکوائر گرین کی خود غرضانہ تقریر کا جواب دینے سے پہلے کچھ سوچا اور پھر یوں اُس سے خطاب کیا:۔

والٹن۔ سکوائر گرین۔ آپ نے بہت دیر بعد اِس بارہ میں ذکر فرمایا +

یہ سُنکر ہیری کے چہرہ پر گئی ہوئی رونق پھر آگئی +

سکوائر گرین (اضطراب کے ساتھ) بہت دیر بعد! کیا تُم نے اپنے لڑکے کو اور کسی جگہ ملازم کرادیا ہے؟ سچ کہنا +

والٹن۔ "نہیں یہ بات تو نہیں ہے۔ اِسنے گھر سے باہر جاکر تلاش معاش کے لئے مجھ سے اجازت چاہی تھی اور میں نے اسے بخوشی تمام دیدی ہے" +

گرین۔ کیا باہر جاکر کسی غریب خانہ میں زندگی بسر کریگا؟

والٹن۔ اگر اِسے ناکامی ہوگی تو یہ گھر واپس چلا آوے گا۔ (کسی قدر چہرہ خشمگیں ہوگیا)۔

گرین۔ دیکھو یہ خیال تمھارا غلطی پر مبنی ہے۔ اِسے گھر سے جانے نہ دو۔ اور میرے ہاں کام پر لگادو۔ میرا کہا مانو۔ ورنہ پچھتاؤ گے +

والٹن۔ (کسیقدر ناراض ہوکر) اگر یہ گھر پر رہا تو میرے کھیت پر اِس کے لیئے کام بہت ہے +

گرین۔ (والٹن کی برہمی مزاج دیکھکر۔ رضا جوئی کے لہجہ میں) "اچھا میں اِسے تین ڈالر نقد دے دیا کروں گا" +

والٹن کا ہرگز یہ منشاء نہیں تھا کہ ہیری کو گرین کے حوالہ کر دے۔ کیونکہ وہ اُس کی خو۔ خصلت اور کمینہ پن سے بخوبی واقف تھا اور خوب جانتا تھا کہ یہ اپنے آدمیوں کے ساتھ کیسی سختی۔ بے مروتی اور بیرحمی سے سلوک کیا کرتا ہے +

والٹن نے سلسلۂ تقریر فی الفور ختم کرنیکی غرض سے یہ جواب دیا کہ "مجھے اِس معاملہ سے کچھ سرو کار نہیں ہے۔ چونکہ یہ معاملہ ہیری کے متعلق ہے اِسلئے میں اُسی کے فیصلہ پر یہ امر چھوڑتا ہوں"

والٹن۔ (مسکراکر) ہیری۔ تم نے سکوائر گرین کا ارشاد سُنا۔ یہ تمھارے لیئے کیا تجویز پیش کرتے ہیں۔ کہو اِس بارہ میں تمھارا کیا منشاء ہے۔ کیا تمھیں تین ڈالر ماہوار پر اِن کے ہاں کام کرنا منظور ہے؟

ہیری (نہایت ادب کے ساتھ) آپ سے پہلے باہر جانے کی اجازت حاصل کرلی ہے اور ابھی تک پہلے اپنے ارادہ کو تبدیل نہیں کیا ہے +

والٹن۔ (گرین کی طرف مخاطب ہوکر) آپ نے لڑکے کا فیصلہ

سُن لیا ہے۔ مجھے اِس مُعاملے میں کچھ دخل نہیں ہے +
گرین۔ (نہایت مایُوس اور چیں بجبیں ہوکر۔ کیونکہ اُس نے اپنے مُلازم کو جَواب دیدیا تھا۔ محض اِس بھروسہ پر ہیری بالضرور مُلازمت قبول کرلیگا) اچھّا میں اجازت چاہتا ہوں۔ اور آداب عرض کرتا ہوں اِس بارہ میں ایک مرتبے پھر غور کر لیجیئے گا تاکہ بعد میں افسوس نہو۔ صُبح تک مجھے آپ مُطلع فرماسکتے ہیں +
سِکوائر گرین کے انداز سے صاف ظاہر تھا کہ اِس اِنکار سے اُسے اِنتہا درجہ تعجّب ہوا اور اُس کی مایُوسی کی کوئی حد باقی نہیں رہی تھی۔ وہ اپنے دِل میں راستہ میں کہتا جاتا تھا کہ خیر مجھے تو اِنھوں نے دھوکا دیا ہے۔ مگر کیا مُضائقہ ہے اگر وقت پر یہ میرا روپیہ ادا نہ کرسکے تو دسؔ ڈالر ضبط ہونے کے علاوہ گھوڑا بھی اِن سے چھین جاوے گا +
دُوسرے دِن صُبح جبراً قہراً گرین نے پھر اپنے ملازم کو نوکر رکھ لیا۔ یہ اُسے بار بار سُناتے تھے کہ مَیں حتیّ المقدُور اپنے پُرانے اور کار کردہ ملازموں کو علیحدہ کرنا نہیں چاہتا۔ مگر اُسے یہ معلوم ہوگیا کہ جس شیخی پر اِنھوں نے مجھے کلؔ جواب دیا وہ رات ساری کی ساری کِرکِری ہوگئی ہے +
آخر اُس نے اِس شرط پر کام کرنا منظور کیا کہ دسؔ کے بجائے بارہؔ ڈالر نقد ماہوار تنخواہ مقرّر کیجائے اور کھانا پہلے سے اچھّا ملے

انجام میں لاچار ہوکر گرین نے اُس کی دونوں شرطیں منظور کرلیں +

در حقیقت سکوائر گرین نے اِس موقعہ پر بہت غم و غصّہ کھایا۔ اور اپنے دِل میں کہنے لگا کہ میں تو اِسوقت لُٹ گیا ہُوں۔ لیکن یہ ساری کسر ایک دِن والٹن سے نِکالونگا + وہ کِسی قدر سادہ لوح آدمی ہے کہ اپنے لڑکے کی مرضی پر چلتا ہے۔ واہ مُجھے اچھّا شُکرانہ مِلا +

سکوائر گرین کے خیالات کچھ عجب بیہودہ قِسم کے تھے یہ سمجھتا تھا کہ جب کِسی کو میں وقت ضرورت قرض دیتا ہُوں اُسے ہر وقت میری فرمائشیں پُوری کرنیکے لئے بخوشی طیّار رہنا چاہیئے۔ اِسی اصُول کی بناء پر اُس نے والٹن کو اپنے دِل میں ناشُکر گُزار قرار دیا +

گرین جب والٹن سے رُخصت ہوکر تشریف لے گئے اور دروازہ بند کرلیا گیا اُس وقت ہیری نے پُورا پُورا سانس لیا

ہیری۔ پاپا۔ میرے دِل میں تو یہ اندیشہ پیدا ہوگیا کہ کہیں آپ مُجھے سکوائر گرین کے حوالہ نہ کردیں +

والٹن (مسکراکر) کیا تُمھیں گرین کی مُلازمت میں زیادہ ترقی کی اُمید نہیں ہے؟ +

ہیری۔ البتّہ ترقئ معکوس کی بہت کچھ اُمید ہے +

ہیری کی والدہ نے جو ابتک پاس بیٹھی ہوئی موزے رفو کر رہی تھی - اپنے خاوند کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ سکوائیر گرین یہاں سے بہت آشفتہ خاطر ہوکر گئے ہیں +

والٹن - وہ حضرت اِس خیال سے آئے تھے کہ ایک مُفت کا بیگاری ہلجاوے گا - بھلا کوئی بات ہے کہ ہیری جیسے لڑکے کو صِرف دو ڈالر ماہوار - کیا انھوں نے اپنا توسن خوش خرام دیکر ہمیں مول لے لیا ہے - شاید وہ ہمیں اپنا زر خرید غلام سمجھتے ہوں - مگر خیر - یہاں سے خوش تو بہت گئے ہونگے +

بیوی - یہ سب ٹھیک ہے - مگر مجھے اندیشہ ہے کہ اب وہ ہمیں دِق کرنے کی کوشش کیا کرینگے - اگر اُن کا روپیہ وقت پر ادا نہوا تو غالبًا وہ کسی طرح کی رعایت نہیں کرینگے +

والٹن - یہ تو میں بھی جانتا ہوں - مگر تم یہ تو سوچو کہ ہم ناحق بیٹھے بٹھائے ہمیشہ کے لئے آفت کیونکر مول لے لیں - ممکن ہے کہ ہمارے دِن جلد پھر جاویں - خدا کو فضل کرتے کیا دیر لگتی ہے اور کیا تعجب ہے کہ ہم وقت پر اُس سے سُرخرو ہوجاویں بہت ہوگا وہ اپنا گھوڑا ہم سے چھین لیگا اور دس ڈالر رکھ لیگا - اِس سے زیادہ وہ اور کیا کرسکتا ہے - اِس میں شُبہ نہیں کہ گھوڑے کے بغیر کام نہیں چلے گا - مگر لڑکے کی مُصیبت روز کِس سے دیکھی جاوے گی +

ہیری - پاپا - مجھے یقین کامل ہے کہ ہم وقت مقررہ پر سیکوائر گرین کے قرض سے سبکدوش ہو جاوینگے +

والٹن - اچھا - جو خدا کو منظور ہے - مگر دیکھو اپنے خیالات اور اُمیدوں کو کبھی اسقدر نہ بڑھانا کہ انجام میں تلخ کامی نصیب ہو تمھاری والدہ کا ہرگز یہ منشاء نہیں تھا کہ تمھیں کسی حالت میں گرین کے سپرد کر دیا جاوے +

تھوڑی دیر بعد ہیری نے پھر بنجمن فرینکلن کی سوانح عمری پڑھنی شروع کردی - جوں جوں وہ اُسے پڑھتا جاتا تھا ویسے ہی اُس کے دل کو ڈھارس بندھتی جاتی تھی - اور آیندہ کی کامیابی کا اُسے پورا یقین ہوتا جاتا ہے +

فصل آٹھویں

ہیری کا گھر سے رخصت ہونا

سوموار کو علی الصباح سب نے نہایت محبّت کے ساتھ ہیری کو الوداع کہہ کر رخصت کیا۔ ہیری کے پاس کوئی صندوق صندوقچہ یا کوئی بھاری گٹھڑی نہ تھی۔ جسکے بوجھ کا اُسے خیال ہوتا۔ صرف دو جوڑی کپڑے تھے وہ اُس نے ایک رومال میں باندھ لیے۔ اور کچھ تھوڑا سا کھانے کا سامان بھی والدہ کے زور دینے پر اُسی میں علیحدہ رکھ لیا +

دس ڈالر اُس کی صدری کی جیب میں تھے۔ بس اِسوقت اُس کی ساری یہی کائنات تھی اور اِسی کو لے کر اُس نے ملکِ خدا میں قدم رکھا +

چلتے وقت اُس کی ماں کا دل بھر آیا اور یوں کہنے لگی:-

ماں۔ مجھے تمھارا اس وقت اِس طرح سے جانا شاق گزر رہا ہے فرض کرو تمھیں کام نہ ملے۔ تو بتاؤ کیا کرو گے +

ہیری۔ ماما اب تم اِس بات کا زیادہ فکر نہ کرو۔ خدا پر پورا بھروسا رکھنا چاہیئے۔ مجھے سب کچھ ملجاوے گا +

والٹن ہیری۔ دیکھو اگر کبھی کوئی مشکل پیش آوے تو گھبرانا نہیں

ہیری۔" (فرطِ محبّت سے آبدیدہ ہوکر) ہرگز نہیں - یہ کہہ کر اور سب سے ہاتھ مِلا کر ہیری چلدیا +

والدہ۔ دیکھنا خط برابر بھیجتے رہنا +

ہیری۔" ضرور۔ کبھی دیر نہوگی" +

جب ہیری نے کسیقدر راستہ طے کر لیا تو اُس کی طبیعت یکسو ہوئی اور اُسے فی الفور اپنی ذمہ داریوں کا خیال آگیا + اُس کے گاؤں سے جنوب کی جانب کئی بڑے بڑے قصبے تھے اور اُن میں ہر قسم کا کاروبار رونق پر تھا۔یہی وجہ تھی کہ لوگ آسودہ اور مالدار تھے - ہیری نے خیال کیا کہ اِدھر قسمت آزمائی کا اچھّا موقعہ ہے اگرچہ ابتک کوئی خاص مقام اُس کے مدِّ نظر نہیں تھا۔ مگر اُسے پوری اُمید تھی کہ کہیں نہ کہیں اُسے کام ضرور ملجاوے گا +

ہیری - ایسی ویسی مصیبتوں اور مشکلات سے گھبرانے والا نہیں تھا۔اُس نے دل میں ٹھان لی تھی کہ جبتک میری حالت قابل اطمینان نہیں ہو جاویگی۔تب تک میں یک بیک گھر واپس نہیں جاؤں گا۔اور حتیّ المقدور کوشش میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کروں گا +

اِنہیں خیالات میں یہ بہادر لڑکا پانچ کوس نکل گیا - ابتک راستہ اِس کا جانا پہچانا تھا۔کیونکہ دو چار مرتبہ اِدھر آیا تھا۔یہاں

پہنچکر ذرا دَم لینے کی خاطر یہ ٹھہر گیا۔ اِتنے میں پیچھے سے اُسکے گاؤں کے ڈاکٹر صاحب اپنی گاڑی پر سوار آ پہونچے +

اور ہیری کو دیکھکر یوں مُخاطب ہوئے +

ڈاکٹر۔ ہیری !! تم یہاں کہاں ؟ +

ہیری۔ "میں باہر جاتا ہوں" +

ڈاکٹر۔ "کیا گھر سے باہر" ؟ +

ہیری۔ "جی ہاں" +

ڈاکٹر۔ "(کسیقدر اِستعجاب کے ساتھ) مینے یہ خبر گاؤں میں نہیں سُنی (کچھ شبہ میں آکر) تم کہیں ناراض ہو کر گھر سے بھاگے تو نہیں ہو" ؟ +

ہیری۔ (کسیقدر بُرا مان کر) ہرگز نہیں۔ میں اپنے والدین کی اجازت سے جاتا ہوں۔ افسوس ہے کہ آپ کو میری نسبت یہ گمان ہوا +

ڈاکٹر۔ "کِدھر کا قصد ہے" +

ہیری۔ "فی الحال جنُوب کے قصبات میں قسمت آزمائی کا ارادہ ہے" +

ڈاکٹر۔ "اِدھر تمھیں کیا توقّع ہے" ؟ +

ہیری۔ "ابھی کیا کہا جاسکتا ہوں۔ البتّہ یہ جانتا ہوں کہ کام مجھے جلد یا کچھ دیر میں ضرور مل جاوے گا" +

ڈاکٹر۔ "میں تمھاری ہمّتِ مردانہ کو دیکھ کر بہت خوش ہوا ہوں

اگر تم کچھ ہرج نہ سمجھو تو دو کوس تک میرا تمھارا ساتھ ہو سکتا ہے۔ آؤ میرے برابر بیٹھ جاؤ +

ہیری بخوشی تمام ڈاکٹر صاحب کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ گیا۔ اور دونوں میں باتیں ہونی لگیں۔ ڈاکٹر صاحب نے ازراہ معذرت ہیری سے کہا کہ تم برا نہ ماننا۔ مینے صرف اپنے اطمینان کے لئے تم سے یہ سوال کیا تھا۔ کہ کہیں تم کسی بات پر خفا ہوکر تو گھر سے نہیں نکل کھڑے ہوئے۔ اِس زمانہ میں بعض نا اہل اور کوتہ فہم لڑکے خود بھی اس قسم کی حرکات کیا کرتے ہیں اور حسب موقعہ اور نیک لڑکوں کو بھی اِس قسم کی ترغیب دیکر بگاڑ دیتے ہیں۔ خیر یہ تو بتاؤ کہ تم نے باہر کا قصد کیونکر کیا؟ +

ہیری۔ کچھ مجھے پہلے سے خیال تھا۔ کچھ بنجمن فرینکلن کی سوانح عمری نے میری حوصلہ افزائی کی اور سب سے بڑی وجہ باہر نکلنے کی یہ ہے کہ میرے والدین اِس وقت آسودگی کی حالت میں نہیں ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ انکو کسی طرح آرام دوں +

ڈاکٹر۔ نہایت قابل تعریف خیال ہے۔ جب تم ایسے نیک ارادے سے گھر سے نکلے ہو تو تمھیں ضرور کامیابی ہوگی۔ اور خدا تمھاری ہمت میں برکت دیگا۔ اب میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ تمھارا دلی منشاء کس صیغے میں کام کرنے کا ہے +

ہیری۔ میں اِسوقت اپنے دِل کو چاروں طرف دوڑانا نہیں

چاہتا اور نہ ایسے خیالات کو اپنے دماغ میں جگہ دینا چاہتا ہوں جو میرے دل کو چھوٹے کاموں سے بیزار کر دیں۔ میرا دلی منشاء یہ ہے کہ فی الحال اگر کوئی ایسا کام جو میری لیاقت اور بساط کے موافق ہو مِلجاوے تو میں اُسے خُدا کا شکر کر کے پُورے دِل سے شروع کر دوں۔ زاں بعد بتدریج ترقی ہو سکتی ہے۔ سردست اگر کسی معزز دوکان یا کارخانہ میں کوئی صُورت ہو جاوے تو اچھا ہے +

ڈاکٹر۔ شائد صیغۂ زراعت پر تُم اِسے ترجیح دیتے ہو؟ +

ہیری۔ محض اِس خیال سے مَیں اِس کام کو اِسوقت زراعت پر ترجیح دیتا ہُوں کہ اِس میں ایک مقررّہ رقم ہر ہفتہ پیدا کر سکونگا زراعت اور اُس کی بیشمار شاخوں کو میں ہرگز حقیر نہیں سمجھتا بلکہ اِسے اشرف قرار دیتا ہوں مگر بات یہ ہے کہ ہماری زمین بہت کمزور ہے اُسے زرخیز اور طاقتور بنانے کے لئے سرمایہ چاہیئے اور یہ اِسوقت موجود نہیں ہے۔ ورنہ اِس کام کی کیا بات ہے۔ پوُری آزادی کے علاوہ اِس کی بدولت ہر قِسم کی نعمت گھر میں مُہیّا ہو جاتی ہے۔ چلنے سے پہلے اِس کام کا مجھے ایک موقعہ دیا گیا تھا مگر میںنے اِنکار کر دیا +

ڈاکٹر۔ کیا اپنے والد کے ساتھ کام کرنے سے؟ +

ہیری۔ جی نہیں !! ایک مُوذی سے پالا پڑا تھا۔ سکوائر گرین

نے دو ڈالر نقد اور کھانے پر مجھے اپنے ہاں مُلازم رکھنا چاہا تھا۔ مَیںنے منظور نہیں کیا۔ پھر اُنھوں نے تین ڈالر تک بڑھا دیئے مگر مَیںنے اپنے اِرادے کو تبدیل نہیں کیا +

یہ سُنکر ڈاکٹر صاحب مسکرائے اور کہنے لگے کہ "بہت اچھا کیا"۔ وہ آدمی پرلے سرے کا منحوس ہے۔ ایک عالی حوصلہ نوجوان کا ایسے شخص سے تعلق ہو جانا سراسر قہر ہے +

ہیری۔ مجھے یہی اندیشہ تھا کہ اگر میں اُن کے ہاں ہوگیا تو میرے سارے اِرادے خاک میں مِل جاوینگے +

ڈاکٹر۔ اِس میں کیا شُبہ ہے۔ زراعت کی نِسبت بھی جو کچھ تم نے کہا ہے وہ غلط نہیں ہے۔ علم زراعت ایک وسیع علم ہے اور یہ دَولت پیدا کرنے کا ایک بڑا بھاری ذریعہ ہو سکتا ہے بشرطیکہ ضروری سامان مُہیّا ہوں۔ لیکن میرا یہ خیال ہے کہ ایک خاندان کے سب کے سب آدمیوں کو زمین کے سر نہیں ہو جانا چاہیئے۔ مناسب یہ ہے کہ کچھ کار و بار زراعت میں مصروف ہوں اور کچھ اَور کام کریں۔ جس کُنبہ کے سارے آدمی صِرف زراعت پر اپنا دار و مَدار رکھتے ہیں اُن کو بسا اَوقات تکالیفیں برداشت کرنی پڑتی ہیں۔ اگر ایک بھی فصل کسی بلائے ناگہانی کے سبب خراب ہو جاتی ہے تو سب گھر والے پریشاں و افسردہ خاطر ہو جاتے ہیں۔ بہتر یہی ہے کہ کوئی اجناس پیدا کرے اور

کوئی رُوپیہ۔ وقتِ ضرورت ایک کی کمی دُوسرا پُوری کر دے۔اِس طرح ہر قسم کا کام رَونق پر رہتا ہے۔تُم نے سُنا ہوگا کہ جِن دِنوں غلّہ بہت گراں ہوجاتا ہے اُن دِنوں اُن مُقامات میں جہاں تجارت چمکی ہو اَور مختلف قِسم کے کار و بار اور کار خانے جاری ہوں۔ وہاں لوگوں کو چنداں ناگوار نہیں گزُرتا۔ مگر جہاں صِرف زراعت پر ہی اِنحصار ہوتا ہے وہاں ہر وقت یہی شکایت اور یہی چرچا رہتا ہے۔کہ بس تباہ ہوگئے۔سرکار کا مالیہ کیونکر ادا ہوسکیگا وہ کام کیونکر کرسکینگے۔گھر کے لئے یہ سامان کہاں سے آئے گا۔ پس تُم نے جو کُچھ سوچا ہے وہ دانائی اور دُور اندیشی پر مبنی ہے۔

ہیری۔آپ نے جو کُچھ فرمایا ہے وہ بجا ہے +

ڈاکٹر۔(ایک دو راہے پر پہنچکر اور گاڑی کو کھڑا کرکے) لو! ہیری اَب میں (دُوسری سڑک کی طرف اِشارہ کرکے) اِس طرف کو جاؤں گا۔ میری عین خواہش تھی کہ تمھیں اَور دُو تین کوس آگے تک پہونچا دیتا۔ مگر اِس وقت مجھے ایک مریض کو دیکھنا ہے اور میں یہ بھی نہیں چاہتا کہ تُم طے مسافت میں دیر کرو۔میں واپس جاکر تُمھارے والد سے کہدوں گا کہ تُمھارا میرا تھوڑی دُور تک ساتھ ہُوا تھا (بٹوے سے چار ڈالر نکال کر) لو یہ جیب میں ڈال لو راستہ میں ضرورت کے وقت کام آوینگے +

ہیری۔(کسیقدر شرما کر) مَیں آپ کی عنایت اور شفقت کا کسی طرح

شکریہ ادا نہیں کر سکتا۔ مگر مجھے اِن کے لینے میں تامّل ہے +
ڈاکٹر۔ وہ کیوں؟ +
ہیری۔ اِس لئے کہ میرے پاس خرچ موجود ہے۔ اور میری ذاتی ضرُوریات بہت محدُود ہیں +
ڈاکٹر۔ (محبت کے لہجہ میں) میرے عزیز! تُم توکّل بخدا گھر سے نِکلے ہو۔ ابھی آگے کچھ ٹھکانا نظر نہیں آتا۔ کیا تُم مجھے غیر سمجھتے ہو؟ +
ہیری۔ (حیا۔ انکسار اور ادب کیساتھ) یہ آپ کیا فرماتے ہیں۔ میں تو آپ کو اپنا بزرگ اور مربّی سمجھتا ہوں +
ڈاکٹر۔ تو پھر تامّل کی کوئی وجہ نہیں۔ سفر میں سَو ہرج مرج ہوتے ہیں۔ ایسی حالت میں اپنے توشہ پر بھروسہ ہُوا کرتا ہے +
ہیری۔ جب کبھی میں باہر ہر طرح سے بیکس اور بے بس ہو جاؤنگا۔ اور باوجود پوری کوشش کے مجھے کوئی کام بھی کرنے کو نہیں ملے گا تو ایسی حالت میں اپنے والدین اور اپنے مربّیوں کو ضرور آگاہ کروں گا +

ڈاکٹر صاحب نے یہ سوچکر کہ لڑکا سمجھدار ہے یک بیک کسی کا بار احسان اُٹھانا نہیں چاہتا اور اپنے قُوّت بازو پر زیادہ بھروسہ رکھتا ہے۔ اِصرار کرنا مُناسِب نہیں سمجھا +
ڈاکٹر۔ (ہاتھ مِلاکر) اچھّا لو خُدا حافظ +
ہیری۔ (گاڑی سے اُتر کر) میری والدہ سے یہ ضرُور کہدیجیئے گا

کہ میری طبیعت پژمُردہ نہیں تھی۔ اِس سے اُنھیں بہت دلجمعی ہوگی۔
ڈاکٹر۔ ضرور ٭

ڈاکٹر صاحب رُخصت ہوئے اور ہیری دُور تک ڈاکٹر صاحب کی گاڑی کو پھر پھر کر دیکھتا گیا۔ اُس کے دِل میں اِس وقت یہ خیال گزر رہا تھا کہ اَب تک مجھے ٹھیک معلوم نہیں تھا کہ میرے گاؤں والے مجھ سے اِس درجہ محبّت رکھتے ہیں۔ اگر مَیں کسی لایق ہو جاؤں اَور اِن کی خدمت سے کسی طرح بھی دریغ کروں تو مجھ سے بڑھکر اَور کون ناسپاس ہو سکتا ہے ٭

چھ کوس اَور چلکر اُس نے مناسب سمجھا کہ اب تھوڑا آرام کر لُوں یہ اِسوقت کسیقدر تھک بھی گیا تھا۔ اور بھُوک کا بھی غلبہ تھا۔ سڑک کے کنارے ایک جگہ درختوں کے سایہ کے نیچے سبزہ پر بیٹھ گیا۔ اور اپنے بُقچے میں سے جس میں اُس کی ساری کائنات تھی۔ کھانا نِکال کر نہایت رغبت کے ساتھ کھانے لگا۔ اِس وقت اِسے دِھیان آیا کہ آج سارے دِن گھر میں میراہی ذکر رہے گا۔ ممکن ہے کہ اِس وقت بھی ہوتا ہو ٭

درحقیقت اُس کا خیال صحیح تھا۔ جسوقت اُسکے والدین اور چھوٹے بہن بھائی گیارہ بجے کے قریب کھانے پر بیٹھے تو اُس کی جگہ خالی دیکھکر سب اُداس سے ہو گئے ٭

جین۔ (ہیری کی چھوٹی بہن) میں تو یہی کہتی تھی کہ ہیری بھائی

یہیں رہتا۔ (یہی سب گھر کا اِس وقت خیال تھا) +

والدہ۔ ہاں! بیچارہ پہلے پہل گھر سے نِکلا ہے۔ نہ باہر کسی سے جان نہ پہچان۔ میں تو یہی چاہتی تھی کہ وہ گھر رہ کر اپنے کھیت پر کام کرتا یا اَور نہیں سِکوائر گرین کے ہی چلا جاتا تو بھی ہماری آنکھوں سے اوجھل تو نہوتا +

والد ۔ اگر وہ سِکوائر گرین کے چلا جاتا۔ تب مجھے در حقیقت بہت بڑا رنج ہوتا۔ لڑکوں کو باہر بھیجنے میں کچھ مُضائقہ نہیں ہوا کرتا۔ باہر جاکر اُنہیں کئی طرح کی عقل آتی ہے۔ تکلیف اَور آرام کی قدر کرنے لگتے ہیں۔ دُنیا کا تجربہ ہوتا ہے۔ حوصلہ بڑھتا ہے۔ عادات دُرست ہوتی ہیں۔ مزاج میں متانت آجاتی ہے۔ نئی نئی معلومات سے دِل و دماغ مُنوّر ہوتا ہے۔ اِنہیں باتوں کے لئے ہمارے امراء اپنے لڑکوں کو جب وہ تعلیم سے فارغ ہو جاتے ہیں ہر دیار و امصار کی سَیر و سیاحت کے لئے بھیجتے ہیں۔ اچھّے اور ہوشیار آدمی اُن کے ہمراہ بھیجتے ہیں تا کہ وہ ہر طرح اُن کے نگراں رہیں۔ اپنی اپنی وسعت کی بات ہے +

والدہ۔ یہ سب ٹھیک ہے۔ آج ہمارا بھی ہاتھ کُشادہ ہوتا تو ہم بھی ہیری کو ہنسی خُوشی کے ساتھ رخصت کرتے۔ اور نہیں اگر دو چار مہینے کے خرچ کے لِئے بھی اُسکے پاس ہوتا تو ہمیں کچھ فِکر نہ ہوتا +

والد - پھر اِن باتوں کا خیال اب جانے دو - خُدا سب کا رازق اور پروردگار ہے ہم سے اُس کو زیادہ فِکر ہے - ہیری ہمّت والا لڑکا ہے - وہ سب سمجھتا ہے +

دُوسری طرف ہیری کھانا کھاکر اور گٹھڑی کو سرہانے رکھ کر چھوٹی چھوٹی صاف سبز گھاس پر دراز ہوگیا - کچھ دیر لیٹ کر بیٹھ گیا اور بنجمن فرینکلن کی سوانح عُمری کے بعض بعض حصّوں کو دوبارہ شوق سے پڑھنے لگا - اِس نے کتاب کا وہ حصّہ دوبارہ پڑھا جس میں فرینکلن بھی اِسی طرح روزگار کی تلاش میں نِکلا تھا - اِس حِصّے کے مُطالعہ سے اِسے خاص فرحت اور تقویتِ دل حاصل ہوئی +

شام کے چھ بجنے تک ہیری نے ۱۶ کوس کی مسافت طے کرلی - اِسوقت یکایک شمال کی جانب سے ایک گھنگھور گھٹا اُٹھی اور اِسے فکر ہوئی کہ اب رات کو کِسی جگہ ٹھیرنے کا بندوبست کرنا چاہیئے +

فصل نویں

ایک عجیب مُلاقات

بادل چاروں طرف سے گھرتے آتے تھے۔ اندھیرا ہوتا جاتا تھا مینہ برسنے میں کچھ دیر نہیں معلوم ہوتی تھی۔ ہیری نے چاروں طرف دیکھا۔ صاف میدان پڑا تھا۔ کوئی مکان کیا جھونپڑا تک نظر نہیں آتا تھا۔ یکایک اُسے درختوں کے بیچ میں سے تھوڑے فاصلہ پر ایک مکان نظر آیا۔ اور وہ فوراً اُس کی طرف تیز تیز چلا۔ بہت جلد وہاں جا پہنچا۔ راستہ میں اُس نے خیال کیا کہ یہ کسی غریب آدمی کا گھر معلوم ہوتا ہے جسے شکست ریخت کی مرمت کرانے کی بھی وسعت نہیں ہے۔ مگر یہ اُسے اطمینان کہ خواہ کسی کا گھر ہو ایسی حالت میں ٹھہرنے کے لئے جگہ دیدینے میں غالباً اُسے اِنکار یا عُذر نہیں ہوگا۔ بہر حال باد و باران کے طوفان سے تو پناہ مِلے گی۔ بارش زور شور سے شروع ہوگئی اور اُس نے مکان کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ مِعاً اُسے ایک آدمی کی صورت نظر آئی۔ یہ ایک بوڑھا۔ دُبلا پتلا کمزور اور وحشت زدہ اِنسان تھا۔ چہرے پر جھُرّیاں پڑی تھیں اور سر کے سفید بال بڑھے ہوئے

تھے۔ اس نے بہت دھیمی آواز سے دریافت کیا کہ آپ کون ہیں اور کیا نام ہے؟ +

ہیری۔ میرا نام ہیری والٹن ہے اور اس وقت تن تنہا سفر میں ہوں +

بوڑھا۔ کہو کیا چاہتے ہو؟ +

ہیری۔ اس طوفان سے پناہ۔ موسلا دھار مینہ برس رہا ہے +

بوڑھا۔ "(دروازہ کو اچھی طرح سے کھولکر) آؤ۔ اندر آ جاؤ" +

بوڑھا اپنے ساتھ ہیری کو اندر ایک کمرہ میں لے گیا۔ جس میں کسی قسم کی آرایش کا سامان موجود نہیں تھا۔ البتہ انگیٹھی خوب دہک رہی تھی۔ اور اسکی وجہ سے کمرہ آرام دہ اور پُر رونق معلوم ہوتا تھا۔ ہمارے نوجوان مسافر نے اپنا بقچہ ایک طرف رکھ دیا اور کرسی سرکاکر انگیٹھی کے پاس بیٹھ گیا۔ بوڑھا اسکے چہرہ کو غوض کی نگاہ سے دیکھنے لگا +

ہیری اپنے دل میں سوچنے لگا کہ بھلا اس سنسان جگہ میں یہ بوڑھا کیسے تنہا رہتا ہوگا۔ اگر یہی بات ہے تو تعجب ہے۔ اور اس میں کچھ اسرار ہے +

اس نے مکان کے آس پاس کسی آدمی کا نشان تک نہیں دیکھا اور نہ کسی ملازم کی موجودگی کے آثار پائے گئے۔ صحن مکان اور کمرہ کے فرش پر کئی مہینوں سے جھاڑو تک نہیں دیگئی تھی

بُوڑھا ہیری کے عین مقابل بیٹھا تھا۔ جب یہ دیر تک ہیری کے چہرے کی طرف بڑے غور سے دیکھتا رہا تو ہیری کسِیقدر پریشان خاطر ہو گیا۔ اور اپنے دِل میں کہنے لگا کہ یہ بُوڑھا کیسا آدمی ہے۔ مُنہ سے کچھ نہیں بولتا اور برابر ٹکٹکی باندھے میرے چہرے کو دیکھ رہا ہے۔ نہ معلوم اِس کے دل میں اِس وقت کیا خیال گُزر رہا ہے۔ عجیب قِسم کا آدمی ہے۔ آخر الامر بُوڑھا اُس سے یُوں مُخاطب ہوا:۔

بُوڑھا۔ (بڑی نرمی کے ساتھ) شائد تُم مجھے نہیں جانتے ہوگے کہ مَیں کَون ہُوں؟+

ہیری۔ جی نہیں۔ مُعاف فرمایئے گا+

بُوڑھا۔ شائد تُم نے تواریخ میں میرا ذِکر پڑھا ہوگا اور نام بتانے سے غالب ہے کہ تُم سمجھ جاؤ کہ تُمھارا مِیزبان کَون شخص ہے!

ہیری۔ فرمایئے شائد مَیں سمجھ سکوُں +

بُوڑھا۔ نیوُ اورلینز کی فتح میرے ہی نام ہے+

ہیری۔ میرا خیال ہے کہ سپہ سالار جیکسن نے وہ معرکہ مارا تھا

بُوڑھا۔ بہت دُرست (دِھیمی آواز سے) جنرل جیکسن میں ہی ہوُں+

ہیری۔ مگر وہ جوانمرد تو مُدّت ہوئی کہ فوت ہو چکا ہے+

بُوڑھا۔ (سنجیدگی کے ساتھ) یہی تو غلطی ہے۔ اَب تمام تاریخوں میں اِسی طرح لکھا جاتا ہے۔ مگر یہ بات سراسر لغو ہے+

گو ہیبری کو یہ خاصہ مذاق معلوم ہوا۔ مگر وہ اِسوقت چونکا کہ یا تو یہ بوڑھا مجھ سے ہنسی کرتا ہے یا اِسے کچھ خبط ہوگیا ہے۔ گو بوڑھا بظاہر سب طرح بے ضرر معلوم ہوتا تھا۔ لیکن اُسے یہ خیال گذرا کہ ممکن ہے کہ یہ کسیوقت زیادہ جوش جنوں میں آکر خطرناک ہو جاوے۔ اُسے افسوس ہوا کہ میں کیوں ایسے شخص کی پناہ میں آگیا۔ اِس سے تو باہر بھیگنا ہی بہتر تھا۔ کوس دو کوس آگے چلکر ضرور کوئی نہ کوئی مسافر خانہ یا گاؤں آ جاتا وہاں ٹھیر جاتا جنونی آدمی کا کیا بھروسہ ہے۔ مگر اِسوقت بجلی خوب چمک رہی تھی ہوا تند چل رہی تھی اور بارش کا تو کچھ ٹھیک نہیں تھا۔ آخر اُس نے یہی مناسب سمجھا کہ اِسی جگہ ٹھیرے مگر ذرا خبرداری کے ساتھ اِس نے بوڑھے آدمی سے اُسکی سپہ سالاری کی بابت زیادہ بحث کرنی نہیں چاہی۔ بلکہ تفریح طبع کے طور پر اُسے خوش کرنا چاہا +

ہیبری۔ اوہو! تو آپ ایک مرتبہ جرنیل بھی رہ چکے ہیں۔ بھلا مجھے یہ کیا معلوم تھا +

بوڑھا۔ ہاں۔ مگر دیکھنا۔ کسی سے ذکر نہ کرنا +

ہیبری۔ کیا مجال۔ آپ میری جانب سے بالکل اطمینان رکھیں +

بوڑھا۔ (بہت اعتماد کے ساتھ۔ دھیمی آواز سے۔ آگے کو جھک کر) میں پھر عنقریب اُسی رتبہ کو پہنچنے والا ہوں۔ مگر خبردار ابھی یہ بات منہ سے نہ نکالنا ورنہ مجھے وہ جیتا نہیں چھوڑینگے +

ہیری۔ وہ کون شخص ہیں جو آپ کے خلاف ہیں؟
بُوڑھا۔ مسٹر ہنری کلے اور اُن کے رفیق ایک عرصے سے میرے حریف ہیں +
ہیری۔ کیا مسٹر کلے یہ نہیں چاہتے کہ آپ پھر سپہ سالار ہوجاویں
بُوڑھا۔ ہرگز نہیں۔ وہ خود اس عہدہ کی خواہش رکھتے ہیں۔ اور اس لئے میں اس جگہ چھپا ہوا ہوں اور موقعہ کا منتظر ہوں۔ ابھی تک اُن کو پتہ نہیں مِلا ہے کہ میں کس جگہ ہُوں۔ مجھے یقین ہے کہ تم اس بارہ میں ہرگز کسی سے کچھ ذکر نہیں کرو گے +
ہیری۔ آپ کے فرمانے کی بات ہے۔ کہیں ایسا ہوسکتا ہے۔ خیال تو فرمایئے کہ میں آپ کی اس مسافر نوازی کا کس درجہ ممنون ہوں
بوڑھا۔ تعجب نہیں کہ تمھاری مسٹر ہنری کلے سے کسی دن ملاقات ہو +
ہیری یہ سُن کر مسکرایا۔ کیونکہ اسے اسوقت یہ کہاں اُمید تھی کہ ممالک متحدۂ امریکہ کے ایک اعلےٰ درجہ کے رُکن سلطنت سے جلد ملاقات ہوگی +
ہیری۔ جنرل جیکسن یہ تو فرمایئے کہ آپ یہاں کیوں عُزلت گزین ہیں؟ +
بُوڑھا۔ (جنرل کا نام سُنکر نہایت محظوظ ہُوا) صرف اس لئے کہ یہ جگہ ویرانہ میں ہے اور یہاں اُن کو میرا پتہ ملنا دشوار ہے

ہیری۔ آپکو سپہ سالار ہو جانے کی کب تک اُمید ہے؟ +
بوڑھا۔ بس اگلے سال۔ مینے سب مُعاملات طے کر لیئے ہیں۔ نیا سال شروع ہوتے ہی میرے دوست اور حامی میرے نام کا اعلان کر دینگے۔ سب ٹھیک ٹھاک ہو گیا ہے۔ اعلان ہوتے ہی میں ایک نُقرہ گھوڑے پر سوار ہو کر واشنگٹن میں داخل ہو جاؤں گا۔ کیا تمھیں کوئی عُہدہ درکار ہے؟ +
ہیری۔ میں اپنے مُنہ سے کیا عرض کروں۔ اگر ملجاوے تو زہے قسمت +
بُوڑھا۔ اچھا دیکھو۔ میں سوچتا ہُوں کہ تمھارے لئے کونسا عُہدہ تجویز کروں۔ (بہت متانت کے ساتھ) میں اب تُم کو اپنے خاص مُصاحبوں میں تو لے نہیں سکتا۔ کیونکہ وہ سب عُہدے پُر ہو چکے ہیں۔ اگر تُم انگلستان یا فرانس کی سِفارت منظور کرلو تو میں کچھ تدبیر نکال سکتا ہُوں +
ہیری۔ (مزے میں آکر) میں فرانس کی سفارت چاہتا ہوں۔ کیونکہ بنجمن فرینکلن بھی وہیں سفیر تھا +
بُوڑھا۔ کیا تُم اُسے جانتے ہو؟ +
ہیری۔ وہ نہیں۔ مگر مَینے اُس کی سوانح عُمری پڑھی ہے +
بُوڑھا۔ اچھّا میں تمھارا نام اپنی کتاب یاد داشت میں لکھ لیتا ہُوں۔ ہاں! کیا نام بتایا؟ +

ہیری۔ ہیری والٹن +

اِس کمرہ میں ایک پُرانی میز تھی جسپر سیروں گرد جم رہی تھی۔ جنرل اِس پر ایک پھٹی پُرانی کتاب پڑی ہوئی تھی جس میں بوڑھے نے بہت سنجیدگی کے ساتھ قلم اُٹھا کر یہ لکھدیا :-

"میں اقرار کرتا ہوں کہ کرسئی صدارت پر متمکن ہوتے ہی میں ہیری والٹن کو سفیر فرانس مقرر کر دوں گا" +

دستخط۔ اِنڈرو جیکسن

بُوڑھا۔ لو اب تمھارا کام بن گیا +

ہیری۔ جنرل جیکسن۔ آپ کی مہربانیوں کا میں کہانتک شکریہ ادا کروں +

بُوڑھا۔ تم نے کبھی سپہ گری بھی کی ہے؟ +

ہیری۔ جی کبھی نہیں +

بُوڑھا۔ میرا خیال تھا کہ تم نے جنگ اور لنبنر کا لطف دیکھا ہوگا۔ اگر دیکھتے۔ تو کہتے کہ میرے آدمی کس بہادری سے لڑتے تھے +

ہیری۔ خوب۔

بُوڑھا۔ تم نے تواریخ میں پڑھا ہوگا کہ وہ معرکہ ہم نے کس طرح مارا تھا۔ روئی کے بوروں کے پیچھے ہو کر ہم لڑے تھے۔ اُس وقت ہمارے سپاہیوں کے جوہر دیکھنے کے قابل تھے +

ہیری کو اِس وقت اشتہا غالب تھی۔ اُس نے سوچا کہ اِن جنرل صاحب کی معرکہ آرائیوں کی باتیں تو عُمر بھر ختم نہیں ہونگی۔ اِس لئے اول طعام بعدہٗ کلام کے مقولہ پر عمل کرنا چاہیئے۔ یہ سوچ کر اُس نے بوڑھے کی خدمت میں یُوں عرض کی :۔

ہیری۔ جنرل۔ اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں اپنے بُقچہ میں سے کچھ نکال کر کھالوں۔ پھر اور زیادہ توجّہ کے ساتھ آپ کے کارناموں کو سُنوں گا +

بُوڑھا۔ نہیں نہیں۔ کھانا تو تمھیں میرے ساتھ کھانا ہوگا +

یہ سُنکر ہیری دل میں خیال کرنے لگا کہ کھانے پینے کا تو یہاں بظاہر کچھ سامان نظر نہیں آتا۔ خیر جو کچھ بھی ہو +

ہیری۔ نوازش۔ اگر آپ کی یہی خوشی ہے تو میں حاضر ہوں +

بُوڑھا اپنی جگہ سے اُٹھا اور ایک طاق سے چاء کی کیتلی اُتار کر آگ پر رکھدی۔ گو وہ ایکطرح کا سودائی تھا۔ مگر آدمی بالیاقت تھا۔ چاء در حقیقت بہت اچھی بناتا تھا۔ جب چاء طیّار ہوگئی تو اُس نے ایک کھڑکی میں سے نان پاؤ۔ اور کچھ مکھّن نکالا۔ اِن سب چیزوں کو قرینے سے میز پر رکھ کر ہیری کو بڑے پیار کے ساتھ شریک ہونے کیلئے مدعُو کیا۔ ہیری بخوشی تمام شریک ہوگیا اِس وقت ہیری کو اطمینان ہوگیا کہ یہ بُوڑھا بالکل معصوم صفت ہے اور اِسکا سودا خطرناک نہیں ہے۔ کھانا کھاتے وقت اُس کے

دِل میں خیال گزُرا کہ اگر میری والدہ کو یہ معلوُم ہو جاوے کہ اِس وقت میَں کِس آرام سے بیٹھا ہوا کھانا کھا رہا ہوُں تو وہ کیسی خوش ہو۔ ابھی تک مینہ برس رہا تھا۔ تھمنے کے کوئی آثار نظر نہیں آتے تھے۔ ہیری نے سمجھ لیا کہ اب رات کو میَں یہاں سے کہیں باہر نہیں جا سکوُں گا +

ہیری جنرل جیکسن! کیا میں یہاں صُبح تک ٹھیر سکتا ہوُں؟ اِس میں آپ کا کسی قِسم کا ہرج تو نہیں ہوگا؟ +

بوُڑھا۔ تُم یہاں خُوشی سے شب باش ہو۔ مجھے عَین راحت ہوگی۔ کل صُبح یہاں سے فرانس کی جانب روانہ ہو جانا اور وہاں میرے آخری حُکم کے مُنتظر رہنا +

ہیری۔ مگر مجھے ابھی تک اِس عہدہ کی سند تو مِلی نہیں +

بوُڑھا۔ ٹھیک!! ٹھیک۔ مگر اِس میں دیر نہیں ہوگی آج رات کو میں فرمان لِکھ رکھوں گا +

ہیری نے خُوب سیر ہوکر کھانا کھایا۔ کیونکہ سارے دِن کے سفر نے اِس کی اشتہا کو تیز کر دیا تھا +

بوُڑھا۔ خوب ڈٹ کر کھانا کھاؤ۔ کَل تمھیں بہت مسافت طے کرنی ہوگی +

کھانا کھانے کے بعد بوُڑھا میز پر بیٹھ کر کچھ لکھنے لگا۔ ہیری سمجھ گیا کہ میرے واسطے فرمان لِکھا جا رہا ہے۔ اِس لِئے اُس نے

کچھ زیادہ خیال نہیں کیا اور آگ کے پاس بیٹھکر بارش کا نقشہ دیکھتا رہا۔شب کے ۹ بجے کے قریب اِسکے سر پر غنودگی سوار ہوئی۔ لہذا اُس نے جنرل صاحب سے آرام کرنے کی اجازت چاہی۔ بُوڑھا اِسے بالا خانہ پر لے گیا۔ جہاں ایک آدمی کے سونے کے لئے سب سامان موجود تھا +

بُوڑھا۔ آب تم یہاں بے کھٹکے سو جاؤ۔کسی بات کا اندیشہ مت کرو +

ہیری۔ آپ کہاں استراحت فرماوینگے ؟ +

بُوڑھا۔ نیچے کے کمرہ میں۔ مگر آج مجھے بہت رات تک جاگنا پڑیگا کیونکہ تمھارے لئے مفصّل ہدایات لکھنی ہیں +

ہیری۔ بہت اچھا۔ شب بخیر +

جب بُوڑھا نیچے چلا گیا تو ہیری نے دِل میں کہا کہ یہ بہت اچھا ہوا۔ سوتے وقت دیوانہ سے دُور رہنا ہی بہتر ہے۔ خواہ وہ کتنا ہی معصُوم ہو۔ نہ جانئے کِس وقت کیا سُوجھے۔ اور مجھے تو اِن کے مزاج کا کچھ زیادہ حال معلُوم بھی نہیں ہے +

ہیری نے احتیاطاً اندر سے زنجیر لگالی اور کپڑے اُتار کر سونے کی طیّاریاں شروع کر دیں۔ اِسوقت اُسے خود بخود خیال آیا کہ ایسے بھی دُنیا میں لوگ ہیں کہ جنکا سوائے خدا کے اور کوئی نظر نہیں آتا۔ انسان کہانتک خود غرض ہے۔ اِس بیچارے کا کوئی پُرساں حال تک دکھائی نہیں دیتا۔ اصلی سڑی سودائی تو دُنیا میں بہت کم ہونگے۔

مگر ایسے زیادہ ہیں کہ جو لوگوں کے بنانے سے دیوانے بن گئے ہیں
جب سب لوگ ایک شخص کو بغیر سوچے سمجھے پاگل اور خارج از
عقل کہنے لگیں اور گھر اور باہر والے اُس کی بجائے دلجوئی اور توقیر
کرنے کے اُس سے لاپرواہی اور حقارت سے پیش آویں تو وہ
اگر سودائی نہ ہو تو ہو جاتا ہے۔ جو آدمی رات دن پراگندہ خاطر
رہے اور کہیں اُسے چین سے بیٹھنے اور دل بہلانے کو جگہ نہ ملے
اُس سے اگر کوئی مجنونانہ حرکت یا دیوانہ پن کی بات ظہور میں آ
جاوے تو تعجّب کیا ہے۔ اِسی بیچارے بُوڑھے کی اگر چار آدمی
اُس پاس کے خبر رکھیں ہمدردی سے پیش آویں اور گھڑی بھر
کے لیئے آ بیٹھا کریں تو اِس کی بہت کچھ وحشت تھوڑے عرصے
میں آپ سے آپ دُور ہو جاوے۔ اگر اِسکا مناسب علاج معالجہ ہوتا
رہے مکان صاف رہے۔ باہر احاطہ میں کچھ پھلواڑی ہو۔ خوراک
پوشاک اچھی ملے۔ پڑھنے کے لئے کچھ کتابیں ہوں تازہ اخبارات
نظر سے گزرتے رہیں اور رفتہ رفتہ باہر آنے جانے لگے تو ہرگز اِس
کی یہ کیفیت نہیں رہ سکتی جو اَب ہے۔ یہ کچھ بڑی بات نہیں
ہے اگر دو چار آدمی بھی چاہیں تو سب کچھ ہو سکتا ہے۔ مگر سوال
یہ ہے کہ ہم اپنے ابنائے جنس کے متعلّق فرائض کو کہاں تک سمجھتے ہیں
ہیری۔ رات کو خوب میٹھی نیند سویا اور صبح کے وقت
جب وہ جاگا تو خوب تر و تازہ تھا۔ آنکھیں ملکر جو اُس نے کھڑکی

کی جانب دیکھا تو آفتاب ایک نیزہ بُلند ہو گیا تھا - یہ مُنہ اندھیرے اُٹھنے کا عادی تھا مگر پہلے دن کے سفر کی تکان کی وجہ سے آج اسقدر اُٹھنے میں دیر ہو گئی - اِسوقت رات کا سارا ماجرا یاد آنے پر اُسے بڑی ہنسی آئی - مگر وہ بھاگ بستر پر سے اُٹھ کھڑا ہوا اور نہا دھو کر کپڑے پہن لئے - نیچے کے کمرہ میں اُتر کر دیکھا تو آگ روشن تھی اور میز پر کھانا چُنا ہوا تھا - بوڑھا انگیٹھی کے پاس بیٹھا ہوا کچھ پڑھ رہا تھا +

ہیری - جنرل صاحب آداب عرض کرتا ہوں - آج مجھے اُٹھنے میں دیر ہو گئی ہے - معاف فرمائیے گا +

بُوڑھا - کچھ مُضائقہ نہیں - تمہیں آج بہت مسافت طے کرنی ہے - ایسے سفر سے پہلے خُوب آرام کر لینا چاہیئے +

ہیری نے اپنے دل میں کہا کہ یہ اپنی دُھن میں ہیں اور میں اپنی - اِنھیں کیا خبر ہے کہ میں کہاں جاتا ہُوں +

بوڑھا - (بطرِیقِ مہماں نوازی) لو - کھانا طیّار ہے - مجھے افسوس ہے کہ اب میں اپنے مہمانوں کی وہ خاطر و تواضع نہیں کر سکتا جیسی کہ ایّام سپہ سالاری میں کیا کرتا تھا - اگلے سال تم مجھ سے محلِ معلّےٰ میں مُلاقات کے لیئے ضرُور آنا +

ہیری نے خوب اچھّی طرح سے کھانا کھایا - جب فارغ ہوا تو اُس نے چلنے کی ٹھہرائی +

ہیری - جنرل صاحب اب مجھے اجازت دیجئے - میں آپ کی خاطر و مدارات اور مسافر نوازی کا تہ دِل سے شکریہ ادا کرتا ہوں - اگر آپ ناراض نہ ہوں تو میں کچھ پیش کرنا چاہتا ہوں +

بوڑھا - (کسیقدر رُعب کے ساتھ - کیونکہ وہ ہیری کا مطلب سمجھ گیا تھا) "جنرل جیکسن کبھی سرائے کا بھٹیارہ نہیں ہے - تم اُس کے مہمان ہو اور تمھاری خاطر اور عزت اُسپر فرض ہے" +

یہ کہہ کر بوڑھے نے میز کی دراز میں سے موٹے کاغذوں کا ایک پولندہ نکالا - یہ خوبصورتی کے ساتھ سُرخ فیتہ سے بندھا ہوا تھا +

بوڑھا - اِس فرمان کو نہایت احتیاط کے ساتھ اپنے بُقچہ میں رکھ لو تاکہ اِسے کوئی دیکھنے نہ پاوے - دیکھنا کہیں یہ مسٹر کلے کی نظر نہ پڑ جاوے - ورنہ میری خیر نہ سمجھنا +

ہیری نے اول بوڑھے کو اچھی طرح سے یقین دلایا کہ اِس پولندہ کو مسٹر کلے ہرگز نہیں دیکھ سکیں گے - آپ اطمینان رکھیں - پھر تپاک کے ساتھ مصافحہ کرکے وہ وہاں سے چل دیا +

ہیری دُور تک پھر پھر کر اِس مکان کو دیکھتا گیا - اور اُس کا یہ دیکھکر دِل بھر آیا کہ بوڑھا اپنی آنکھوں پر ہاتھ کا سایہ کئے ہوئے اُسے برابر دیکھ رہا ہے +

فصل دسویں

دو دیہاتی لڑکے

جب ہیری شاہراہ پر پہنچا تو سامنے سے ایک تیرہ[۱۳] چودہ برس کا لڑکا دس بارہ گائیں ہانکے چلا آتا تھا۔ ہیری نے خیال کیا کہ شاید یہ لڑکا مجھے اِس بوڑھے کی نسبت کچھ زیادہ حال بتا سکے۔ اِس نیت سے اُس نے لڑکے سے بڑے اشتیاق کے ساتھ دریافت کیا کہ آپ کس جگہ رہتے ہیں؟ اُس نے خندہ پیشانی کے ساتھ جواب دیا کہ "میرا گاؤں یہاں سے ڈیڑھ کوس کے فاصلہ پر ہے اور اُس کا نام "بے نن" ہے۔ پھر اُس نے پوچھا کہ "آپ فرمائیے کدھر سے آتے ہیں اور کہاں کا قصد ہے"؟

ہیری نے اپنے گاؤں کا نام بتا کر کہا کہ میں ابھی ٹھیک نہیں بتا سکتا کہ کہاں جاؤں گا۔ تھوڑے ہی عرصے میں غالباً مجھے معلوم ہو جاویگا کہ میرا قیام کہاں ہوگا +

لڑکا۔ غالباً آج صبح تو آپ اپنے گاؤں سے نہیں چلے +

ہیری۔ (مسکراکر) میں ریل کا انجن تو ہوں نہیں۔ نہ غبارہ ہوں کہ گھنٹہ دو گھنٹہ میں اِسقدر مسافت طے کر سکوں۔ سواری میرے

پاس نہیں۔ پاپیادہ یہانتک پہنچا ہوں اور رات کو جنرل جیکسن کا مہمان تھا +

لڑکا۔ (ہنس کر) کیا وہاں سامنے۔ جہاں وہ بوڑھا خبطی رہتا ہے +

ہیری۔ بس وہیں +

لڑکا۔ وہاں آپ کا کیونکر گذر ہوا +

ہیری۔ چلا آرہا تھا۔ یکایک بارش کے سامان ہو گئے۔ اُس وقت اور کوئی نزدیک ٹھکانہ نظر نہیں آیا۔ آخر جنرل صاحب کا دولت خانہ دکھائی دیا۔ فوراً جا دستک دی۔ وہ نہایت مروّت کے ساتھ پیش آئے اور رات کو وہیں آرام کیا +

لڑکا۔ (مسکرا کر) آپ کی اور اُن کی کیونکر نبھی ؟ +

ہیری۔ بہت اچھی طرح سے۔ سوائے اِس کے کہ اُنہیں جنرل جیکسن ہونے کا دعوےٰ ہے اور کوئی بات مجھے خلاف معلوم نہیں ہوتی۔ غالبًا آپ کو معلوم ہوگا کہ وہ یہاں کیسے رہتے ہیں اور اِس خبط کا باعث کیا ہے ؟ +

لڑکا۔ مجھے ٹھیک تو معلوم نہیں۔ مگر لوگ کہتے ہیں کہ خانگی صدمات اور کئی رنج کے معاملات میں ناکامی کے سبب اِن کا دماغ صحیح نہیں رہا۔ نیز تنہائی میں اور وحشت سر پر سوار ہوگئی ہے۔ اب اِس بیچارہ کا کوئی آگے پیچھے بھی نظر نہیں آتا +

ہیری۔ خیر ایسے آدمی بھی دُنیا میں ہوتے ہی ہیں۔ مگر اِنسانی

ہمدردی اِس امر کی مُقتضی نہیں ہے کہ اُنہیں ورندے سمجھ کر گریز کیا جاوے۔ کیا آپ نے کبھی جنرل جیکسن کو دیکھا بھی ہے؟

لڑکا۔ (اِس با معنی اور واجبی طنز سے دِل میں خفیف ہو کر) ہاں یہ تو بالکل صحیح ہے کہ جنابِ ہٹو اور لینیئر میں یہ جنرل جیکسن کے ماتحت تھے۔ اور اِن کے پاس ایک تمغہ بھی ہے +

ہیری۔ کیا یہ یہاں مدّت سے رہتے ہیں؟ +

لڑکا۔ جب سے مَیں نے ہوش سنبھالا ہے مَیں انہیں اسی جگہ دیکھتا ہوں۔ مَیں نے اپنے والد سے سُنا ہے کہ اِنہیں کچھ پنشن ملتی ہے اور اُسی پر اِن کا انحصار ہے +

ہیری۔ اِن کے مکان سے آبادی کتنے فاصلے پر ہو گی؟ +

لڑکا۔ اِن کے مکان کے پیچھے کی طرف ایک بڑے بھاری زمیندار کی کوٹھی اور باغ ہے۔ جس میں اُس کے کئی آدمی رہتے ہیں۔ سال میں چار پانچ مہینے وہ یہاں آکر خود رہتا ہے یہاں سے آدھ کوس کے فاصلہ پر ایک اچھا گاؤں آباد ہے وہ اِس جگہ سے اِس لئے دِکھائی نہیں دیتا کہ سامنے ایک گنجان جھاڑی حائل ہے +

ہیری۔ بایں ہمہ کوئی اِن کی خبر گیری نہیں کرتا؟ +

لڑکا۔ (پہلے خاموش رہا پھر دبی زبان سے) لوگوں کا کچھ ایسا ہی حال ہے +

جب یہ گفتگو ختم ہو چکی تو لڑکا چراگاہ کی جانب چلا گیا اور

ہیری نے اپنا راستہ لیا۔ یہ اِس علاقہ کو دیکھتا اور کھیتوں اور چشموں کے نظارہ سے حظ اُٹھاتا ہوا دس میل نکل گیا۔ اِس وقت اِسے کھانا کھانے اور کچھ دیر آرام کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ یکایک برلب سڑک ایک پُر فضا باغ کے دروازہ پر اِسے دو لڑکے کھڑے ہوئے آپس میں باتیں کرتے نظر آئے۔ ایک کی عمر قریب ۱۲ سال کے ہوگی اور دوسرے کی کوئی چودہ سال۔ چھوٹے کا نام آرتھر تھا اور بڑے کا نام ہیلی۔ اِن لڑکوں نے ہیری کو غور سے دیکھکر اپنے دِل میں یہ نتیجہ نکالا کہ یہ کہیں دُور سے آرہا ہے اور کِسی ضروری کام کے لئے جا رہا ہے۔ جب ہیری نزدیک آیا تو اِس کی وضع اور چہرے کی سنجیدگی نے اِن لڑکوں کے دِلوں پر کسِقدر رُعب سا طاری کر دیا اور یکایک اُن کی جرأت نہیں پڑی کہ اِس سے مخاطب ہوں۔ آخر ہیلی نے اَدب قاعدہ کے ساتھ سلام کرکے ہیری سے یُوں خطاب کیا:-

ہیلی۔(بے اَدبی مُعاف) شاید آپ کہیں دُور سے آرہے ہیں؟

ہیری اِن لڑکوں کے اِشتیاق مُلاقات کو دیکھکر بُہت خُوش ہوا اور اپنے دِل میں کہنے لگا کہ یہ لڑکے شریف اور مُعزز خاندانوں کے معلُوم ہوتے ہیں۔ اِن سے گفتگُو کرنے میں کوئی ہرج نہیں ہے۔ چنانچہ ہیلی کے سوال کا اُس نے نہایت شیریں کلامی کیساتھ یُوں جواب دیا۔

ہیری۔ آپ کا خیال صحیح ہے۔ ہیں۔ ایک غیر ضلع سے آ رہا ہوں +

آرتھر۔ اگر کچھ ہرج نہ ہو تو تھوڑی دیر یہاں قیام فرما کر تازہ دم ہو جائیے +

ہیری۔ میں آپ دونوں صاحبوں کی توجّہ اور مسافر نوازی کے لئے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ہیں اسوقت خود سوچ رہا تھا کہ کچھ دیر آرام کر کے آگے چلوں۔ اگر آپ کی یہی خوشی ہے کہ میں اسی جگہ ٹھہر جاؤں تو مجھے کچھ عذر نہیں ہو سکتا +

ہیلی۔ بڑی خوشی کی بات ہے کہ آپ نے ہماری درخواست کو از راہِ کرم قبول فرما کر ہمیں ممنون فرمایا +

آرتھر۔ اسباب مجھے دیدیجئے۔ اور باغ کے اندر تشریف لے چلیئے۔

یہ دونوں لڑکے ہیری کو بہت تپاک کے ساتھ باغ کے اندر لے گئے۔ آرتھر نے بہت اصرار کر کے ہیری کا بقچہ آپ لے لیا اور اُسے باغ کی سیر کراتے ہوئے ایک پھوس کے بنگلہ میں جا اُتارا۔ یہ ہوا دار بنگلہ وسطِ باغ میں نہایت خوبصورتی کے ساتھ بنا ہوا تھا +

آرتھر ایک آسودہ حال زمیندار کا اکلوتا بیٹا تھا اور اُس کی بڑی ناز و نعمت کے ساتھ پرورش ہوئی تھی۔ اُسکے والد کے کئی باغ تھے۔ منجملہ اُن کے ایک یہ تھا کہ جس میں ہیری

جاکر اُترا۔ اِس کی دِلی آرزُو تھی کہ میرا لڑکا اعلیٰ درجہ کی تعلیم
حاصِل کر کے گھر کا کام سنبھالے اور اُسے ترقی دے تا کہ
ہَیں رفتہ رفتہ زمینداری کے تردّدات سے سُبکدوش ہوجاؤں
اوَر صِرف دیکھ بھال کا کام کیا کروں۔ باقی یہ جانے اور اِس
کا کام۔ مگر لڑکے کے دماغ میں کچھ عجیب دُھن سمائی ہوئی
تھی۔ اِسے اپنے گاؤں سے چند مرتبہ والد کے ساتھ ضلع جانے
کا اِتفاق ہوا تھا۔ وہاں ڈاک خانے میں اُس نے کام ہوتے
دیکھا۔ سرکاری عمارت کسیقدر شاندار تھی۔ دفتر میں میزیں۔
کرُسیاں۔ الماریاں۔ کاغذات اور رجسٹر وغیرہ قرینے سے رکھے
ہُوئے تھے۔ دفتر والے اپنا اپنا کام مُستعدی اور ادب کے
ساتھ انجام دے رہے تھے۔ کوئی پولندے لے رہا تھا۔
کوئی منی آرڈر اور رجسٹری کر رہا تھا۔ کہیں چپراسی ڈاک کے تھیلے
کھول رہے تھے۔ کہیں مُہریں کھٹا کھٹ لگ رہی تھیں بیچ میں پوسٹ
ماسٹر صاحب بیٹھے ہوئے کاغذات پر دستخط کر رہے تھے۔ حقیقت یہ
کہ آرتھر نے پہلے کبھی یہ کیفیت نہیں دیکھی تھی۔ اُسے یہ کام ایسا
پسند آیا کہ اُس نے وہیں دل میں ٹھان لی کہ تھوڑا سا پڑھ لکھ کر جسطرح
ہوسکیگا ڈاکخانہ کی ہی مُلازمت کرونگا۔ گھر والوں کے بہُت کہنے سُنے
سے یہ گاؤں کے مدرسے میں جایا کرتا تھا۔ مگر دھیان اِسکا ہر وقت
ڈاکخانہ کی ہی ملازمت میں رہتا تھا۔ جب اِسے یہ خیال آتا تھا کہ ابھی میری

عمر چھوٹی ہے شاید ڈاکخانے والے لینے میں اعتراض کریں تو اپنے
دل کو بآسانی اِس طرح سمجھا لیا کرتا تھا کہ دو ڈھائی برس میں میرا قد
بڑا ہو جاوے گا اُسوقت کِسیکو مجھے داخل کر لینے میں تامل نہیں ہوگا
ڈاکخانے کا تصور اور ڈاکخانہ کی بابت گفتگو اِس کے دِل کو نہایت خوشگوار
معلوم ہوتی تھی۔ پڑھنے لکھنے میں اِس نے بہت کم ترقی کی ۔ اپنی
جماعت میں یہ سُست اور لاپرواہ لڑکا گِنا جاتا تھا۔ اُستاد اِسے ہمیشہ
سمجھایا کرتے تھے اور اکثر چشم نمائی بھی کیا کرتے تھے مگر اِسکے ایک بات
کارگر نہیں ہوتی تھی۔ بس رات دِن ڈاکخانہ کی ہی دُھن لگی رہتی تھی۔
ہیلی جو اِس وقت آرتھر کے ساتھ تھا ایک نجّار کا لڑکا تھا
یہ دو بھائی تھے اور دونوں گاؤں کے مدرسہ میں پڑھنے جایا کرتے
تھے اِن کا والد ایک نیک نہاد خوش معاملہ اور متقی آدمی تھا۔
گاؤں والوں سے لین دین تھا اور مختلف اجناس خرید کر
دُور دُور تک روانہ کیا کرتا تھا اِس کی آمدنی کی اوسط دو سو ڈالر
ماہوار تھی۔ آدمی نہایت مستعد تھا اور اپنے گھر کا کام اپنے ہاتھ سے
کر لینے میں ذرہ عار نہیں سمجھتا تھا۔ جبتک اُس کے مطلب کا آدمی
نہیں مِلتا تھا وہ ہرگز کسیکو نوکر نہیں رکھتا تھا۔ کبھی کِسی بد وضع شخص
کو گھر کے اندر قدم نہیں رکھنے دیتا تھا۔ ہیلی کو وہ ہمیشہ یہی سمجھایا
کرتا تھا کہ اَنپڑھ آدمی کسی کام میں خاطر خواہ ترقی نہیں کرسکتا اور
اُس کا دُنیا میں آنا بیفائدہ ہے۔ اُس کی دلی خواہش تھی کہ یہ خوب

پڑھ لکھ جاوے اور میرے کاروبار کو سنبھال کر میرا نام روشن کرے۔
مگر آرتھر کی طرح ہیلی بھی کسی اور خیال میں تھا۔ اِس نے ایک
مرتبہ پہلے پہل ریل کے نئے نئے کارخانے جو دیکھے تو حیران رہ
گیا۔ کہیں گھنٹی اور سیٹی بج رہی ہے کوئی ٹکٹ دے رہا ہے۔ کوئی
تار کھٹ کھٹا رہا ہے۔ کہیں اسباب تُل رہا ہے۔ کہیں چاء ناشتہ
وغیرہ کا سامان فروخت ہو رہا ہے۔ کوئی کتابیں اور اخبار خرید کر
پڑھ رہا ہے۔ سٹیشن کے کمرے خُوب آراستہ ہیں۔ سٹیشن ماسٹر
صاحب سٹیشن کے چبوترہ پر اِدھر سے اُدھر اور اُدھر سے اِدھر ٹہل
رہے ہیں۔ کہیں مال لد رہا ہے اور کہیں جگہ جگہ کے آدمی جمع ہیں
اور آپس میں باتیں کر رہے ہیں۔ یہ نقشہ دیکھ کر اِسے خیال پیدا
ہوا کہ اگر میں بھی سٹیشن پر مُلازم ہو جاؤں تو روز مرہ یہی لُطف دیکھا
کروں + یہ اِس نے سُنا ہُوا تھا کہ ریلوے اور ڈاکخانہ کے لئے
کچھ زیادہ لیاقت کی ضرورت نہیں ہوتی۔ صرف خط ذرا صاف ہو
جائے نام اور ہندسے لکھنے پڑھنے آجاویں اور جمع۔ تفریق۔ ضرب
تقسیم کے چار قاعدے ذہن نشین ہو جاویں تو کام بخوبی چل سکتا ہے
شروع شروع میں اِسے سٹیشن کی مُلازمت پسند آئی۔ بعد میں اُسنے
گارڈ کے کام کی جانب غور کیا۔ پہلے اُس کی وردی اور چمڑے کے
لکدار پرتلے کو (جس میں منہ سے بجانے کی سیٹی لگی ہوئی تھی)
دیر تک دیکھتا رہا۔ پھر اُس کا چلتی گاڑی پر پھُرتی کے ساتھ سوار

ہو جانا ہر سٹیشن پر اُتر کر لائن کلیئر لینا۔ انجن والے کو گاڑی کے پائدان پر کھڑے ہوکر ہاتھ سے آگے بڑھنے کا اشارہ کرنا اُسکے لئے ایسا دلفریب ثابت ہوا کہ فی الفور اُس نے گارڈ بننے کا مُصمم ارادہ کرلیا۔ جب کوئی ریلوے کے قواعد کی نسبت گفتگو کرتا تھا تو یہ اُسے نہایت شوق سے سُنا کرتا تھا۔ بالخصوص آرتھر سے گھنٹوں ریل کی باتیں کیا کرتا تھا۔ اور اِن باتوں میں اسکا جی بہت لگتا تھا+

ہیری جب بنگلہ میں اچھی طرح سے بیٹھ گیا تو اِن لڑکوں نے شائستگی کے ساتھ اُسے کھانا کھانے کے لئے کہا۔ ہیری نے محبت کے لہجہ میں جواب دیا کہ اگرچہ اِسوقت میرے پاس کھانے کا کچھ سامان موجود ہے مگر میں آپ کی خوشی خاطر کو مقدم سمجھتا ہوں۔ مجھے کچھ عذر نہیں ہوسکتا۔ جب یہ تینوں کھانا کھا چکے تو آپس میں باتیں ہونے لگیں۔ اس اثناء میں بہت کچھ ان میں بے تکلفی بھی ہوگئی تھی اِس لیئے ہیری نے خود اِن دونوں لڑکوں سے دریافت کیا کہ آپ نے کہانتک تحصیل کی ہے اور آیندہ کیا کرنیکے ارادے ہیں۔ یہ سُنکر دونوں جواب دینے میں کچھ تامل سا کرنے لگے۔ ہیری اصل مطلب سمجھ گیا کہ یہ شریف گھرانوں کے لڑکے ہیں۔ نشست برخاست کا شعور اور گفتگو کا خاصہ سلیقہ ہے۔ آئے گئے کی خاطر تواضع تمیز اور خوش اسلوبی سے کرنا جانتے ہیں۔ مگر پڑھنے لکھنے میں کچھ واجبی ہی معلوم ہوتے ہیں +

ہیبری۔ (اپنے میزبانوں کے تذبذب کو دیکھکر) شائد کسی وجہ
ابھی تک آپ تحصیل علم کی جانب زیادہ توجہ نہیں کرسکے +
ہیلی۔ جناب! ہم دونوں ہم جماعت ہیں اور یہاں گاؤں کے
مدرسے میں پڑھتے ہیں +
ہیبری۔ مجھے اُمید ہے کہ آپ برس چھ مہینے میں کسی کالج میں داخل
ہوسکیں گے +
ہیبری کا اس فقرہ کے چُست کرنے سے اصل مدعا یہ تھا کہ
وہ اپنی اپنی استعداد آپ بیان کردیں +
آرتھر۔ (شرمندگی کے ساتھ) ابھی تو نہیں مدرسے میں کئی جماعتیں
پڑی ہیں +
ہیبری۔ اوہو!! معلوم ہوتا ہے کہ یا تو آپ مدرسے میں بہت دیر
میں داخل ہوئے ہیں۔ یا کسی اور وجہ سے خواندگی میں ہرج واقع ہوگیا ہے
یہ سُن کر دونوں شرمائے کیونکہ وہ دل میں خوب سمجھتے تھے کہ تعلیم
میں ہمارے پیچھے رہ جانے کا اصلی سبب خود ہماری غفلت اور لا
پروائی ہے +
ہیبری۔ یہاں مدرسے میں کہانتک خواندگی ہے؟
ہیلی۔ یہ ایک ہائی سکول ہے +
ہیبری۔ اس آخری امتحان میں آپ دونوں کب شریک ہونگے؟
آرتھر۔ چار سال میں امتحان دیسکتے ہیں بشرطیکہ ہر سال اُوپر کی جماعت

میں ترقی ہلتی چلی جاوے +

ہیری۔ تو یوں کہیئے کہ ابھی آپ بالکل مُبتدی ہیں۔ (مُسکرا کر) اِس سُست رفتاری کا شاید اصل سبب ظاہر کرنے میں آپ کو کچھ تامّل ہے۔ ابتداء میں میرا خیال تھا کہ آپ دونوں برس چھ مہینے بعد کسی کالج میں داخل ہو سکیں گے۔ یہی وجہ تھی کہ مینے آپ کے مَیلان طبع کی نِسبت سوال کیا تھا +

آرتھر۔ عرض یہ ہے کہ آپ سے اپنا دِلی منشاء اخفا رکھنے کی ہمیں کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی۔ جب آپ اِسقدر محبّت سے دریافت فرماتے ہیں تو ہمیں بتا دینے میں کیا عُذر ہو سکتا ہے۔ مجھے ڈاکخانہ کی ملازمت کا شوق ہے اور وہاں کچھ زیادہ لیاقت کی جہانتک مینے سُنا ہے۔ ضرورت نہیں ہوتی۔ صرف کام چلانے سے غرض ہوتی ہے۔ البتّہ عُمر کا وہاں ضرور لحاظ ہوتا ہے۔ سو دو ڈھائی سال بعد بلا روک ٹوک میں اُس محکمہ میں بھرتی ہو سکتا ہوں۔ سعی۔ سفارش کرنے والے بہت ہیں۔ یہی اصل باعث ہے کہ میرا پڑھنے لکھنے پر زیادہ جی نہیں لگتا۔ ہیلی کو ریلوے کا محکمہ پسند آیا ہے۔ اُسکے لئے بھی بہت علمی لیاقت درکار نہیں ہے۔ اِس محکمہ میں اِن کے کئی رشتہ دار بڑے بڑے عہدوں پر ہیں۔ اِسلیئے اِنہیں زیادہ تردّد کرنے کی ضرورت لاحق نہیں ہو سکتی +

ہیری اِن لڑکوں کے پست خیالات سُنکر دِل میں ناخوش ہُوا۔

اور اُن کی طبیعت کی آوارگی پر نہایت افسوس کرنے لگا۔ اُسے اِس وقت زمانہ کی نیرنگی پر کسیقدر ہنسی آئی۔ کہ جن کے پاس بظاہر کوئی سامان موجود نہیں ہے اُن کے حوصلے کیا کہتے ہیں اور جن کو خدا نے سب کچھ دے رکھا ہے وہ کس درجہ پست ہمت اور کوتہ عقل ہیں۔ اُس نے اپنے دل میں یہ نتیجہ نکالا کہ یا تو اِن کی صحبت تنگ خیال۔ تعلیم سے بے بہرہ اور کم حوصلہ نوجوانوں سے رہتی ہے۔ یا پہلے پہل گھر سے نکلکر اِنھوں نے اِن محکموں کی کارروائیوں کو دیکھا ہے۔ اور جیساکہ اکثر دیہاتی لڑکے ہر ایک نئی چیز کو دیکھ کر اندازہ سے زیادہ حیرت ظاہر کیا کرتے ہیں وہی اِن سے بھی ظہور میں آئی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اِس حیرت کا اثر دیر تک اِن کے دِل پر رہا ہے اور آخر اِنھوں نے یہی ٹھان لی ہے کہ وہیں داخل ہو جاویں + الغرض وہ اِس نتیجہ پر پہنچا کہ یہ خیالات بمقتضائے عُمر عارضی ہیں۔ اغلب ہے کہ سمجھانے سے یہ سمجھ جاویں اور اِنھیں اپنے نفع نقصان کا ابھی سے خیال ہوجاوے یہ سوچکر اُس نے یُوں تقریر شروع کی:۔

ہیری (متانت کے ساتھ) مَیں خود ایک گاؤں کا باشندہ ہوں۔ گاؤں میں ہی پیدا ہوا۔ گاؤں میں ہی پرورش پائی اور گاؤں میں ہی کسیقدر پڑھنا لِکھنا سیکھا ہے۔ گو چند مرتبہ باہر جانے اور سفر کرنے کا اِتفاق ہُوا ہے مگر اُسے مَیں کسی شمار قطار میں

نہیں سمجھتا۔ ابھی باغ کی سیر کرتے ہوئے آپنے اپنے والد بزرگوار کے کاروبار کی نسبت ایک موقع پر ذکر کیا تھا اِس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ خدا کے فضل سے بہت آسودہ حال ہیں اور اُن کے کاروبار میں بہت بڑی ترقّی کی گنجایش ہے۔ میرے والد ایک بہت چھوٹے سے زمیندار ہیں اور ہماری زمین کا ایک بڑا حصّہ ایسا ہے کہ جس میں پیداوار بہت کم ہوتی ہے۔ ابھی تک گھر میں اور کوئی اِس قابل نہیں کہ اُنہیں کچھ سہارا دے سکے۔ میں البتّہ کچھ کام کر سکتا ہوں۔ مگر اِس وقت تک کوئی شروع نہیں کیا ہے۔ اِس حالت میں اگر ہیری ذات سے کچھ پست ہمتّی کی باتیں ظہور میں آئیں تو چنداں کسیکو تعجّب نہ ہوتا۔ مگر آپ کے یہ خیالات اوروں کے لئے حوصلہ افزا نہیں ہوسکتے۔ سوائے مُلک کی بد قسمتی کے اِسے اور کیا کہہ سکتے ہیں +

ہیری کی یہ برجستہ تقریر سُنکر وہ دونوں لڑکے اپنے دِل میں بہت ہی خفیف ہُوئے +

ذرہ تامّل کے بعد دونوں لڑکوں نے ہیری سے مودبانہ طور پر دریافت کیا کہ آپ کدھر کا عزم رکھتے ہیں؟ ہیری نے اپنی مختصر کیفیت سے اُنھیں آگاہ کر دینے میں کوئی ہرج نہیں سمجھا۔ اِسکی علوِ ہمتّی دیکھ کر اُن کے خیالات فوراً تبدیل ہو گئے اور اُنھوں نے صاف الفاظ میں ہیری کے رُوبرو اپنی کم فہمی اور غفلت تسلیم کرکے

پشیمانی ظاہر کی۔ ہیری نے اُن کی ہر طرح تشفّی اور حوصلہ افزائی
کی اور اپنے خاندانی اصول "پیر شو بیاموز" کو انھیں خوب وضاحت
و فصاحت کیساتھ سمجھا دیا۔ اُنھوں نے اقرار کیا کہ آیندہ ہمسے تحصیل
علم میں غفلت سرزد نہیں ہوگی۔ اور حتیٰ الامکان ہم اپنی کمی کو
بہت جلد پورا کرنے کی کوشش کرینگے۔ گھر پر پڑھنے کا بھی کچھ انتظام
کرا لینگے۔ اِس طرح سے اُمید ہے کہ ہم جلد ترقی کرسکیں گے +

ہیلی نے ہیری سے سوال کیا کہ آپ ہم دونوں کے لئے
کونسا صیغہ مناسب سمجھتے ہیں جسے ہم بعد میں اختیار کریں +

ہیری نے سنجیدگی کے ساتھ جواب دیا کہ "میرے خیال میں
سب سے مُقدّم تو عام تعلیم کا حاصِل کرنا ہے جسکے بغیر کسی قسم
کی ترقی ہو نہیں سکتی۔ جب تک دل و دماغ کی تربیت نہو۔ اِنسان
کب تعلیمیافتہ اور مُہذّب ہوسکتا ہے۔ عام تعلیم کو شکر سمجھنا چاہیئے
جس سے ہرقسم کی شیرینی طیّار ہوسکتی۔ بہتر یہ ہے کہ جب آپ
کسی مُمتاز یُونیورسٹی کے کم ازکم بیچلر آف آرٹس یا سائنس
ہو جاویں تو پھر اپنے اپنے کاموں کو ترقی دینے پر توجہ فرمائیگا۔
تجارت میں ترقّی کی لا انتہا گُنجائش ہے علٰے ہذا زراعت میں۔ اِنکے
ذریعہ اگر آپ چاہینگے تو اور سینکڑوں کو فائدہ پہنچا سکیں گے +

آرتھر۔ مگر زمینداری کے لئے تو شائد کسی خاص علم کے سیکھنے
کی ضرورت نہیں ہے +

ہیری۔ کیوں نہیں۔ آپ کو واضح ہو کہ علم زراعت ایک وسیع علم ہے اور تمام یوروپ میں جا بجا اس کے پڑھانے اور عملی طور پر سکھانے کے لیئے بڑے بڑے مدرسے اور کالج کھلے ہوئے ہیں۔ جہاں لاکھوں کے صرف سے کام ہو رہا ہے۔ میرا خیال یہ ہے کہ اگر کوئی اچھی طرح سے علم زراعت کی ہر ایک شاخ کا مطالعہ کر کے کام شروع کرے تو بہت جلد معقول ہو سکتا ہے +

آرتھر۔ اگر یونیورسٹی کا گریجوئیٹ ہو جانے کے بعد میں کسی زراعتی کالج میں دو چار سال تک پڑھوں تو کیا آپ کے خیال میں مجھے کچھ قابلیت حاصل ہو سکتی ہے؟

ہیری۔ اس میں کیا شک ہے۔ تھوڑے ہی دنوں میں خود آپ کو فائدہ معلوم ہو جاویگا +

ہیلی۔ کیا علم تجارت سکھانے کے لئے بھی کہیں کالج کھلے ہوئے ہیں؟

ہیری۔ کیا آپ کو اس میں شک بھی ہے۔ یوں تو تمام ممالک یورپ میں بہت سے ایسے کالج ہیں کہ جہاں تجارت کی تعلیم دی جاتی ہے۔ خاص ہمارے ہی ملک میں کئی ایسے مدرسے اور کالج ہیں۔ لیکن ملک جرمن اس بارہ میں سب پر فوق لیگیا ہے۔ اس علم کی کئی شاخیں ہیں اور تجاروں کے لئے سب کا سیکھنا اشد ضروری ہے۔ انہیں مدرسوں اور کالجوں کی بدولت آج جرمن نے یوروپ کے تمام ممالک کو تجارت میں نیچا دکھا دیا ہے +

ہیلی۔ کیا اچھا ہو کہ میں بھی کسی اچھے تجارتی کالج میں داخل ہو جاؤں +

ہیری۔ یہ آپ کے لئے کیا بڑی بات ہے۔ صرف شوق چاہیئے۔ کسی تجارتی کالج سے نکلنے کے بعد آپ کو خود بخود معلوم ہو جاویگا کہ آپ اپنے کام میں کسقدر ترقی کرسکتے ہیں۔ مگر پہلے عام تعلیم کا حاصل کرنا نہایت ضروری ہے ورنہ اسکے بغیر علم تجارت کا سمجھنا مشکل ہے +

ہیلی۔ عام تعلیم سے آپ کی کیا مراد ہے؟ +

ہیری۔ یہی جو ہمارے عام مدرسوں اور آرٹس کالجوں میں دیجاتی ہے۔ عام تعلیم میں۔ ادب۔ ریاضی۔ انشا پردازی۔ تواریخ۔ جغرافیہ۔ علم طبیعات۔ فلسفہ وغیرہ سب شامل ہیں +

اس تقریر کے بعد ہیری نے دو گھنٹہ آرام کیا اور پھر رخصت چاہی۔ ان دونوں لڑکوں نے نہایت آرزو کے ساتھ ہیری سے درخواست کی کہ "آپ ہمارے مکان پر تشریف لے چلیں اور دو چار روز قیام فرماویں۔ جو کچھ آپ کی ذات مبارک سے ہمیں آج فائدہ پہنچا ہے اسے ہم کبھی فراموش نہیں کرسکتے۔ ہمارے والدین آپ کو دیکھ کر بہت خوش ہونگے" +

ہیری نے ان دونوں کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا اور بمنت کہا کہ "اس وقت تو مجھے معاف فرماویں۔ جب پھر میرا ادھر سے گزر ہوگا تو میں ضرور آپ کے مہمان ہونے کا شرف حاصل کرونگا" +

اثنائے تقریر میں ہیمری کو معلوم ہوگیا تھا کہ یہاں سے دس بارہ کوس کے فاصلہ پر کئی پُر رونق قصبے ہیں اور اُن میں مختلف قسم کے کارخانجات جاری ہیں۔آخر وہ اپنے مئے دوستوں سے رخصت ہوکر آہستہ آہستہ چھ کوس آگے گیا ہوگا کہ شام ہوگئی۔سڑک سے ذرہ فاصلہ پر اِسے ایک خوبصورت سرائے نظر آئی۔اِس نے دل میں سوچا کہ آگے جانا اِس وقت لا حاصِل ہے۔رات کو اسی جگہ قیام کرنا چاہیئے۔ بہُت سویرے یہاں سے چل دونگا۔اور اچھے وقت پر کسی بڑے قصبہ میں پہونچ جاؤں گا۔یہ خیال کرکے وہ سرائے میں داخل ہؤا۔ جہاں اِسے بہت آرام مِلا +

فصل گیارہویں

کارخانہ مُربّہ سازی

ہیری دُوسرے دِن علے الصباح اُٹھ کھڑا ہوا۔ بہت جلد غُسل کر کے اَور بطور ناشتہ کچھ کھا کر آگے کو چل دیا۔ پانچ کوس مسافت طے کرنیکے بعد اِسے ایک اچھّا قصبہ نظر آیا کہ جسکے باہر کئی کار خانے معلوم ہوتے تھے۔ بر لبِ سڑک اِسے ایک چھوٹی سی عمارت دِکھائی دی جسپر موٹے حروف میں یہ لکھا ہُوا تھا "ڈاک خانہ" ہیری نے خیال کیا کہ شائد پوسٹماسٹر صاحب کو علم ہو کہ یہاں کِسی دُکاندار یا کار خانے کو کِسی آدمی کی ضرورت ہے یا کوئی اور اَسامی خالی ہے۔ مُمکن ہے کہ اُن سے گرد و نواح کے مقامات کی کیفیت بھی دریافت کر سکوں۔ یہ سوچکر اُس نے ارادہ کر لیا کہ ذرہ دم لیکر پوسٹماسٹر صاحب سے ملونگا۔ بہر حال دریافت کرنے میں کِسی طرح کا ہرج متصوّر نہیں ہے ✤

ہیری ڈاکخانہ کی چار دیواری کے اندر جاکر ایک کھڑکی کے پاس کھڑا ہوگیا۔ یہ ایک چھوٹا سا ڈاکخانہ تھا اِس میں صرف ایک کمرہ تھا۔ مگر پردے ڈال کر دو کمرے بنا لئے گئے تھے ایک طرف پوسٹماسٹر صاحب بیٹھتے تھے۔ دُوسری طرف ڈاک کھُلتی اور بند

ہوتی تھی۔ ہیری کو دیکھتے ہی پوسٹماسٹر صاحب اپنی جگہ سے اُٹھکر کھڑکی کے پاس آگئے اور یوں پوچھنے لگے :۔

پوسٹ ماسٹر۔ آپ کا نام ؟ +

ہیری۔ میرا نام ہیری والٹن ہے۔ مگر میں یہاں اپنی کسی چھٹی کی غرض سے نہیں آیا ہوں۔ میں کچھ کام کرنا چاہتا ہوں۔ آپ کو شائد معلوم ہو کہ یہاں میرے لئے کوئی صورت ہو سکتی ہے ؟

پوسٹماسٹر۔ کس قسم کا کام آپ چاہتے ہیں ؟ +

ہیری۔ اِس وقت میری کوئی بڑی خواہش نہیں ہے۔ بردست میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ کوئی کام ایسا مِل جاوے کہ جس سے ہفتہ وار اِس قدر مقررہ آمدنی ہو سکے کہ میری محدود ضروریات پوری ہوسکیں اور کچھ تھوڑا سا پس انداز بھی ہو سکے +

پوسٹماسٹر (ذرا سوچکر) مجھے ٹھیک معلوم نہیں ہے کہ یہاں کس کو کِس قِسم کے آدمی کی ضرورت ہے +

ہیری۔ کیا یہاں کِسی قِسم کا کارخانہ نہیں ہے ؟

پوسٹماسٹر۔ (یک بیک) اوہ! مجھے خوب یاد آیا۔ آج صُبح مجھ سے مسٹر لیوٹ جو یہاں ظروف سازی کے کارخانے کے مالک ہیں ذکر کرتے تھے کہ اُن کا لڑکا جو اُنھیں کام میں بہت مدد دیا کرتا تھا باہر تحصیل علم کی غرض سے جاتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ اُنھیں ضرورت ہوگی۔ گو کارخانے یہاں کئی ہیں مگر مسٹر لیوٹ سے میرا تعلق

دوستانہ ہے اور وہ مجھ سے اکثر اپنے بنج کے معاملات میں مشورہ لیا کرتے ہیں +

یہ سُن کر ہیری کا چہرہ بشّاش ہوگیا اور اُس نے نہایت شوق سے پوسٹماسٹر صاحب سے عرض کی کہ درحقیقت اِس وقت میں اِسی قِسم کے کارخانہ میں داخل ہونا چاہتا ہُوں۔آپ مجھے مسٹر لیوٹ کا مفصل پتہ دیجئے۔میں اُن کی خدمت میں حاضر ہونگا +

پوسٹماسٹر۔بہت بہتر۔یہاں سے کوئی پاؤ میل کا فاصلہ ہوگا۔ (اشارہ کرکے) اِس سامنے پُل سے سیدھی سڑک جاتی ہے۔کچھ دُور آگے چل کر تُم کو خود بخود کارخانہ نظر آجاوے گا +

ہیری۔ میں آپ کی اِس عنایت کا تہ دِل سے شُکریہ ادا کرتا ہوں۔میں اوّل وہیں جاتا ہُوں اور دیکھتا ہُوں کہ پردۂ تقدیر سے کیا ظہُور میں آتا ہے +

ہیری کے اطوار اور اُس کی تقریر سے پوسٹماسٹر صاحب کے دِل میں یہ بات جچ گئی تھی کہ یہ نوجوان لڑکا کسی شریف خاندان کا ہے اور ہونہار ہے۔تنگدستی کی وجہ سے باہر نکلا ہے۔اِس کی حتیّ المقدُور امداد کرنی چاہیئے +

پوسٹماسٹر۔ ذرا ٹھہر جاؤ۔مسٹر لیوٹ کے نام کی ابھی ایک چٹھی بھی آئی ہے وہ لیتے جاؤ اُنھیں دے دینا۔اِسپر شہر بوسٹن کی مُہر ہے۔ممکن ہے کہ اِن کے صاحبزادہ کے بُلانے کی نسبت ہو +

ہیری۔ میں اِسے بخوشی لے جاؤں گا +

ہیری نے دِل میں خیال کیا کہ یہ ملاقات کا سہل ذریعہ ہاتھ آگیا ہے۔ اسکے دینے کے بعد عرض حال کے لئے اچھا موقعہ مِلجاویگا۔ انھیں یہ بھی خیال ہو جاویگا کہ میں پوسٹماسٹر صاحب سے مل چکاہوں تعجب نہیں کہ مجھے کام مِلجاوے۔ آثار تو اچھے معلوم ہوتے ہیں +

ہیری جلد جلد قدم اُٹھاتا ہُوا مسٹر لیبوٹ کے کارخانہ کی طرف چلا۔ جب وہ قریب پہونچا تو اُسے شور سے معلوم ہوا کہ اِس وقت کام ہو رہا ہے۔ اطلاع کرانے کے بعد وہ مسٹر لیبوٹ کے کمرہ میں داخل ہوا +

جس کمرے میں مسٹر لیبوٹ بیٹھے ہوئے تھے وہ ایک وسیع کمرہ تھا۔ اُس کا فرش بہت صاف تھا اور ہر شے قرینے کے ساتھ رکھی ہوئی تھی۔ مسٹر لیبوٹ کے پاس اُن کا بڑا لڑکا جسکی عمر قریب سترہ سال کے ہوگی۔اور اُن کے دو گماشتے بیٹھے ہوئے تھے + کمرے کے اندر پہونچکر ہیری۔ مسٹر لیبوٹ سے بعد تعظیم یوں مخاطب ہوا :۔

ہیری۔ (چِٹھی پیش کرکے) جناب! یہ آپ کی ایک چِٹھی ہے۔ پوسٹ ماسٹر صاحب نے مجھے راستہ میں دیدی تھی کہ آپ کو پہنچا دوں +

لیبوٹ۔ (چِٹھی کا لفافہ دیکھکر) بہت درست!! آپ کا نام؟ مجھے آپ سے اِس سے پہلے ملاقات کا موقع نہیں مِلا۔ کیا آپ یہاں سے کہیں

نزدیک ہی رہتے ہیں؟ +

ہیری۔ جی نہیں۔ میں موضع گرینٹن سے آتا ہوں +

مسٹر لیبوٹ لفافہ کھولکر چٹھی پڑھنے لگے اور ہیری کو ایک کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا +

مسٹر لیبوٹ نے چٹھی پڑھکر اپنے لڑکے سے کہا کہ یہ تمھارے ماموں کا خط ہے وہ تمھیں یکم ستمبر کو بلاتے ہیں۔ صرف چھ ہفتے آج سے باقی ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ وہ بلانے میں کچھ اور توقف کریں تو اچھا ہے۔ کیونکہ آجکل کام کا زور ہے اور تمھارے چلے جانے کے بعد مجھے نئے آدمی کے بھرتی کرنے میں دقت ہوگی۔ نیا آدمی کام سے ناواقف ہوگا اور تجربہ کار تنخواہ بہت مانگے گا +

لیبوٹ کے صاحبزادہ نے جو بوسٹن جانیکا حد سے زیادہ شائق تھا۔ اپنے والد سے کہا کہ "جی نہیں۔ تلاش کرنے سے کوئی نہ کوئی ضرور اپنے مطلب کا آدمی ملجاویگا۔ ابھی چھ ہفتے پڑے ہیں اگر نیا شخص بھی آپ رکھینگے تو اسوقت تک بہت کچھ کام سے واقف ہو جاویگا۔ بشرطیکہ وہ کام سیکھنا چاہتا ہو" +

ہیری (بیم و رجا کے ساتھ) اگر آپ مجھے کوئی خدمت سپرد فرماویں تو میں دل و جان سے حاضر ہوں اور در اصل اسی غرض سے میں یہاں آیا تھا +

لیبوٹ (غور سے ہیری کو دیکھکر) کیا آپ نے پہلے کہیں کام کیا

ہے ؟

ہیری - جی کہیں نہیں +

لبوٹ - تو نئے کام کو سیکھنے کے لئے کچھ عرصہ چاہیئے +

ہیری - جب تک میں کام نہ سیکھ جاؤں - آپ صرف مجھے کھانا اور رہنے کے لئے جگہ دیدیجئے - جب آپ کے مفید مطلب ہو جاؤں تو آپ میری لیاقت کے مطابق مشاہرہ مقرر فرماسکتے ہیں +

لبوٹ - (کسیقدر بے تکلفی کے ساتھ) مگر کیا تم میری ہدایات پر کاربند ہونے کے لئے طیار ہو ؟

ہیری - تجربہ سے آپ میری اطاعت - کارگزاری - اور لیاقت کو ملاحظ فرما سکینگے - میں اسوقت کچھ نہیں کہہ سکتا - مجھے اُمید ہے کہ آپ کے (مسٹر لبوٹ کے لڑکے کی جانب اشارہ کرکے) جانے تک میں بہت کچھ سیکھ جاؤں گا - اس وقت تک آپ میرے کھانے اور رہنے کا انتظام فرما دیجئے +

لبوٹ (کچھ سوچکر) ہاں بات تو معقول ہے (اپنے لڑکے کی جانب مخاطب ہوکر) کہو تمھاری کیا رائے ہے ؟ +

لڑکا - بس میری رائے میں تو آپ اِس تجویز کو منظور کریں (وجہ یہ تھی کہ یہ بوسٹن جانے کے لئے گھڑیاں گِن رہا تھا اور خدا سے چاہتا تھا کہ کسی طرح جلد انتظام ہو جاوے) +

لبوٹ - ہیری سے مخاطب ہوکر) "اچھا یہ تو بتاؤ کہ کام سیکھ

جانے کے بعد کیا لوگے؟ +

ہیری۔ جناب!! فی الحقیقت مجھے آپکے کام کا ابھی تک کچھ حال معلوم نہیں ہے۔ میں اِس بات کا فیصلہ آپ پر ہی چھوڑتا ہوں۔ مجھے یہ ہرگز اُمید نہیں ہے کہ یہاں میری حق تلفی ہوگی +

لیوٹ۔ اچھا!! بعد میں تمھیں مَیں علاوہ مکان اور خوراک کے تین ڈالر ہفتہ وار دیا کرونگا +

ہیری۔ مجھے منظور ہے۔ (اس نے دل میں چٹ حساب لگا لیا کہ بیس ہفتوں میں ساٹھ ڈالر ہو جاوینگے۔ اِن میں سے کم ازکم چالیس ڈالر اپنے والد کو ضرور بھیج سکوں گا +

لیوٹ۔ تمھیں یہاں کا پتہ کس نے دیا تھا؟ +

ہیری۔ مَینے ڈاکخانہ میں پوسٹماسٹر صاحب سے دریافت کیا تھا۔ اُنھوں نے مجھے آپ کی خدمت میں حاضر ہونیکے لیئے ارشاد فرمایا تھا بدیں خیال کہ شاید آپ مجھے کوئی خدمت سپرد فرما سکیں +

لیوٹ۔ تمھارے والد حیات ہیں؟ +

ہیری۔ جی ہاں۔ خدا کا فضل ہے۔ گھر کی تھوڑی سی زمینداری بھی ہے۔ مگر کنبہ پورا ہے کھیت کی پیداوار غیر مکتفی ہوتی ہے۔ کچھ زیر باری بھی ہوگئی ہے اِن وجوہات کی بناء پر مَیں نے سوچا کہ شاید باہر نکلکر میں بھی کچھ اپنے والد کو اِمداد دے سکوں +

لیوٹ۔ شاباش! ہم تمھیں اپنے کام سے ماہر کر دینگے (اپنے لڑکے

کی جانب مخاطب ہوکر) "رابرٹ انھیں کام دکھاؤ" +

رابرٹ۔ بہت بہتر" ہیری سے مخاطب ہوکر) میرے ہمراہ چلئے (کمرے سے باہر نکلکر) آپ کا اسم شریف؟ +

ہیری۔ مجھے ہیری والٹن کہتے ہیں +

رابرٹ۔ کیا آپ نے کبھی محنت کا کام بھی کیا ہے؟ +

ہیری۔ جی ہاں۔ زراعت کے متعلق +

رابرٹ۔ کیا آپ ہمارے کام کو پسند فرماوینگے +

ہیری۔ میں ابھی کچھ نہیں کہہ سکتا۔ مگر جس کام کو میں کرونگا پورے دل سے کرونگا۔ حتی المقدور اپنے آقاء کو کبھی شکایت کا موقع نہیں دوں گا +

مسٹر لیبوٹ کا کارخانہ مربّہ سازی کا تھا۔ سینکڑوں قسم کے ترو خشک میوؤں اور نباتات کی جڑوں اور پتّوں کے مربّے اور اچار کارخانہ میں بنائے جاتے تھے۔ اِن کے علاوہ کئی طرح کی چٹنیاں نہایت صفائی اور خاص ترکیب سے طیار ہوتی تھیں۔ اِن اشیاء کے ہزاروں مرتبان ہر مہینے کھپ جاتے تھے۔ مال دور دور دساور کو جاتا تھا۔ ممالکِ غیر کے سوداگروں کے گماشتے اکثر آتے رہتے تھے۔ مسٹر لیبوٹ کے دو چار اپنے گماشتے بھی تھے۔ یہ باہر مال فروخت کرنے کے لیئے جایا کرتے تھے۔ اور اپنے آڑھتیوں سے حساب کتاب سمجھا کرتے تھے۔ کارخانہ میں کئی اعلےٰ درجہ کے کاریگر ملازم تھے جن کو

بیش قرار تنخواہیں دی جاتی تھیں۔ سند یافتہ ڈاکٹروں کو ہر شئے ملاحظہ کرائی جاتی تھی تاکہ وہ اُن کی عمدگی کی تصدیق کر سکیں۔ پورا لحاظ رکھا جاتا تھا کہ ہر چیز کا ذائقہ درست رہے اور کوئی شے کسی طرح کا معدہ کو نقصان نہ پہونچا سکے۔ مرتبانوں پر خوبصورت اور رنگین کاغذوں پر لائق و فائق ڈاکٹروں کی رائیں۔ نمائش گاہوں کی سندیں۔ ترکیب استعمال اور احتیاط سے رکھنے کی ہدائتیں چھپواکر چسپاں کیجاتی تھیں +

مسٹر لیبوٹ کے لڑکے نے جسکا نام رابرٹ تھا ہیری کو تمام کارخانہ دکھایا اور مختصر طور پر کام کی تفصیل سمجھائی۔ جو کام وہ خود کیا کرتا تھا اس میں کس قدر احتیاط اور علمی لیاقت درکار تھی یہ کام اِس نے ہیری کو سمجھانا شروع کیا۔ اتنے میں کھانے کی گھنٹی بجی اور یہ دونوں میز پر قرینہ سے جا بیٹھے +

رابرٹ نے ہیری کے کارخانہ میں بھرتی ہونے کا حال اپنی والدہ سے کہا اور وہ اُسے دیکھ کر بہت خوش ہوئی۔ سب نے ملکر بہت لطف کے ساتھ کھانا کھایا اور اُس سے فارغ ہوکر اور ذرا دیر آرام کرنے کے بعد سب اپنے اپنے کام میں مشغول ہوگئے +

کھانا بہت اچھا تھا۔ کئی طرح کی چیزیں تھیں۔ ہیری نے جو نہایت سادہ کھانا کھانے کا عادی تھا اُسے پُر تکلّف خیال کیا۔ اِس وقت اِس کا دل بہت خوش تھا اور یہ اپنے آپ کو خوش قسمت خیال کرتا تھا کہ گھر سے نکلنے کے تیسرے ہی دن معقول کام ملگیا +

شام کا کھانا کھانے کے بعد اُس نے ایک مُفصّل خط گھر کو لکھا اور اُسے ڈاک کے صندوقچہ میں ڈال کر اسے بہت فرحت حاصل ہوئی ۔

فصل بارہویں

کُتب خانہ

ہیری کو کارخانہ میں کام کرتے چھ ہفتے گزر گئے۔ یہ دن جاتے اِسے کچھ معلوم نہیں ہوئے۔ رابرٹ کے بوسٹن جانے کا وقت قریب آگیا + اس اثناء میں ہیری اپنے کام میں خوب ہوشیار ہوگیا تھا گو رابرٹ کو کام کرتے ہوئے کئی سال ہوگئے تھے۔ مگر ہیری اِس تھوڑے ہی عرصہ میں اُسپر سبقت لیگیا +

مسٹر لیوٹ اسکے کام سے بہت مطمئن ہوئے اور بخوشی تین ڈالر ہفتہ وار دینے لگے۔ یہ بھی اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھتے تھے کہ ایسا شریف اور لائق نوجوان اِس آسانی سے مِل گیا +

ہیری۔ رابرٹ سے بہت مانوس ہو گیا تھا۔ چلتے وقت رابرٹ نے اِس سے بہت تپاک سے ہاتھ ملاکر تاکید کی کہ وہ خط و کتابت کا سلسلہ برابر جاری رکھیئے گا۔ اور جب کبھی بوسٹن آنے کا اتفاق ہو تو مجھ سے ضرور ملیئے گا۔ کارخانہ میں شوق سے کام کیجیئے گا اور مجھے ہمیشہ اپنا محبِ صادق تصوّر فرمایئے گا +

مسٹر لیوٹ نے اپنے لڑکے کو چلتے وقت اطمینان دلا دیا کہ ہیری اَب خاصہ کاریگر ہوگیا ہے اور اُس کا

ہر ایک کام صفائی کے ساتھ ہوتا ہے + المختصر رابرٹ سب سے ہنسی خوشی سے مل کر گاڑی میں سوار ہوگیا۔ ہیری کی طبیعت اُسکے چلے جانے کے بعد کسیقدر ملول ہوگئی۔ مگر اس خیال نے اُسے معاً فرحت دیدی کہ آج سے مجھے تین ڈالر ہفتہ وار ملا کرینگے۔ اور تھوڑے ہی عرصے میں مَیں گھر کو ایک معقول رقم بھیج سکوں گا اور کسیقدر پس انداز کرکے کچھ ضروری سامان بھی خرید لوں گا +

ہیری اپنے خاندان کے اصول "پیر شو بیاموز" کو ایک لمحہ کے لئے بھی کبھی نہیں بھولا تھا۔ یہ اصول ہر وقت اُسکے مدِنظر رہتا تھا۔ جب اُسے یہ خیال آیا کہ اِس ڈیڑھ مہینے کے عرصہ میں مجھے مطالعہ کا بہت کم موقعہ ملا ہے تو اُسے کسیقدر رنج ہوا۔ ایک دن اُس نے مسٹر لیبوٹ سے سُنا کہ اِس قصبہ کے باہر ایک کُتبخانہ ہے جو شام کو کھلا کرتا ہے۔ اور وہاں سے پڑھنے کے لئے کتابیں مل سکتی ہیں۔ گو کارخانہ سے اُس کا فاصلہ ایک کوس کے قریب تھا اور اُسے دیر میں کام سے فرصت ملتی تھی۔ مگر تاہم اُس نے ارادہ کرلیا کہ جس طرح ممکن ہوگا آج شام کو جاکر ضرور وہاں سے ایک کتاب لانے کی کوشش کروں گا۔ اِسے ہروقت یہ خیال رہتا تھا کہ میری علمی لیاقت بہت محدود ہے۔ اِس لئے اِس کا دلی منشاء تھا کہ جسطرح ہو سکے شغلِ مطالعہ برابر جاری رکھے +

شام کو سیر کرتا ہوا ہیری کُتب خانہ پہونچا۔ مہتمم کُتب خانہ

ایک بزرگوار تھے جنہیں مسٹر پارمنٹر کہتے تھے +
ہیری اُن سے یُوں مخاطب ہُوا +

ہیری۔کیوں جناب! مجھے ایک کتاب یہاں سے دیکھنے کے لئے مِل سکتی ہے؟" +

مسٹر پارمنٹر۔" آپ اِسی قصبے میں رہتے ہیں ؟ +

ہیری۔" جی ہاں ! +

مسٹر پارمنٹر۔" جہاں تک مجھے خیال ہے مینے آپ کو پہلے کبھی نہیں دیکھا" +

ہیری۔" بجا ہے۔ مجھے اِس قصبہ میں آئے ہوئے زیادہ عرصہ نہیں گزرا۔ میں مسٹر ببوٹ کے کارخانے میں کام کرتا ہوں اور وہیں رہتا ہوں" +

مسٹر پارمنٹر۔" مجھے آپ کے جواب میں ذرا شک نہیں ہے۔ مگر چونکہ مجھے آپ سے ذاتی ملاقات کا اِس سے پہلے موقعہ نہیں ملا اِس لِئے پرسوں آتے وقت مسٹر لبوٹ سے دُو حرف لکھوا لائیگا۔ میں فی الفور آپ کا نام درج رجسٹر کرکے جو کتاب آپ کو پسند ہوگی نِکال دونگا۔ ضابطہ سے میں مجبُور ہُوں +

ہیری کو اِس تقریر نے بہت کچھ مایُوس سا کر دیا۔ کیونکہ آج کوس بھر بڑے شوق سے یہ اِسی لئے چلکر آیا تھا کہ کل اتوار ہے۔ عبادت کے بعد کچھ پڑھونگا۔ مگر اب سوموار کی شام پر بات

جا پڑی +

یہ کُتب خانہ سے باہر نِکلا ہی تھا کہ اِسے ایک ڈاکٹر صاحب مِلگئے۔ یہ اِس کے کار خانہ کے پاس ہی رہتے تھے ڈاکٹر صاحب اِسے دیکھ کر بے تکلفّی کے ساتھ یوُں گویا ہوئے" فرمائیے آپ یہاں کہاں! کیا کتابوں سے بھی کچھ شوق ہے"؟ ہیری نے جواب دیا کہ آیا تو میں یہاں اِسی غرض سے تھا۔ مگر مسٹر پار منٹر فرماتے ہیں کہ مسٹر لیبوٹ سے پہلے دو حرف لِکھوا لاؤ۔ پھر نام درج رجسٹر ہو سکتا ہے +

یہ سُنکر ڈاکٹر صاحب ہیری کو اپنے ساتھ اندر لے گئے۔ مسٹر پار منٹر نے یہ نقشہ دیکھتے ہی ہیری سے فرمایا کہ بس جناب کافی ہے۔ اگر ڈاکٹر صاحب آپ کو جانتے ہیں تو کوئی ضرورت مسٹر لیبوٹ کی چِٹھی لانے کی نہیں ہے +

ڈاکٹر صاحب نے مسٹر پار منٹر سے کہا کہ جو کتابیں یہ مانگا کریں اِنھیں بِلا تامّل دے دیا کرو۔ یہ میرے پڑوسی ہیں اور انہیں مُطالعہ کا شوق ہے۔ (ایک کتاب مسٹر پار منٹر کی میز پر رکھکر)۔ یہ کتاب میری بیوی نے پڑھ کر واپس کی ہے۔ اِس کی عوض دُوسری مانگی ہے۔ جس کا نام اِس پُرزے پر لکھا ہوا ہے۔ (پُرزہ دے کر) براہ مہربانی جلدی کیجئے مُجھے ابھی واپس جانا ہے + مسٹر پار منٹر نے ڈاکٹر صاحب کی بیوی کے لئے کتاب

نکالنے سے پہلے ہیری کے سامنے کتابوں کی ایک فہرست رکھ دی۔ اور فرمایا کہ جو کتاب آپ کو پسند ہوگی نکال دیجاویگی۔ ہیری نے فہرست دیکھ بھال کر رالنس یونیورسل ہسٹری کو پسند کیا۔ اِس پر ڈاکٹر صاحب یُوں فرمانے لگے :۔

ڈاکٹر:۔ یہ تو دقیق کتاب ہے۔ ہمارے اکثر نوجوان آج کل قصّے کہانیوں کو بہت پسند کیا کرتے ہیں +

ہیری۔ کسی وقت تفریح طبع کے لئے اخلاق آموز قصّے کہانیوں کے پڑھنے کا مُضائقہ نہیں ہے۔ مگر مجھے در حقیقت پڑھنے کے لئے وقت بہت کم ملتا ہے۔ اِس لئے میں چاہتا ہُوں کہ اِس تھوڑے سے وقت میں ایسی کتابیں پڑھوں جن سے میری مادّی لیاقت بڑھے +

ڈاکٹر۔ شاباش۔ یہی عقلمندی کی بات ہے۔ ورنہ بہت سے لوگ تو یہ خیال کرتے ہیں کہ اِنسان دُنیا میں صرف اِس لئے پیدا ہوا ہے کہ اپنے وقت کو لہوولعب میں صَرف کرے +

ہیری۔ خیر۔ دُنیا میں سب طرحکے آدمی ہوتے ہیں۔ مجھے پہلے اپنی فکر کرنی چاہیئے۔ میرے والدین اِس وقت کسقدر زیربار ہیں۔ اِس لئے میں چاہتا ہوں کہ سب سے پہلے اُن کی خدمت کرسکوں۔ یہ ظاہر ہے کہ اگر میں کسی قسم کی ترقّی کرونگا تو وہ بہت خوش ہونگے مگر ترقّی کب مُمکن ہے اگر اِس گرانمایہ وقت کو فضول اور بیہودہ

اشغال میں صرف کیا جاوے +

ڈاکٹر۔ بہت درست۔ لو۔ اگر گھر چلتے ہو تو میری گاڑی موجود ہے کارخانہ کے دروازہ تک پہنچا دونگا +

ہیری۔ بہت بہتر۔ عنایت و شفقت +

راستہ میں ڈاکٹر صاحب نے ہیری سے کہا کہ میرے نج کے کُتب خانہ میں علاوہ طب کی کتابوں کے اور بہت سی کتابیں ہیں اگر تمھیں پڑھنے کی فرصت ہوا کرے تو تم شوق سے لے سکتے ہو +

در حقیقت یہ ڈاکٹر صاحب نہایت خوش خلق۔ آزاد منش۔ زندہ دل۔ سیر چشم۔ اور اچھے تعلیم یافتہ تھے۔ اپنے کاروبار سے فرصت پاکر کتب بینی کا شغل جاری رکھتے تھے۔ علم ریاضی اور علم الٰہی سے انہیں خاص شوق تھا۔ گاڑی میں ہیری سے انکی پڑھنے لکھنے کے بارہ میں گفتگو ہونے لگی۔ انھوں نے اسے مخاطب کرکے کہا کہ مجھے بھی ابتداء سے مطالعہ کا شوق ہے اور میں جہانتک ہوسکتا ہے اپنا ذرا سا وقت بھی رائیگاں نہیں جانے دیتا۔ مگر پڑھنے کا میںنے ایک خاص اصول مقرر کیا ہوا ہے۔ جس سے آج تک میںنے کبھی انحراف نہیں کیا۔ جب میں مدرسہ میں پڑھا کرتا تھا تو میرے اُستاد نے مجھے نصیحت کی تھی کہ جبتک تم اس قابل نہو جاؤ کہ خود بھلی اور بُری کتابوں میں تمیز کرسکو۔ تب تک کسی کتاب کے چھونے کے پیشتر اپنے اُستاد یا اپنے والدین یا بزرگوں یا سنجیدہ مذاق کے اشخاص

سے رائے لے لیا کرو۔ اُن کی رائے کے مطابق کاربند ہونے سے تُم
کبھی دھوکہ نہیں کھاؤ گے اور یہ بالکُل صحیح ہے کہ مینے اِس نصیحت
پر پُورا پُورا عمل کیا ہے اور بڑا بھاری فائدہ اُٹھایا ہے۔ اب بھی
میرا یہ طریق ہے کہ میں کسی نئی کتاب کو نہیں پڑھتا جب تک کہ
اُس کی بِنسبت با وقعت نُکتہ چینیوں کی رائے مُعزز اخبارات اور
رسالہ جات میں نہیں پڑھ لیتا۔ یا جنھوں نے اِسے پڑھا ہے اُن
سے اُس کے مضمون کی ماہیت دریافت نہیں کر لیتا۔ میرے ایک
اتالیق کا قول تھا کہ کالے سانپ اور سیاہ بچھّو کا زہر گندی کتابوں
اور بُری تحریروں کے زہر کے آگے کُچھ حقیقت نہیں رکھتا۔ سانپ
بچھُو کا زہر صِرف جسم میں سرایت کر سکتا ہے مگر لغو۔ اور اخلاق کو
بگاڑنے والی تحریروں کا اثر خیالات پر پڑتا ہے۔ زہر کے اثر کو
اِنسان کے جسم سے بہت جلد اور آسانی سے زائل کر سکتے ہیں۔ مگر
اِس کے بالمقابل خراب اور فحش کتابوں کے پڑھنے سے جو زہر
خیالات پر چڑھتا ہے اُس کا اُتارنا بہت مشکل کام ہے۔ اور کبھی
وثوق کے ساتھ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ زہر بالکُل دُور ہو جاتا ہے
بچّوں اور نوجوانوں کے دِل و دماغ شُروع میں نہایت پاک صاف
اور نرم و نازک ہوتے ہیں۔ پس ابتدا میں اُنکے خیالات پر جیسا
اثر پڑتا ہے اُسی کا پرتو بعد میں اُن کے ہر ایک قول و فعل میں
پایا جاتا ہے۔ جو کُچھ دُنیا میں نظر آرہا ہے وہ لوگوں کے خیالات

کا ظہور ہے۔ پہلے خیالات ایک خاص صورت اختیار کرتے ہیں۔ از اں
بعد عمل شروع ہوتا ہے۔ جب خیالات ہی بگڑ گئے تو باقی کیا رہا۔
بری صحبت سے بچنے کی کیوں تاکید کی جاتی ہے۔ اس لئے کہ اس
کا اثر خیالات پر پڑتا ہے۔ اور بس اسی وقت سے ہر بات میں
خرابیاں پیدا ہونی شروع ہوجاتی ہیں۔ مجھے امید ہے کہ مطالعہ کے
لئے تمہارا بھی کوئی اصول ضرور ہوگا +

ہیری نے ڈاکٹر صاحب کی اس تقریر دلپذیر کو نہایت توجہ
کے ساتھ سنا۔ اور اخیر میں یوں اُن کے سوال کا جواب دیا:۔
ہیری۔ جو کچھ آپنے اپنی نسبت فرمایا ہے وہ درحقیقت اس قابل
ہے کہ میں آب زر سے لکھوں اور اسکی صدق دل سے تقلید کروں۔
مینے آجتک کبھی ایسی ویسی کتاب کو نہیں پڑھا ہے اور نہ آیندہ
پڑھنا چاہتا ہوں۔ میرے والدین ہمیشہ احتیاط رکھتے تھے کہ بچوں
کے ہاتھ میں کوئی خراب تصویر یا کاغذ یا کتاب نہ پڑنے پاوے۔ مذہبی
کتابیں ہم سب بہن بھائی بلکہ اپنی والدہ سے پڑھتے تھے۔ ہمارے
گاؤں کے پادری صاحب اکثر ہمارے مکان پر آیا کرتے تھے اور ہم
سے کچھ مذہبی باتیں پوچھا کرتے تھے چلتے وقت وہ ہمکو کئی نئی
نئی مذہبی کتابیں خوبصورت جلدوں کی دے جایا کرتے تھے۔ انہیں
ہماری والدہ اپنے کتب خانہ میں سنبھال کر رکھتی تھیں اور پڑھانے
کے وقت خود نکال لایا کرتی تھیں۔ مگر جو انھیں میلی کر دیتا تھا اسپر

وہ خفا ہوا کرتی تھیں اُن کا قول تھا کہ جو بچے ابتداء سے اپنے پڑھنے لکھنے کی چیزوں کو احتیاط اور صفائی سے رکھنا نہیں سیکھتے وہ بڑے ہوکر مشکل سے صفائی پسند ہو سکتے ہیں +

میرے والد کو ہمیشہ سے مطالعہ کا شوق ہے مگر افسوس یہ ہے کہ اُنھیں اسکے لئے وقت بہت ہی کم ملتا ہے۔ اُن کا بھی علیحدہ ایک چھوٹا سا کتب خانہ ہے جس میں چیدہ چیدہ کتابیں ہیں۔ زیادہ تر علم زراعت۔ علم نباتات اور مویشیوں کے متعلق ہیں۔ انکے علاوہ چند نامی شاعروں کا کلام۔ یورپ کے کئی برگزیدہ آدمیوں کی سوانح عمریاں اور چند تواریخیں ہیں۔ مگر وہ اُنھیں اس خیال سے کسیکو چھونے نہیں دیتے کہ اُن کی ترتیب نہ بگڑ جاوے + جب ہمارے مدرسے میں لمبی تعطیلیں ہوا کرتی تھیں تب وہ کبھی کبھی مجھے پڑھنے کے لئے کوئی سلیس نظم کی کتاب نکال دیا کرتے تھے اور جب میں پڑھ چکتا تھا تو واپس لے لیا کرتے تھے اور یہ کہا کرتے تھے کہ تم زیادہ تر اپنے مدرسے کی کتابوں اور ریاضی سے شغل رکھا کرو۔ اِن سب باتوں سے آپ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ گھر میں مجھے کبھی کسی واہیات کتاب کے پڑھنے کا موقعہ نہیں دیا گیا۔ جب باہر نکلا تو خوش قسمتی سے آپ سے مہربان مل گئے۔ اب میں آپ کے ارشاد کے مطابق آپ کے کتب خانہ سے کتابیں لے آیا کروں گا اور پڑھنے سے پہلے آپ سے جملہ مراتب دریافت

کر لیا کروں گا۔ آپ کی ہدایات پر عمل کرنا میں موجب عَین سعادتمندی سمجھتا ہوں +

ڈاکٹر۔ تمھاری اِس تقریر کو سُن کر میں بہت ہی خُوش ہُوا ہوں +

اِتنے میں کارخانہ آگیا اور ہیری آداب عرض کرکے گاڑی سے اُتر پڑا +

فصل تیرہویں

لبادہ

چھ ہفتوں میں ہیری کو اٹھارہ ڈالر تنخواہ کے ملے اُن میں سے اِس نے صرف ایک ڈالر خرچ کیا اور باقی سترہ ڈالر کے نوٹ اپنی یاد داشت کی کتاب میں جو بالعموم اِس کی جیب میں رہا کرتی تھی رکھ لیئے۔ اِس نے خیال کیا کہ ابھی میں اُنھیں گھر گیا بھیجوں کچھ اور جمع ہو جاوینگے تو اِکٹھے بھیجدوں گا۔ اِس اثناء میں والدِ گھر کا معمولی خرچ چلا لینگے +

اِنہیں ایّام میں ہیری نے سُنا کہ کارخانے میں ایک لڑکا لیوک پیٹرسن نامی ہے جسے اپنی وضعداری اور فضولخرچی پر بہت ناز ہے۔ اِس لڑکے نے مُجھے کارخانہ میں اور کئی جگہ کنجُوس اور مغرُور مشہُور کر دیا ہے۔ بلکہ اور کئی کمینہ خصلتوں کو بھی مجھ سے منسُوب کیا ہے یہ ماجرا سُن کر اِس کو کسیقدر افسوس ہوا کہ بعض نوجوان ناحق اَوروں کو ذلیل کرنے کے درپے رہتے ہیں +

ایک دن صُبح کے وقت یہ حسب معمُول کام پر گیا۔ تو لیوک نے کارخانہ کے دو اور لڑکوں کو مخاطب کرکے یوُں چھیڑ چھاڑ شروع کی +

لیوک۔ (حقارت کے ساتھ ہیری کی طرف اشارہ کرکے) ہاں!

وہ حضرت سلامت آرہے ہیں!! کیا صُورت بنائی ہے۔کیا اچھے بدن پر چیتھڑے لادے ہیں۔ مجال کیا کہ ایک کوڑی خرچ ہو جاوے۔ جیب میں اسوقت شاید مجھ سے زیادہ نقدی ہوگی۔ مگر پیسہ خرچ کرتے ہوئے جان نکلتی ہے۔ مَیں تو اِس کمینہ پن کو ہرگز پسند نہیں کرتا۔ خواہ مجھے کوئی ہزار روپیہ دیدے +

یہ بیہودہ تقریر سُن کر کار خانہ کے ایک لڑکے نے جس کا نام فرنیک تھا۔ لیبوک کو یُوں جواب دیا:۔

فرنیک۔ مگر آپ کے پاس سوائے اِن کالی پیلی دھجیوں کے جو زیب بدن ہیں۔ اور رکھا ہی کیا ہے۔ اور یہ بھی میرے خیال میں تو بزاز کی امانت سمجھنی چاہئیں +

(یہ لڑکا لیبوک کی اصلی حالت کو خُوب جانتا تھا۔ اُسے معلوم تھا کہ اُسکی ساری تنخواہ بزاز اور درزی کی نذر ہوتی ہے اور پھر بھی یہ حد سے زیادہ مقروض رہتا ہے۔ اُسے یہ بھی معلوم تھا کہ اِن دنوں درزی کا سخت تقاضا ہے) +

لیبوک۔" (جھلا کر) تمھیں اِس بات سے کیا غرض ہے کہ یہ کِس کی امانت ہیں۔ میں دام دیتا ہوں کِسی سے مُفت تو نہیں لیتا۔ تمھارا اِس میں کیا اجارہ ہے" +

فرنیک۔"جی نہیں۔ مجھے کیا غرض ہے۔جب آپ قرض وام سے اپنی وضعداری قائم رکھنا چاہتے ہیں۔تو کیا درزی اور کیا بزاز اور

کیا کوئی اور۔ سب برابر ہیں" +

یہ سُنکر لیوک اپنے دل میں بہت جلا اور کڑھا۔ مگر تھا پرلے سرے کا بے حیا۔ اسلئے کوئی بات اِسپر مُشکل سے کارگر ہوتی تھی +

اِتنے میں کسی کام کے لئے ہیری اُسکے پاس سے ہوکر گزرا اور اُس نے اس سے یوں خطاب کیا:۔

لیوک۔ " والٹن! کہاں جاتے ہو! کہیئے اِندنوں سردی کا کیا نقشہ ہے؟

ہیری۔" ہاں۔ آج ٹھنڈ زیادہ ہے +

لیوک۔" تو کیا اپنا لبادہ جلدی میں گھر بھول آئے تھے"؟ +

اِس طنز کو سُن کر ہیری بہت بر افروختہ ہوا۔ وجہ یہ تھی کہ کئی دن سے وہ خود یہ سوچ رہا تھا کہ روز بروز سردی چمکتی جاتی ہے۔ اب ایک گرم لبادہ ضرور بنوا لینا چاہیئے۔ مگر دقت یہ تھی کہ ادنے سے ادنے لبادہ بنوانے میں بھی اُس کی قریب قریب ساری جمع پُونجی ختم ہو جاتی تھی۔ اگر ایسا کرتا تو اُس کی اُن تمام تدبیروں پر پانی پھر جاتا جو اُس نے اپنے والد کی اِمداد کے بارہ میں سوچی تھیں +

مسٹر لیوٹ ایک ہفتہ سے سوچ رہے تھے کہ ہیری غالباً گھر سے موسم سرما کے پہننے اوڑھنے کا کافی سامان نہیں لایا ہے۔ یہاں طیار کرانے میں اُسے کئی طرح کا پس و پیش ہوگا۔ اُن کا دلی منشاء یہ تھا کہ اُس کے حسب پسند ایک گرم لبادہ اور کچھ اور سامان

خرید دیں مگر انھیں تامّل یہ تھا کہ اِس بات کو ہیری پر کیونکر ظاہر کریں۔ بے موقعہ و محل کہنے سے ایسا نہ ہو کہ وہ اپنے دِل میں بُرا مان جاوے۔ چُنانچہ ایک دِن اُنھوں نے کھانا کھانے کے بعد اُس سے باتوں باتوں میں یُوں سلسلۂ سُخن آغاز کیا:۔

"اِس طرف سردی زیادہ پڑتی ہے۔ تمھیں اپنی صحت اور حفاظتِ جسم کا پورا خیال رکھنا چاہیئے"۔ ہیری نے نہایت ادب کے ساتھ جواب دیا کہ "جو کچھ آپ نے فرمایا ہے وہ بجا ہے۔ میں نے فی الحال ایک گرم قمیص خرید لی ہے"۔ مسٹر لیوٹ کچھ اور کہنا چاہتے تھے مگر وہ ہیری کے چہرہ کی طرف دیکھ کر جسپر کسیقدر تشویش سی پائی جاتی تھی خاموش ہوگئے اور اِس بارہ میں کچھ اور کہنے سُننے کو کسی اور وقت کے لیئے مُلتوی کر دیا +

ہیری۔ در حقیقت کئی دِن سے لبادہ بنوانے کی فکر میں تھا مگر اِس وقت لیوک نے نہایت نا مناسب اور اہانت آمیز طریق سے اُس پر نوک جھوک شروع کی۔ اِسکے پہلے سوال کا جواب ہیری نے متانت کے ساتھ یوں دیا:۔

ہیری۔ میں اپنا لبادہ گھر پر نہیں چھوڑ آیا ہوں۔ میرے پاس اِس وقت کوئی لبادہ موجود نہیں ہے +

لیوک۔ تو کیا درزی نے اب تک سی کر نہیں دیا؟

ہیری۔ (کسیقدر خفا ہوکر) مینے کسی درزی کو کوئی کپڑا سِینے کے

لئے نہیں دیا ہے +
لیوک۔ تو کیا آپ جاڑا یُونہیں نکال دینگے۔ رُوپیہ کا جیب میں رکھ کر اچار ڈالئے گا؟
ہیری۔ (طیش میں آکر) آپ کو میرے بِج کے معاملات سے کیا سرو کار ہے +
فرینک۔ (**لیوک** کی طرف اشارہ کرکے) یہ اِس وقت قابلِ مُعافی ہیں۔ کیونکہ اپنے درزی اور بزاز کے لئے گاہک پیدا کرنیکی کوشش کر رہے ہیں۔ اِنھیں اُن سے کچھ دستوری مِل جاتی ہے +
سیمول۔ اور اِسی دستوری کی بدولت تو اِن کی وضعداری بنی ہوئی ہے۔ دستوری میں یہ اپنے کپڑے بنوا لیتے ہیں۔ پھر خواہ مخواہ لوگوں کو مجبور نہ کریں تو اور کیا کریں۔ لالچ بُری بَلا ہے +
لیوک۔ (جامہ سے باہر ہوکر) بس خاموش رہو۔ تُم سب نے مجھے کیا سمجھ رکھا ہے۔ میں اپنے کپڑوں کے دام اور سلائی نقد ادا کیا کرتا ہوں +
فرینک۔ بجا ہے۔ جب وہ لوگ دست و گریبان ہونے کو طیّار ہو جاتے ہیں +

ہیری نے اپنے دِل میں کہا خُوب ہوا جو **لیوک** کی ایسی خبر لی گئی۔ اِدھر **لیوک** اپنی خوش معاملگی کا بہت غُصّہ میں آکر اظہار کر رہا تھا۔ اُدھر **ہیری** اپنے کام میں مصرُوف ہوگیا۔ کیونکہ وہ یہ نہیں

چاہتا تھا کہ اِس قسم کی نوک جھوک کو شوق سے سُنے یا اُس میں کچھ دخل دے۔ وہ جانتا تھا کہ ایسے شیخی خوروں کا ہمیشہ یہی حال ہُوا کرتا ہے +

ہیری نے تیسرے پہر پھر سوچا کہ بہر حال اِس موسم میں صحت قائم رکھنے کے لئے ایک گرم لبادہ بنوانا اشد ضروری ہے۔ آخر الامر اُس نے اِرادہ کرلیا کہ آج شام کو **مسٹر میرل** کے کارخانے میں جاکر دریافت کرونگا کہ کم ازکم کتنے میں ایک گرم لبادہ طیّار ہو سکتا ہے +

مسٹر میرل کے کارخانہ میں ہر قسم کا کپڑا بھی رہتا تھا۔ اور سلائی کا کام بھی ہوتا تھا۔ **میرل** در حقیقت بہت شریف۔ نیک نیّت اور خوش معاملہ آدمی تھا۔ غیر واجبی بات کبھی نہیں کہتا تھا +

ہیری شام کے وقت اُس کی دوکان پر گیا۔ اتفاق سے اُس وقت دوکان کے اندر صرف **میرل** ہی تھا اور اُسکے پاس ایک نوعمر لڑکا کھڑا ہوا تھا جسکی عُمر **ہیری** سے کوئی دُو برس زیادہ ہوگی یہ ایک مالدار آدمی کا لڑکا تھا اور **بوسٹن** میں رہتا تھا۔ اِسکا نام **ٹیوڈر** تھا اور اِن دِنوں اِس قصبہ کے پاس ہی ایک دُوسرے قصبے میں اپنے ایک رشتہ دار کے ہاں ایک تقریب پر آیا ہوا تھا اِس وقت یہ **میرل** کی دوکان پہ ایک قیمتی کوٹ کی مرمّت کرانے کی غرض سے آیا تھا۔ **ہیری** سے اُس کی پہلے کی مُلاقات تھی۔

اس لئے اسے دیکھکر وہ بڑے تپاک سے یوں مخاطب ہوا:۔
ٹیوڈر۔ والٹن۔ مزاج اچھے ہیں؟ +
ہیری۔ شکر ہے۔ آپ کی نوازش۔ آپ کے مزاج؟ +
ٹیوڈر۔ عنایت۔ ابکے تو کچھ اعتدال سے زیادہ سردی ہے! +
ہیری۔ "کوئی شبہ نہیں۔ زیادہ بارشوں نے سردی کو خوب چمکا دیا ہے +

ہیری نے مسٹر میرل سے مخاطب ہوکر کہا کہ "مجھے ایک ایسے لبادہ کے دام بتادیجئے کہ جسکا کپڑا بہت سستے داموں کا ہو۔ خواہ وہ موٹا ہو۔ مگر گرم ہو۔ داموں میں کپڑے کی قیمت اور سلائی شامل کر لیجئے گا۔ شاید میں اس کے لئے عنقریب آپ سے فرمایش کروں +
میرل۔ (ایک تھان کی طرف اشارہ کرکے) یہ کپڑا آپ ملاحظہ فرمایئے۔ بہت سستے داموں کا ہے۔ اٹھارہ ڈالر میں آپ کا لبادہ تیار کردونگا
ہیری۔ بہت بہتر۔ اس سے کم داموں میں تو شاید طیار نہیں ہوسکتا +
میرل۔ اگر آپ نقد دام دینگے تو میں ایک ڈالر اور کم کر دوں گا۔ کیا عرض کروں میں ان دنوں وق آگیا ہوں۔ اگرچہ کہنا تو مناسب نہیں ہے۔ ایک آپ ہی کے کارخانہ میں حضرت ہیں۔ تیس ڈالر سے زیادہ اُن کی طرف باقی ہیں مگر دینے کی اُن کی نیت نہیں معلوم ہوتی حساب رکھنے کا کبھی لطف ہے جبکہ طرفین کی سہولیت کا خیال رکھا

جاوے +

ہیری -(متانت کے ساتھ) اگر میں آپ سے بادہ طیار کراؤں گا تو قیمت نقد ادا کروں گا - آپ نے جو دام بتائے ہیں اُن کی بنسبت میں غور کرونگا اور پھر اگر ضرورت ہوئی تو حاضر ہونگا +

ٹوڈر نے اِس تقریر کو خاموشی کے ساتھ اوّل سے آخر تک سُنا - وہ ہیری کے چہرے سے تاڑ گیا کہ دام سُن کر یہ کسی قدر تذبذب میں پڑ گیا ہے - جب ہیری چلا گیا تو اُس نے میرل سے کہا کہ شاید آپ جانتے ہونگے کہ یہ ایک بڑا نیک نہاد نوجوان ہے - مسٹر میرل نے کہا کہ میں اگر بیس لیوک آویں تو اُن سب پر اکیلے والٹن کو ہزار درجہ ترجیح دیتا ہوں - یہ مسٹر لیوٹ کے کارخانہ میں ہے - بعض بیہودہ لڑکے ایسے کنجوس اور کمینہ مزاج کہتے ہیں - مگر اِس کے برابر شریف اور ہونہار مجھے یہاں ایک بھی نظر نہیں آتا - اِس کی بابت لیوٹ نے مجھ سے ذکر کیا تھا کہ اِس وقت یہ پیسہ پیسہ اِس لئے جوڑ رہا ہے کہ اِس کا والد ایک غریب زمیندار ہے اور وہ بعض ناگزیر بواعث سے مقروض ہوگیا ہے - یہ چاہتا ہے کہ جس طرح سے ممکن ہو - اُسے جلد سُبکدوش کردے - اسی غرض سے اِن دنوں اِسے اپنی بعض ضروریات میں بھی کمی منظور ہے - مسٹر میرل نے دلی آرزو کے ساتھ کہا کہ میری خواہش یہ ہے کہ اِس کی میں کسی طرح اِس موقعہ پر معاونت کرسکوں - کوئی

موزوں طریق سوچ رہا ہوں۔ ستره ڈالر کہدیئے ہیں اور بھی کمی کردینے
کو طیار ہوں۔ ایک جگہ نفع نہ لیا نہ سہی۔ جب یہ لائق اور مالدار
ہو جاویگا تو ہمارے کارخانہ کی ضرور سرپرستی کریگا۔ اگر اس کی قرض
وام کی عادت ہوتی تو آج تک اس کے لئے کئی لبادے بن جاتے
خواہ بعد میں ذلت ہی ہوتی۔ مگر لڑکا سمجھدار ہے۔ کوئی کام بغیر
سوچے سمجھے نہیں کرتا +

ٹیوڈر۔ تو کیا لیوک کو اب آپ صاف جواب دید یا کرینگے ؟

میرل۔ جی۔ ہاں ! اب وہ مجھ سے کچھ زیادہ توقع نہیں رکھ سکتے
میں بہت لحاظ کرچکا ہوں۔ مروت کی بھی کوئی حد ہوتی ہے +

ٹیوڈر۔ بجا فرمایا۔ لیجیئے وہ حضرت خود بدولت تشریف لا رہے ہیں۔
آپ کے کارخانے کے سرپرست ہیں۔ (اتنے میں لیوک خراماں
خراماں اپنے دو دوستوں کے ہمراہ دوکان کے اندر داخل ہوا) +

لیوک۔ (بغیر سلام بندگی کیئے) مسٹر میرل کچھ نیا مال آیا ہے۔ مَیں
چاہتا ہوں کہ کوئی عمدہ کپڑا ہو تو دو پاجامے طیار کراؤں +

میرل۔ (کشیدگی کے ساتھ) جو کچھ مال ہے۔ آپکے رُوبرو ہے +

لیوک (ایک تھان اُٹھا کر) اوہو ! یہ کپڑا تو بہت اچھا معلوم ہوتا ہے
بھلا اس کی قیمت کیا ہوگی ؟

میرل۔ اس ٹکڑے کے دس ڈالر دام ہیں +

لیوک۔ خیر۔ قیمت کی کوئی بات نہیں۔ مَیں زیادہ تکرار پسند نہیں

کرتا۔ آپ میرے دو پاجامے قطع کر دیجئے +

میرل۔ پاجامے قطع ہو جاوینگے۔ مگر پہلے اپنے حساب کی نسبت فرمایئے کہ کیا منشاء ہے؟ اپنا حساب صاف کر دیجئے گا +

لیوک۔ (لاپرواہی کے ساتھ) ہاں پہلا حساب آپ کا کچھ باقی تو ہے۔ فرمایئے۔ کسقدر ہوگا؟

میرل (حساب کی کتاب دیکھ کر) تیس ۳۰ ڈالر +

لیوک۔ بہت اچھا۔ آپ پاجامے طیار کیجئے۔ میں سب دام اکٹھے بھجوا دوں گا +

میرل۔ (کسیقدر رعب کے ساتھ) اگر آپ یہ سمجھ سکتے کہ روپیہ کا کام روپیہ سے ہی چلتا ہے تو مجھے کچھ کہنے کی ضرورت نہوتی۔ پہلے آپ اپنا حساب صاف کردیں زاں بعد سب کچھ طیار ہو سکتا ہے +

لیوک۔ کیا آپ کو کچھ شک ہو گیا ہے؟

میرل۔ اگر ہو گیا ہے تو آپ اُسے فی الفور رفع کر سکتے ہیں +

لیوک۔ مجھے یہ خیال نہیں تھا کہ اس ذرا سی رقم کے لئے آپ اس قدر طول دینگے +

میرل۔ مجھے بھی یہ خیال نہیں تھا کہ آپ اس ذرا سی رقم کی ادائیگی میں اس قدر پس و پیش فرماوینگے +

لیوک۔ (مسکرا کر) آپ اس قدر کیوں گھبراتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ آج تو میں آپ کو روپیہ دے نہیں سکتا وجہ یہ ہے کہ میرے

ایک دوست کو کچھ روپیہ کی ضرورت تھی۔ اُسے مینے آج پچاس ڈالر دیئے ہیں۔ اگلے ہفتہ وہ واپس کر دینگے۔ اُس وقت آپ کا جو کچھ نکلے گا دے دیا جاویگا +

میرل۔ میں آپ کی تقریر سُنکر بہت محظوظ ہوا ہوں +

لبوک۔ اِس وقت مجھے ایک جگہ دعوت میں جانا ہے۔ میرے احباب انتظار کر رہے ہونگے۔ بس اب آپ پاجامے قطع کر لیجئے۔ اور جلد طیّار کرائیے۔ اگلے اِتوار کو میں اُنھیں پہننا چاہتا ہوں +

میرل۔ میں عرض کر چکا ہوں کہ روپیہ کا کام باتوں سے نہیں نِکل سکتا +

لبوک۔ (کسیقدر جھنجلاکر) اچھّا۔ خیر۔ یہ تو بتائیے۔ کہ کیا والٹن جو ابھی یہاں سے گیا ہے۔ کچھ میری نِسبت خِلاف کہتا تھا؟ +

میرل (ناخوش ہوکر) ہرگز نہیں۔ یہ آپکو کیسے خیال پیدا ہوُا؟

لبوک۔ اِسلئے کہ وہ ایک بڑا کمینہ مزاج نوجوان ہے۔ آج میں نے اُسے اِس بارہ میں کسیقدر شرمسار کیا تھا +

میرل۔ میں والٹن کو ہرگز کمینہ مزاج خیال نہیں کرتا +

لبوک۔ کیا اُس نے کبھی آپ سے کچھ خریدا ہے؟ +

میرل۔ (کسیقدر غصّہ کے ساتھ) اِس سے آپ کو کیا واسطہ؟ +

لبوک۔ میرا یہ خیال ہے کہ خواہ وہ بدن پر چیتھڑے لاوے پھرے مگر گرہ سے ایک پیسہ خرچ کرنا نہیں چاہتا +

میرل - (کسیقدر زور کے ساتھ)۔ وہ نہایت شریف نوجوان ہے۔ وہ ہرگز پسند نہیں کرتا کہ کسی سے قرض وام لیکر یا جھوٹے وعدے کرکے خوش پوش کہلاوے +

لیوک۔ کیا آپ مجھپر ڈال کر سکتے ہیں؟ +

میرل - زیادہ اِس بارہ میں طُول نہ دیجیئے۔ مجھے اُمید ہے کہ آپ جلد اپنا حساب بیباق کر دینگے +

لیوک۔ دل میں کوئلہ ہوکر کار خانہ سے باہر چلا گیا۔ اُس نے خُوب طرح سمجھ لیا کہ جبتک مسٹر میرل کا حساب بیباق نہ کیا جاوے گا۔ اِن سے کچھ اُمید نہیں رکھنی چاہیئے۔ اپنے کار خانہ میں اِس کی کوئی رقم بقایا میں نہیں تھی۔ کُل جمع اِس وقت اُسکے پاس ڈیڑھ ڈالر تھا۔ مگر اپنی باتوں اور کپڑوں کی بدولت یہ اِدھر اُدھر سے اپنا کام چلا لیا کرتا تھا +

فصل چودھویں

ایک دوستانہ سلوک

جب **بببوک** چلاگیا تو مسٹر **میرل** نے ٹیوڈر سے مخاطب ہو کر کہا کہ کیوں جناب آپ نے ایسے بھی شوقین ملاحظ فرمائے ہیں۔ اِنکی صفات پہلے مجھے اِسقدر معلوم نہیں تھیں۔ اَب میں اِن سے زیادہ واقف ہوگیا ہوں۔ میرا قاعدہ ہے کہ پہلے اگر کوئی صاحب چاہیں تو مہینے دو مہینے اُن کے صِرف ارشاد ہی کی تعمیل کر دیا کرتا ہوں۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ دُنیا میں اِسی طرح کام چلا کرتے ہیں۔ ہر وقت نقد ادا کرنا ہر ایک کے لیئے آسان نہیں ہے۔ کسی کو ایک وقت کسی شے کی اشد ضرورت ہے اور رُوپیہ دَس دِن بعد جہاں سے ملنا ہے ملیگا تو ایسی حالت میں کام چلا لینے میں کوئی عیب نہیں ہے۔ شُروع کے مہینے دو مہینے میں مَیں گاہک کو پہچان جاتا ہوں کہ وہ کِس قماش کا آدمی ہے۔ اگر اِس وقت **ہیری والٹن** مجھ سے فرمایش کرتا تو مجھے ذرہ تامل اور اِنکار نہ ہوتا۔ کیونکہ میں اُس کے چہرہ سے کہہ سکتا ہوں کہ وہ نہایت شریف اور راستباز نوجوان ہے +

ٹیوڈر۔ مسٹر **میرل** سے یہ کہہ کر رخصت ہوا کہ کل میرا کوٹ ضرور طیار کرا دیجیئے گا۔ مسٹر **میرل** نے جواب دیا کہ آپ اطمینان رکھیں

کل اُسے طیّار ملجائے گا +

ٹیوڈر ایک نیک سیرت بلند حوصلہ اور فراخ دِل نوجوان تھا۔ یہ راستہ میں سوچتا جاتا تھا کہ ہیری کو اِس وقت ایک لبادہ کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔مُشکل یہ آکر پڑی ہے کہ اگر وہ طیّار کراتا ہے تو رُوپیہ زیادہ خرچ ہوتا ہے۔اور اِس طرح سے وہ وقت پر اپنے والِد کو مدّد نہیں دے سکتا۔جس کا سب سے زیادہ اُسے خیال ہے۔ اگر لبادہ مُہیّا نہوگا تو اُس کی صحت میں فرق آجانے کا احتمال ہے۔ اِس سال سردی حدِ اعتدال سے زیادہ پڑنے لگی ہے۔ اِس وقت اِسے خیال آیا کہ پچھلے سال مینے ایک گرم لبادہ طیّار کرایا تھا۔ مگر اُسے ایک مرتبہ بھی پہننے کا موقعہ نہیں ملا۔اَب وہ میرے کسی قدر چھوٹا ہوگا۔اور اُس کی مجھے ضرورت بھی نہیں ہے۔ ہیری کے قد و قامت اور جسم سے اُسنے اندازہ لگا لیا کہ وہ لبادہ اُسکے عین ٹھیک آجاویگا اَب ٹیوڈر کے دِل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ کسی طرح ہیری اُسے قبول کرلے مگر وہ بہت تذبذب میں تھا کہ کسطرح ہیری سے اس بات کا ذکر چھیڑے۔آخر اُسنے مُصمم اِرادہ کرلیا کہ جسطرح ممکن ہوگا ہیری کو وہ لبادہ پہناویگا

حُسنِ اتفاق سے اسے راستہ میں ہیری مِلگیا۔جو آہستہ آہستہ کچھ سوچتا ہوا اپنے کار خانہ کی طرف جارہا تھا۔اُس نے بہت محبّت اور سادگی سے اُسے ہیری کہہ کر بُلایا۔مگر ہیری نے یک بیک اِس قدر بے تکلفّی کی مُبادرت کرنی نہیں چاہی اور ٹیوڈر کے پُورے نام

کے پہلے مسٹر اضافہ کرکے خطاب کیا +
ہیری - فرمائیے - اب بوسٹن جانے کا کب تک ارادہ ہے ؟ +
ٹیوڈر - آج سے دو ہفتہ بعد جاسکوں گا - کیا مسٹر لیوٹ کے بڑے صاحبزادے آجکل بوسٹن میں ہیں ؟ +
ہیری - جی ہاں - اب مَیں اُن کی جگہ کام کرتا ہوں +
ٹیوڈر - مَینے بھی یہی سُنا ہے - کہیئے اِس نئے کام میں آپ کا دِل لگ گیا ہے ؟ +
ہیری - ہاں کام کو مَیں خُوب دِل لگاکر کرتا ہوں - لیکن میری دِلی آرزو تو یہ تھی کہ اگر کسی مطبع میں کُچھ کام مِلجاتا تو بہت بہتر ہوتا - تاہم میں ہزار غنیمت سمجھتا ہوں کہ اِتنی جلدی مُجھے اِس کارخانہ میں جگہ مِل گئی - کارخانہ کے مالک اور مہتمم سب شریف اور خوش معاملہ اصحاب ہیں - ہمدردی بھی اُن میں جیسی کہ ہونی چاہیئے ویسی ہی ہے +
ٹیوڈر - میں تو ابھی کُچھ بھی نہیں کرتا گو میرے والد ایک اچھے سوداگر ہیں - پھر بھی کُچھ کام ضرُور یہاں سے جاکر سنبھالوں گا - کیونکہ میں یہ نہیں چاہتا کہ آپ ہاتھ پر ہاتھ رکھکر بیٹھ رہوں - یا فضول باتوں میں اپنا عزیز وقت ضائع کروں - اِس زُعم پر کہ میرے والد کے پاس کسیقدر سرمایہ ہے اور اِسوقت اُن کا کام اچھا چل رہا ہے - خیر یہ باتیں تو ہُوا ہی کرینگی - یہ فرمائیے کہ آپ مسٹر میرل کے کارخانہ میں تشریف لے گئے تھے - پھر کچھ سوچکر واپس چلے آئے - اگر

آپ بُرا نہ مانیں اور مجھے اپنا محبِ صادق تصوّر فرماویں تو میں آپ کو یہ رائے دیتا ہُوں کہ جو شئے گھر میں موجود ہے اُسے چھوڑ کر اور خریدنے سے کیا فائدہ۔ میرے پاس ایک بالکل نیا گرم لبادہ موجود ہے وہ آپ کے ٹھیک آجاویگا۔ اَب مجھے اُس کی قطعی ضرورت نہیں ہے۔ اگر آپ قبول فرماویں تو میں پیش کرسکتا ہُوں۔ مَیں آپ کو اپنے حقیقی بھائی کے برابر سمجھتا ہوں۔ ورنہ اِس بے تکلفی کے ساتھ گفتگو کرنے کی ہرگز جرأت نہ کرتا +

ٹیوڈور کی تقریر سُن کر ہیری دل میں بہت خوش ہوا۔ اور اُس سے کہنے لگا کہ "اگر آپ کی یہی خوشی ہے تو کیا مضائقہ ہے میں لبادے کو پہن لونگا مگر یہ یاد رکھئے گا کہ اگر میں بھی کبھی کسی شئے کو پیش کروں تو آپ کو بھی اِسی طرح بلا عُذر میری خوشی مقدم سمجھنی ہوگی +

ٹیوڈر (ہنسکر) جب مجھے موقعہ ملا کرے گا تو مَیں بغیر آپ کے کہے خود لے لیا کروں گا۔ پوچھنے اور مانگنے کی تکلیف میں گوارا نہیں کیا کروں گا +

ہیری۔ میں اگر اِس وقت آپ کا شکریہ ادا کروں تو آپ یہ کہینگے کہ پھر وہی "تکلّف" کی بات آگئی (مسکراکر) مگر یہ کہے بغیر تو میں رہ نہیں سکتا کہ اِس وقت آپنے میرے کچھ دام بچا دیئے ہیں۔ جنکو کچھ عرصہ تک محفوظ رکھنے کی میں خود تدبیر میں تھا +

ٹیوڈر۔ آپ اِس بات کا تو ذکر چھوڑ دیجیئے۔ اگر کچھ ہرج نہو تو مجھے اپنے حالات سے آگاہ کیجئے۔ ممکن ہے کہ آپ کی خواہشوں کے پورا کرنے میں کبھی میں بھی مدد دیسکوں۔ آپ یہ نہ سمجھیئے کہ مجھے کسی کے نجی کے حالات دریافت کرنے یا اُن میں دخل دینے کی عادت ہے۔ یا میں محض راز جوئی کی نیت سے آپ سے پوچھتا ہوں بلکہ میرا مُدعا یہ ہے کہ ہم میں ایسی یگانگت پیدا ہو جاوے کہ ہم ایک دُوسرے کی اصلی خواہشوں کو سمجھنے کے قابل ہو جاویں +

ہیری نے ٹیوڈر کی صدق نیت کو پہلے ہی بخوبی سمجھ لیا تھا اِن میں فی الفور ایسا اُنس پیدا ہوگیا کہ گویا برسوں کے رفیق تھے۔ ٹیوڈر کے اطوار اور تقریر کا اثر ہیری کے دِل پر بہت ہی اچھا ہُوا۔ پس ہیری نے بلا تکلّف ٹیوڈر کو اپنی ساری سرگذشت کہہ سُنائی۔ چلتے وقت دونوں نے بہت محبّت کے ساتھ ہاتھ مِلائے۔ اور خط و کتابت جاری رکھنے کے وعدے دونوں جانب سے واثق ہوگئے

تین دِن بعد ہیری کے نام ایک پارسل آیا جسے اُس نے شام کے وقت اپنے کمرے میں کھولا تو اُس میں سے علاوہ ایک عمدہ لباوے کے دو جوڑے اور کپڑوں کے نکلے۔ ہیری اُنھیں دیکھ کر دل میں بہت شادماں ہُوا اور کہنے لگا کہ اِسے عنایتِ ایزدی کے سِوا اور کیا کہہ سکتے ہیں۔ ساتھ ہی اُس کے دِل میں یہ خیال گزرا کہ ایسا نہ ہو کہ یہ کپڑے میرے بدن پر تنگ آویں یا بہت ڈھیلے

ہوں۔ ورنہ نکتہ چینی ہوگی اَور بعض موقعوں پر کسیقدر خفیف بھی ہونا پڑیگا۔ مگر جب یکے بعد دیگرے اُس نے سب کو پہنا تو وہ اُس کے ایسے ٹھیک آئے کہ گویا اُسی کے لئے سیئے گئے تھے۔ گو ہیری ایک سادہ مزاج اَور متین لڑکا تھا مگر بمقتضائے عمر اُسکے جی میں آئی کہ آج اِن میں سے ایک جوڑے کو پہنکر چلنا چاہیئے۔ دیکھیں لیبوک دل میں کیسا جلتا ہے۔ بڑا لطف ہوگا +

کھانا کھانے کے بعد ہیری ایک نیا جوڑہ کپڑوں کا پہنکر نِکلا۔ لیبوک ایک جگہ کھڑا ہوا تمباکو کی بیڑی پی رہا تھا۔ اُس کے گرد کئی کارخانے کے اور کئی باہر کے لڑکے موجود تھے۔ ہیری کو دُور سے ایک لڑکے نے نئے لباس میں دیکھ کر لیبوک سے یُوں کہا کہ "دیکھا آج مسٹر ہیری والٹن کِس ٹھاٹھ سے برآمد ہوئے ہیں۔ پچھلے ہفتے تم انھیں چھیڑ رہے تھے۔ آج اِسوقت اپنی صورت دیکھو اور اُنھیں دیکھو"۔ یہ سُن کر بہت سے لڑکوں کو جو وہاں کھڑے تھے لیبوک کے جلانے کا سہل نسخہ ہاتھ آیا۔ اُنھوں نے دِل میں خیال کیا کہ گھڑی بھر کی چھیڑ چھاڑ اور دِل لگی کا یہ خاصہ سامان مِل گیا ہے پہلے لیبوک یہ سمجھا کہ یہ سب مجھے بنانا چاہتے ہیں۔ بھلا والٹن کے چیتھڑوں کو میری پوشاک سے کیا نسبت۔ اتنے میں ہیری۔ لیبوک کے پاس سے ہوکر گزرا۔ لیبوک حیرت میں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اُس کی طرف دیکھنے لگا۔ جب اُس سے نہ رہا گیا تو اُس نے ہیری کو آواز

آواز دیکر کھڑا کر لیا اور پُوچھنے لگا کہ ایسا عُمدہ لباس آپ نے کہاں سے طیار کرایا ہے؟۔ **ہیری** نے جواب دیا کہ آپ کو کیا گمان گزرا ہے۔ مینے کسی کو ٹھگا نہیں ہے +

لیوک۔ (دل میں شرما کر) "اچھا اِتنا تو بتا دیجئے کہ اِسے کِسنے سِیا ہے؟"

ہیری۔ بوسٹن کے ورزیوں نے +

اتنے میں ہیری کی صدری **لیوک** کے نظر پڑی یہ اُسے دیکھ کر اور حیران ہوا۔ اور بے اختیار کہنے لگا کہ "معلوم ہوتا ہے کہ آپ اپنا لباس بوسٹن میں طیار کراتے ہیں" +

فرنیک۔ بہت اچھا سِلا ہے۔ اور خُوب بدن پر سُٹا ہے +

ہیری یہ دیکھکر کہ اب اِن لڑکوں کو **لیوک** کے چھیڑنے اور جلانے کا اچھا مَوقعہ مِل گیا ہے۔ خُود چُپکے سے وہاں سے سرک گیا اور اپنے دِل میں **لیوک** کی بیہُودگی اور کم فہمی پر کچھ افسوس کرتا اور کچھ ہنستا ہوا کُتب خانہ میں داخل ہوا اور وہاں عِلم سیاستِ مُدن کی ایک کتاب لے کر پڑھنے لگا۔ بعد میں لڑکوں نے **لیوک** کو اچھی طرح سے بنایا۔ اور نہایت شرمندہ کیا۔ آخر **لیوک** پژمردہ خاطر ہوکر اپنے مکان کو چلا گیا +

فصل پندرہویں

لیوک کی تنگدستی

لیوک فی الحقیقت ایک بد وضع اور شیخی باز لڑکا تھا۔ اس کی صحبت بھی ایسے ہی نوجوانوں سے رہتی تھی کہ جن کا کوئی اصول نہیں تھا۔ انھیں گھر بار کی کچھ فکر تھی۔ نہ یہ اپنے ذاتی فرائض سمجھتے تھے اور نہ یہ جانتے تھے کہ انسان کی زندگی کیسی بے بہا شئے ہے۔ ان کو یہ تعلیم نہیں دیگئی تھی کہ کبھی کو شکل و صورت اور لباس سے حقیر نہیں سمجھنا چاہیئے۔ کبھی کسی کی مصیبت میں اِن کی ذات سے ہمدردی ظہور میں نہیں آتی تھی۔ مآل اندیشی یا کسیکو نیک صلاح دینے کا تو کیا ذکر ہے۔ یہ اِس قابل بھی نہیں تھے کہ کسی سنجیدہ بات کا جواب دے سکیں۔ سوائے مزخرفات کے انہیں اور کچھ نہیں سوجھتا تھا۔ ہروقت سیر تماشہ اور لباس کی تراش خراش کی گفتگو رہتی تھی۔ کئی اُن میں سے مشہور شرابی اور قمار باز تھے۔ تمباکو کی درجنوں بیڑیاں رات دِن میں پی جاتے تھے۔ گو لیوک کو ساٹھ ڈالر ماہوار ملتے تھے مگر یہ سب دِس پانچ دِن کے اندر ہی اندر فضول اشغال میں خرچ کر ڈالتا تھا اور ہمیشہ پچاس ساٹھ ڈالروں کا مقروض بنا رہتا تھا۔ اچھے لڑکے اِس کی صحبت سے گریز کرتے تھے۔ چھوٹے اور لفنگے اِسکے

ہمدم و دمساز تھے۔ وہ اِسے ہر وقت اُبھارتے اور پھُلاتے رہتے تھے اور جو کچھ اِسکے پاس دیکھتے اینٹھ لیتے تھے۔ خراب صُحبت کے سبب یہ شراب نوشی اور قمار بازی کا عادی ہوگیا تھا۔ تمباکُو کی بیڑیوں نے اِس کے چہرہ کے رنگ و روغن کو دھُواں بناکر اُڑا دیا تھا۔ رات دِن نئی سج دھج نکالنے کے پھیر میں رہتا تھا۔ گو یہ خاصہ کاریگر تھا اور اگر چاہتا تو بہت کچھ ترقی کرسکتا تھا۔ مگر کام پر اِس کا دِل نہیں لگتا تھا۔ ٹھیک وقت پر اچھی خُوراک نہیں کھاتا تھا۔ چاٹ سے پیٹ بھر لیتا تھا۔ کسی اچھے کام کے لئے اِس سے کوڑی نہیں نکلتی تھی مگر لغو باتوں کے لئے قرض دام لینے میں کبھی پس و پیش نہیں ہوتا جس سے کچھ لیتا تھا اُسے پھر دینے کی نیّت نہیں ہوتی تھی۔ غرضیکہ اِس کی عادتیں ایسی خراب ہوگئی تھیں کہ جن کا زیادہ بیان کرنا خُوشگوار نہیں ہوسکتا + لیوک نے دُوسرے دن یہ سوچاکہ مسٹر میرل کے کارخانہ سے تو اَب زیادہ اُمید نہیں رکھنی چاہئیے۔ بہتر ہے کہ کسی کو پھانسا جاوے ورنہ بڑی بھد ہوگی۔ دو ہفتے ایک ہی قسم کے پاجاموں کو پہنتے ہوچکے ہیں اگر اتوار کو نئی قسم کے لباس میں نمودار نہ ہُوا تو لوگ سمجھ جاوینگے کہ اَب یہ کھُکھل ہوگیا ہے اور اِس کے پاس پلّے کچھ نہیں رہا +

اِس قصبے میں ایک اور درزی رہتا تھا جسکا نام جیمس ہیڈن تھا۔ یہ سلائی کے کام کرنے کے علاوہ کچھ کپڑا بھی رکھتا تھا۔ مگر لیوک کو اِس کے کارخانہ کی تراش ناپسند تھی۔ اِس کا خیال تھا کہ اگر اِس درزی سے سروکار رکھا جاویگا تو لوگ خیال کرینگے کہ یہ سَستے سودے کا گاہک ہے۔ اسوقت اسے

سوائے اِس کارخانہ میں جانیکے اور کوئی تدبیر نظر نہیں آئی۔ جب سرِ شام یہ وہاں پہنچا تو ہیبڈن اِنکے قدم رنجہ فرمانے کی علّت غائی سمجھ گیا۔ کیونکہ وہ آدمی ہوشیار۔ معاملہ فہم اور کاروباری تھا۔ ہر قسم کے آدمی سے اُسے سابقہ پڑتا تھا۔ مگر تاہم دوکاندار کا فرض ہے کہ خواہ کیسا ہی گاہک دوکان میں آوے اُس سے مُروّت سے پیش آوے اور گفتگو میں نرمی کو ملحوظ خاطر رکھے۔ تحمل کو ہاتھ سے ندے اور اگر اِنکار بھی کرنا ہو تو لیاقت کے ساتھ کرے +

لیوک۔ (بلا سلام بندگی) کہئیے میرے پاجاموں کے واسطے کوئی نیا کپڑا آیا ہے؟

ہیبڈن۔ "یہ پانچ چار تھان نئے ہیں۔ اگر آپ پسند فرماویں +

لیوک۔ (ایک تھان اُٹھاکر اور اُس کا اُلٹا سیدھا دیکھ کر) اِس میں سے ٹھیک رہے گا۔ اچھا دو پاجامے کتنے دنوں میں طیّار ہوجاوینگے؟

ہیبڈن۔ تین دن کے اندر طیّار ہوسکتے ہیں +

لیوک۔ بس چوتھے دن مجھے مطلوب ہیں زیادہ دیر نہو! +

ہیبڈن۔ جب آپ سے تین دن کی مُہلت لے لی گئی تو زیادہ دیر کے کیا معنی؟ فی الحال کم ازکم کپڑے کے دام ادا فرمائیے کام ٹھیک وقت پر طیّار ہو جاوے گا +

لیوک۔ کیوں کیا ایسی بے اعتباری ہے۔ ایک مہینے کا بھی آپ کو صبر نہیں +

ہیبڈن۔ عرض یہ ہے کہ میرے کارخانہ میں کچھ نقد ہی لین دین

رہتا ہے۔ میں ایک غریب آدمی ہوں۔ اِدھر سے آیا اُدھر دیدیا۔ اِسی طرح کام چلا جاتا ہے +

لیبوک۔ میرل سے میرا لین دین ایک عرصہ سے ہے۔ اُسنے آج تک کبھی پس و پیش نہیں کیا +

ہیڈن۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ اِس وقت آپ اُن سے خفا ہوکر دُوسرے کارخانے کی سرپرستی فرماویں +

لیبوک۔ (دل میں کٹ کر مگر ذرا سنبھلکر) میں اِس وجہ سے اُس سے ناراض ہوگیا ہُوں کہ میرے پچھلے کپڑے اُس نے میری مرضی کے مُطابق قطع نہیں کئے +

مسٹر ہیڈن نے دل میں خوب سمجھ لیا کہ یہ عُذر سراسر لغو ہے +

ہیڈن۔ (کسیقدر متحیّر ہوکر) کیا آپ کی مرضی کے مطابق کپڑے قطع نہیں کئے!! جب میرل آپ کی مرضی کے مطابق کپڑے قطع نہیں کرسکا۔ تو میں تو ایک پُرانی وضع کا درزی ہوں۔ آپ میری قطع کو کسی حالت میں پسند نہیں کرینگے۔ اگر کوئی پُرانا آدمی ہوتا تو میں سمجھ لیتا کہ وہ نئے نئے نمُونوں کو پسند نہیں کرتا۔ مگر آپکا معاملہ بالکل برعکس ہے میں تو آپ کو یہی رائے دُوں گا۔ کہ میرل کی خطا معاف کیجئے اور وہیں کام دیجئے +

لیبوک۔ (جھنجھلاکر) میں اب اُس سے دِق آگیا ہُوں۔ اگر آپ دو جوڑی پاجامے بناسکیں تو بنا دیجئے۔ ورنہ خیر! +

ہیڈن۔ میں آپ سے پہلے عرض کر چکا ہوں کہ میرے ہاں نقد معاملہ ہے +

لبوک۔ تو آپ طیّار تو کیجئے۔ میں جس دن لینے آؤں گا۔ دام نقد لیتا آؤں گا +

لبوک نے اپنے دل میں سوچ لیا کہ اُس دن نصف یا چوتھائی قیمت دیکر ٹال دُوں گا۔ باقی پھر کبھی دیکھا جاویگا +

سنیچر کی شام کو لبوک۔ ہیڈن کی دوکان پر گیا اور دیکھا کہ پاجامے بہت اچھّے طیّار ہوئے ہیں۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ نو ۹ ڈالر لاگت آئی ہے۔ لبوک نے کہا "کہ بہت بہتر۔ تین ۳ ڈالر اِس وقت لے لیجئے۔ باقی دُوسرے ہفتے دیدیئے جاوینگے +

ہیڈن۔ بہت بہتر۔ تو دُوسرے ہفتے تک مَیں اِنہیں نہایت احتیاط کے ساتھ رکھوں گا۔ اطمینان رکھئے۔ ذرا مَیلے نہیں ہونگے +

لبوک۔ کیوں اِس وقت دینے میں آپ کو کیا تامّل ہے۔ یہ بالکلّ طیّار ہیں +

ہیڈن۔ بجا ہے۔ مگر قیمت طیّار نظر نہیں آتی +

لبوک بہت مایُوس ہُوا اور یہ کہہ کر چلا گیا کہ آپ انہیں اپنے پاس رہنے دیجئے اِس وقت مَیں ایک جلسہ میں جاتا ہُوں مکان پر واپس جاکر اور بقیّہ دام بھجواکر آپ سے منگوا لونگا +

ہیڈن۔ یہ فقرہ سُن کر مُسکرایا۔ اور دل میں کہنے لگا کہ ایسے

نا دہند شیخی خوروں کا یہی علاج ہے + میرل سے میں ساری حقیقت سن چکا تھا۔ اور نہ بھی سنتا تو کیا ایسوں کو میں خود نہیں پہچان سکتا +

لیوک۔ مسٹر ہیڈن کے کارخانہ سے نکلکر سیدھا ایک شراب خانہ میں پہنچا اور وہاں پینے پلانے اور قمار بازی میں مصروف ہوگیا +

ہیری شام کا وقت ہوا خوری اور مفید کتابوں کے مطالعہ میں صرف کیا کرتا تھا +

دوسرے دن شام کے وقت ہیری باہر سے ہوا خوری کرکے چلا آتا تھا کہ یک بیک راستہ میں لیوک مل گیا اور اس نے ہیری کو ٹھیرا کر کہا کہ میں اس وقت آپ ہی کی تلاش میں تھا۔

ہیری۔ (متعجب ہوکر) میری تلاش میں !! فرمائیے ؟

لیوک۔ جی ہاں۔ میں کچھ تھوڑی سی آپ کو تکلیف دینا چاہتا ہوں۔ مجھے اس وقت ایک ہفتہ کے لئے پانچ یا دس ڈالر عنایت کیجئے۔ اگلے ہفتہ میں آپ کو واپس دیدوں گا۔ اگر دس نہ ہوسکیں تو پانچ ہی دلوائیے +

ہیری۔ (کسیقدر پریشان خاطر ہوکر) اس بارہ میں تو آپ مجھے معاف فرمائیے۔ میں مجبور ہوں +

لیوک۔ کیوں۔ مجبوری کی اس میں کیا بات ہے۔ کیا آپکے پاس

اِس قدر ہیں نہیں +

ہیری۔ میرے پاس ہوں یا نہوں۔ اِس سے کیا بحث ہے میں آپ سے اِس قسم کا رابطہ بڑھانا نہیں چاہتا ہوں۔ آپ کو مجھ سے بہت زیادہ تنخواہ مِلتی ہے۔ بایں ہمہ تعجب ہے کہ آپ مجھ سے خواستگار ہوتے ہیں

لیوک۔ آپ سے اور کیا اُمید ہو سکتی تھی۔ خیر دیکھا جاویگا +

ہیری نے لیوک کی باتوں کی مُطلق پرواہ نہیں کی۔ وجہ یہ ہے کہ اُس کی عادتیں کسی سے پوشیدہ نہیں تھیں۔ ہیری کے دل میں اِسوقت یہ خیال گزرا کہ اگر لیوک کسی ڈھنگ کا ہوتا اور اُسے در حقیقت کسی کام کے لئے ضرورت ہوتی تو یہ کچھ بھی بات نہیں تھی کسی کو کانوں کان خبر تک نہ ہوتی اور اِسکا کام بھی چل جاتا مگر ایسے بدکردار شخص سے اِس قسم کا حساب ڈالنا سراسر فضیحتے میں پڑنا ہے +

فصل سولہویں

ایک رات کا مدرسہ

اِس قصبے کے مدرسہ کے مُعلّم کا نام مسٹر ہیو نورڈ مارگن تھا۔ یہ کشیدہ قامت قوی الجثّہ اور نہایت خوش خُلق آدمی تھے۔ زیادہ وقت اِن کا کُتب بینی میں صَرف ہوتا تھا۔ اِن کی لیاقت بہت اچھی تھی۔ مگر آمدنی قلیل ہونے کے باعث طبیعت اکثر متفکر رہا کرتی تھی +

ایک دِن بیٹھے بیٹھے اِنھیں یہ خیال گزرا کہ اِس قصبے میں آٹھ دَس کارخانے اور پندرہ بیس بڑی دوکانیں ہیں۔ سب میں دو دو چار چار لڑکے کام کرتے ہیں۔ جن کی عُمریں پندرہ سے بیس برس تک ہونگی۔ اوّل اِنھیں دِن میں باقاعدہ پڑھنے لکھنے کا کوئی موقع نہیں مِل سکتا۔ دُوسرے اِنھیں گھر پر پڑھانے والا میسّر نہیں آسکتا۔ اگر شام کے بعد گھنٹے دو گھنٹے کے لئے اِنھیں ایک جگہ تحصیل علم کا موقع مِل سکے اور وہ بھی کم خرچ پر۔ تو شاید کئی لڑکے ایسے ہونگے کہ جو بخوشی تمام شریک ہو جاویں۔ اِنھیں علمِ حساب سِکھایا جاسکتا ہے۔ ادب اور صرف و نحو پڑھایا جاسکتا ہے۔ اور تواریخ کے بارہ میں بہت سی دلچسپ باتیں بتائی جاسکتی ہیں۔

باآلاخر اِس خیال نے اُنھیں رات کا مدرسہ کھولنے کے لئے آمادہ کر دیا +

اِس بارہ میں خوب غور کرکے مسٹر مارگن نے مسٹر بیٹن سے جو اِس حلقہ کے اِنسپکٹر مدارس تھے اور جن کا صدر مقام اِسی قصبہ میں تھا تذکرہ کیا۔ اُنھوں نے کچھ تامّل کے بعد جواب دیا کہ "آپ کا خیال اچھّا ہے۔ اَور تو میں فی الحال کچھ کہہ نہیں سکتا۔ میرا ایک لڑکا ہے اُسے میں بخوشی گھنٹہ آدھ گھنٹہ کے لئے آپ کے رات کے مدرسہ میں بھیجدیا کروں گا۔ وہ فرانسیسی زبان سیکھنے کا شایق ہے اور مجھے اِس قدر فُرصت نہیں کہ کچھ پڑھا سکوں۔ آپ اُسے یہ زبان آسانی سے سکھا سکتے ہیں۔ ذرہ صَرف و نحو کا زیادہ خیال رکھیئے گا۔" یہ سُن کر مسٹر مارگن کی کمال حوصلہ افزائی ہوئی اور اُنھوں نے پھر دریافت کیا کہ اِس مطلب کے لئے مدرسہ کا کمرہ استعمال کرنے میں آپ کو کچھ اعتراض تو نہیں ہوگا۔ مسٹر بیٹن نے اطمینان دِلایا کہ اِس میں مُجھے کوئی اعتراض نہیں ہوسکتا۔ اگر آپکا یہ مدرسہ چل نِکلا اور وقعت کے قابل ہُوا تو مَیں اِسکا اپنی رپورٹ میں ذکر کردونگا۔ کیا تعجب ہے کہ آپ کو کچھ اِمداد مِل جاوے۔ اخیر میں مسٹر بیٹن نے مسٹر مارگن کو یہ رائے دی کہ سب سے پہلے اشتہارات چھپواکر کچھ عام گُزر گاہوں اور مشہور آمد و رفت کے مقامات پر چسپاں کرا دیجئیے۔ اور کچھ دستی تقسیم ہو جانے چاہئیں۔ تاکہ عوام کو آپ کا اصلی مُدعا معلوم ہوجاوے +

انسپکٹر صاحب کی ملاقات اور دلاہی سے مسٹر مارگن نہایت شگفتہ خاطر ہوئے اور اُنھیں یقین ہوگیا کہ جب مسٹر بیٹسن نے میری تجویز پسند کرلی تو اب اس کی معقولیت میں ذرہ سا بھی شک نہیں ہوسکتا۔ اُنھوں نے فی الفور ایک مختصر سا اشتہار لکھ کر اُس کی دو ڈھائی سَو پرتیں چھپوالیں۔ اشتہار کا مضمون یہ تھا:۔

رات کا مدرسہ

میرا ارادہ ہے کہ اُن نوجوانوں کے لئے جو تحصیل علم کے شایق ہیں اور اپنی علمی استعداد بڑھانا چاہتے ہیں۔ مگر دن میں بوجہ کار و بار فرصت نہیں پاسکتے۔ایک شام کا مدرسہ کھولوں۔ جو صاحب جس مضمون میں چاہینگے اُن کو اسی میں سبق دیئے جاوینگے۔سرکاری مدرسہ کے بڑے کمرہ میں آیندہ سوموار سے باقاعدہ مدرسہ کھول دیا جاوے گا۔ پڑھائی ۷ بجے شام سے شروع ہوا کرے گی۔شرح تعلیم فی ہفتہ بینس سینٹ یا دس ہفتوں کے لئے ۵ ڈالر مقرر کی گئی ہے۔مزید حالات ذاتی طور پر دریافت ہوسکتے ہیں"۔

لیونورڈ مارگن

جن اشخاص نے اِس اشتہار کو شوق سے پڑھا اُن میں ہیبری والٹن بھی ایک تھا۔اِسے اپنے خاندان کا اصُول "پیر شو بیاموز"۔ ہمیشہ وِردِ زبان رہتا تھا۔ یہ خیال کرکے کہ اب باقاعدہ پڑھنے لکھنے کا سب سے اچھا موقعہ ہاتھ آیا ہے اِسے انتہا درجہ مسرت حاصل ہوئی۔

جس جگہ یہ اشتہار چسپاں تھا اُسی جگہ دو تین لڑکے آپس میں باتیں کر رہے تھے ۔کہ سوموار کو ہم ضرور اِس مدرسہ میں داخل ہو جاوینگے قیاس یہ ہے کہ اگر ایک دو کی کمی بھی رہ گئی تب بھی مدرسہ کے کُھل جانے میں شک نہیں۔ بعد میں اور کئی آ جاوینگے +

سوموار کی شام کو مدرسہ میں دس طلباء داخلہ کے لئے موجود تھے۔مسٹر مارگن یہ کیفیت دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔پچاس ڈالر کی زاید آمدنی اِسوقت اُنھوں نے غنیمت سمجھی۔سب سے پہلے فضل ایزدی کا شکریہ ادا کرکے اُنھوں نے مدرسہ کے اغراض اور فوائد کو شرح و بسط کے ساتھ بیان کئے۔ پھر ایک رجسٹر میں سب طلباء کے نام لکھے اور جو جو مضامین کوئی پڑھنا چاہتا تھا اُن کو ہر ایک کے نام کے آگے لکھ لیا۔جب وہ ہیری کے پاس آئے تو اُنھوں نے بڑے شوق سے دریافت کیا کہ" آپ کیا پڑھنا چاہتے ہیں"؟

ہیری نے اِس طرح جواب دیا:۔

ہیری۔اگر آپ اجازت دیں تو میں اقلیدس اور لاطینی زبان سیکھنا چاہتا ہوں +

معلّم۔کیا آپ کے پاس کتابیں ہیں ؟ +

ہیری۔جی نہیں۔جہاں سے مل سکیں آپ مجھے بتا دیجئے۔میں خرید لوں گا +

معلّم۔خیر۔میں آپ کے لئے خود منگوا دونگا +

ہیری - عنایت و شفقت +

ہیری کو درحقیقت اپنی علمی استعداد بڑھانے کا رات دن خیال رہتا تھا - وہ انگریزی اور لاطینی کتابوں کا خود لُغات اور کلیدوں وغیرہ کی مدد سے بہت کچھ مُطالعہ کر لیا کرتا تھا - مگر اس کی دلی خواہش یہ تھی کہ جسطرح ہوسکے اپنی مادری زبان انگریزی کے علاوہ دیگر ترقی یافتہ زبانوں میں بھی لکھنے پڑھنے کی مہارت پیدا کروں +

مسٹر مارگن جب اوروں کو سبق پڑھا چکے تو اخیر میں ہیری کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ میں اپنے ہمراہ لاطینی صرف و نحو کی ایک کتاب لیتا آیا تھا - صرف اس خیال سے کہ شاید کوئی صاحب لاطینی زبان سیکھنا چاہیں +

ہیری کتاب دیکھ کر بہت خوش ہوا - معلم نے اُسے ایک سبق نہایت محبت اور شوق کے ساتھ پڑھایا - جب سبق ختم ہو چکا تو ہیری نے مودبانہ طور پر عرض کی کہ "میں اس سے بہت زیادہ کل شام تک بآسانی یاد کر سکوں گا - معلم نے بشاش ہوکر پوچھا کہ "کسقدر زیادہ طیار کرسکوگے"۔ ہیری نے جواب دیا کہ "اس سے دگنا" یہ سُن کر مسٹر مارگن نے کہا کہ اچھا میں اس وقت تمھیں اتنا ہی اور پڑھا دیتا ہوں - اگر آج کا تم سارا سبق میرے اطمینان کے قابل طیار کر لوگے تو میں تمھیں اور زیادہ پڑھا دیا کروں گا" +

دوسرے دن ہیری نے بہت اچھی طرح اپنا سبق سُنا دیا

اور اُستاد نے شاباش دی +

مسٹر مارگن اپنے دِل میں کہنے لگے کہ یہ لڑکا نہایت ذکی اور ہونہار معلوم ہوتا ہے۔ ممکن ہے کہ کِسی دِن دُنیا میں عُروج حاصل کرے۔ افسوس !! ایسے ذہین لڑکے کو کسی کالج میں جانے کی وسعت نہیں ہوئی۔

فصل تیرہویں

ہیری کی پریشانی

ہیری اپنی خواندگی میں خوب ترقی کرتا گیا۔ چار ہفتوں میں اُس نے لاطینی کا ابتدائی صرف و نحو ختم کر دیا اور چھوٹے چھوٹے فقروں کا صحیح ترجمہ بھی کرنے لگا +

یہ کیفیت دیکھ کر ایک دن معلّم نے ہیری سے یوں کہا:۔

معلّم۔ شاباش! ہیری تم نے کمال ترقّی کر کے دکھائی ہے۔ مَیں تُم سے بہُت خُوش ہُوں۔ مجھے ذہین طالب علموں کو پڑھانے میں بہت لُطف حاصل ہوتا ہے +

ہیری اپنے اُستاد کی داد سے بہُت خرسند ہوا۔ مگر یہ بڑا حیادار لڑکا تھا۔ زبان سے سوائے شکریہ کے اَور کچھ نہیں کہا +

ہیری۔ (اپنے مُعلّم سے مُخاطب ہوکر) اگر مجھے ایک عرصہ تک ایسا ہی پڑھنے لکھنے کا موقع مِلتا رہا تو اُمید ہے کہ مَیں کچھ سیکھ جاؤنگا آپ بھی اِن دنوں بہت سا وقت مطالعہ میں صرف کرتے ہیں۔ کیا کِسی خاص مضمون پر غور فرما رہے ہیں؟ +

مُعلّم۔ ہاں! مَیں یونیورسٹی کے ایک اِمتحان کی طیّاری کر رہا ہوں۔ سائنس پر اِندنوں زور دے رکھا ہے اَب اِمتحان میں کُل چھ

بھنے باقی رہ گئے ہیں۔ دیکھیئے کیا ہوتا ہے۔ اگر کامیاب ہوگیا تو
انسپکٹر صاحب کی توجّہ سے ترقّی کا مِلجانا کچھ بڑی بات نہیں ہے
میں ابتداء سے مُعلمّی کو پسند کرتا تھا اور اِسی کی جانب میرا میلان
طبع تھا۔ بلکہ ایّام طالب علمی میں اپنے گھر پر چھوٹی جماعتوں کے
کم استعداد طلباء کو کُچھ دیر دلی شوق سے پڑھاکر جی خُوش کر لیا
کرتا تھا۔ تلفّظ اور تادیب کی نسبت ہمیشہ میری لڑکوں پر خاص
تاکید رہتی تھی اور اَب بھی وہی نقشہ ہے چنانچہ مسٹر بیٹس
نے اِن امور کے بارہ میں کئی مرتبہ خُوشنودی ظاہر فرمائی ہے۔
(بے تکلّفانہ) آپ فرمایئے۔ آپ کی دِلی رغبت کس جانب ہے؟
ہیری۔ (کسیقدر دبی زبان سے) میں در اصل اخبار نویس نبنا چاہتا
ہوں۔ مگر مجھے اُمید نہیں کہ میری دلی خواہش پوری ہو +

معلم۔ وہ کیوں؟ +

ہیری۔ اِس لئے کہ ایک ایڈیٹر بننے کے لئے اعلےٰ درجہ کی
لیاقت اور قابلیت درکار ہے +

مُعلّم۔ خیر۔ کئی ایسے بھی ہیں جو کچھ زیادہ نہیں جانتے۔ مگر کیا مضائقہ
ہے۔ تُم اِس معزز پیشہ کے لئے باعِث فخر ہوسکتے ہو۔ فی الحقیقت
اِس زمانہ میں یہ پیشہ بڑا مُقتدر اور لاثانی گنا جاتا ہے۔ بہتر ہے کہ
تُم اِس کے لئے ابھی سے طیّاری شروع کر دو +

ہیری۔ آپ ہی مجھے کوئی تدبیر بتائیے +

معلّم۔ سب سے اوّل تمہیں اپنی مادّی لیاقت کو بڑھانا چاہیئے نہ صرف سبق یاد کرنے سے۔ بلکہ بہت بہت پڑھنے سے۔ ایڈیٹر کے لیئے۔ ضروری امر یہ ہے کہ اُس کی معلومات وسیع ہوں۔ کیا تُم نے کبھی اِنشا پردازی کی بھی مشق کی ہے؟ +

ہیری۔ بہت تھوڑی۔ جسے مَیں کسی شمار قطار میں نہیں سمجھتا +

معلّم۔ اگر تمہیں وقت مِلا کرے اور اِس میں تم کچھ لکھ سکو تو بہت بہتر ہے۔ اگر تم اپنے لکھے ہوئے مضامین کو میرے پاس لایا کرو گے تو مجھے جو نُقص معلوم ہونگے مَیں اُنھیں دُرست کردیا کرونگا۔ مضمون تُم اپنی پسند کا لکھا کرو۔ شروع میں وہ مضامین لکھنے چاہئیں کہ جنکی نسبت تم نے کبھی خود بھی سوچا ہو +

ہیری۔ فرض کیجیئے کہ میں اپنے خاندانی اصول پر کچھ لکھوں؟ +

معلم۔ وہ کیا ہے؟ +

ہیری۔ "پیر شو بیاموز"! +

معلم۔ بہت اچھا مضمون ہے۔ شوق سے طبع آزمائی کیجیئے۔ اس کے متعلق ضرور تُم نے کبھی خود بھی غور کیا ہوگا۔ لیکن یہ یاد رکھیئے کہ محض اِنشا پردازی کے بھروسہ پر کوئی شخص اڈیٹر نہیں بن سکتا۔ البتّہ کام میں پڑکر کچھ سُوجھ ہو جاتی ہے۔ مگر بات میں سے بات پیدا کرنا خدا داد جوہر ہے۔ اِس میں کوئی شبہ نہیں کہ انشا پرداز کو سہولیت بہت بڑی ہوتی ہے۔ بشرطیکہ اُسکا اِس کام پر جی لگ جاوے

مطلب کہنے کا یہ ہے کہ تُم صرف اِنشا پردازی کو اخبار نویسی کے کافی نہ سمجھ لو۔ بلکہ ہر ایک روز مرّہ کے واقعہ سے اخلاقی۔ عملی ملکی نتائج نِکالنے کی بھی کوشش کیا کرو۔ رفتہ رفتہ تُم کو ضرُور غور کرنے کی عادت پڑ جاوے گی۔ اِس فن میں صحیح یاد داشت بڑا کام دیتی ہے اور کچھ قانون وقت سے بھی واقفیت ہونی چاہیئے۔ تواریخ۔ جغرافیہ۔ منطق۔ معتبر سفرناموں۔ اور سوانح عُمریوں سے بھی ایک اخبار نویس کو خاص شوق ہونا چاہیئے +

چند یوم بعد ہیبری نے ایک جواب مضمُون لِکھکر اپنے مُعلّم کو دکھایا۔ خیالات اچھے تھے۔ مگر طرز بیان اُکھڑا ہُوا تھا۔ اور بعض فِقرے اِس میں بہت خلط مِلط ہوگئے تھے ترتیب میں بھی نُقص تھا۔ مُعلّم نے بہت سی غلطیاں دُرست کیں اور اِس طرح سے ہر ایک امر کو سمجھا سمجھا کر اصلاح دی کہ ہیبری کو آئندہ کے لِئے کسی قدر لکھنے کا ڈھنگ معلُوم ہوگیا۔ اور تھوڑے ہی عرصہ میں وہ اپنے لکھے ہوئے مضامین میں آپ نُکتہ چینی کرنے لگا۔ اُس نے اپنے سب سے پہلے مضمُون کو دوبارہ لکھا اور پھر جو اپنے مُعلّم کو دکھایا تو اُسے بہت داد مِلی اِس کو نقل کرکے ہیبری نے اپنے والد کے پاس بھیجا۔ اور وہاں سے بھی تعریف لِکھی آئی۔ بالخصوص اُس کی والدہ کو اِس بات سے نہایت خوشی ہوئی کہ ہیبری پڑھنے لکھنے میں نمایاں ترّقی کر رہا ہے +

ہیبری۔ چاروں طرف سے داد مِلنے پر اِسقدر محظُوظ ہوا کہ جو وقت

اُسے فرصت کا مِلتا تھا۔ اُس میں سوائے پڑھنے لِکھنے کے اور کوئی شغل اختیار نہیں کرتا تھا۔ اِس میں شُبہ نہیں کہ وہ اپنی صحت قائم رکھنے کے لِئے ورزش اور تفریح طبع کو کبھی نظر انداز نہیں کرتا تھا مگر اُس کی تفریح طبع اُسکے ہم عمروں کی بیہُودہ تفریح طبع سے بالکُل مختلف تھی۔ نیز جس مقصد کے لیئے وہ گھر سے نِکلا تھا اُسے بھی اُس نے فراموش نہیں کر دیا تھا۔ وہ سکوائر گرین کے رُوپیہ کو وقت پر ادا کرنے کی فکر سے غافِل نہیں تھا + چُنانچہ وہ کئی مرتبے والد کو خط لِکھ چکا تھا کہ آپ بے فِکر رہیں مَیں وقت پر رُوپیہ بھیجدونگا۔ یکم دسمبر کو اُسکے پاس علاوہ اُن ڈالروں کے جو گھر سے لایا تھا اور جن میں سے تین خرچ ہو چُکے تھے۔ ۳۳ ڈالر اور موجود تھے۔ وسط جنوری میں رُوپیہ ادا کرنا تھا۔ اُسے خیال تھا کہ اُس وقت تک وہ اپنا پُر مُحبّت فرض خیر و خُوبی کے ساتھ ادا کرسکے گا +

ایک دِن شام کے وقت ہیری باہر سے سَیر کر کے چلا آتا تھا۔ اتفاقیہ راستے میں لیوک اُسکے ساتھ ہولیا اور سرد مہری کے ساتھ معمُولی بات چیت ہونے لگی۔ ہیری کو اُس کا ساتھ درحقیقت بُرا معلوُم ہوُا مگر عام مُرّوت کے لحاظ سے وہ کوئی ایسی بات نہیں کرنا چاہتا تھا کہ جس سے لیوک آزردہ خاطر ہو +

ہیری کے کوٹ کی جیب میں ایک رُومال اور ایک چھوٹی سی یاد داشت کی کتاب تھی جس میں اُس کی ساری جمع پوُنجی تھی۔ صِرف

سات ڈالر جو گھر کے ڈالروں میں سے بچے تھے اُس کے صندوقچہ
میں تھے۔ اثناء گفتگو میں اُسے رومال نکالنے کی ضرورت ہوئی۔ اور
رومال کے ساتھ وہ کتاب زمین پر گر پڑی۔ لیکن ہیری کو کچھ خبر
نہیں ہوئی۔ لبوک نے اِس کتاب کو گرتے دیکھا مگر ہیری سے
مطلق نہیں کہا۔ ہیری نے پھر رومال جیب میں ڈال کر تیز قدمی
کے ساتھ کارخانہ کا راستہ لیا۔ اِس شتاب زدگی کا کچھ یہ باعث بھی
تھا کہ وہ زیادہ دیر تک لبوک کے ہمراہ رہنا نہیں چاہتا تھا +

لبوک نے یہ کیفیت دیکھ کر کہا کہ آپ اَب کارخانہ تشریف لئے
جاتے ہیں۔ مَیں فلاں سوداگر کی دوکان پر جاتا ہوں کچھ ضروری کام ہے +

لبوک نے جب دیکھا کہ ہیری دُور نکل گیا ہے اور آڑ میں
ہوگیا ہے۔ اور اِدھر اُدھر کوئی ایسا آدمی بھی نظر نہیں آتا جو شک
کرے فوراً کتاب اُٹھا کر اپنی جیب میں رکھ لی اور بجائے کسی سوداگر
کی دوکان پر جانے کے سیدھا اپنے گھر کا رُخ کیا۔ جب وہاں پہنچ گیا
تو اپنے سونے کے کمرے کا دروازہ بند کر کے کتاب کھولی۔ اُس میں
۳۲ ڈالر کے نوٹ نظر پڑے جو بیچارے ہیری نے بڑی مشکلوں
سے جمع کر پائے تھے۔ لبوک نے اس رقم کو دیکھکر بیساختہ کہا کہ "اوہو۔ اِسقدر
رقم!! آج بڑے مُوذی کو مارا ہے۔ ایسے کنجوس اور پرلے سرے کے منحوس شخص
کا یہی علاج تھا۔ اچھا ہوا کہ وہ اپنی جمع سے ہاتھ دھو بیٹھا۔ بس یہی اُسکی ساری
کائنات ہوگی" +

فصل اٹھارہویں

کھوئی ہوئی چیز کا سُراغ

لبوک نے بلاشبہ ہیری والٹن کی نقدی چُرائی۔ مگر وہ اُسے اپنے دل میں چوری نہیں سمجھتا تھا۔ بلکہ اسکا نام اُس نے "اخفائے مال رکھا"۔ جب اُسے اِس حالت میں تسکین نہوئی تو وہ اپنے دل میں اِس طرح سے منطق چھانٹنے لگا "کہ جو کچھ مجھے کہیں پڑا مِلے وہ میرا مال ہے۔ کیونکہ مجھے بلا تردّد مِلا ہے۔ اگر کسی کی جیب سے کوئی شے گر پڑی تو مَینے تو نہیں گرائی"۔ پھر تھوڑی دیر بعد اُس کے ضمیر نے اُسے دغا باز اور دُزد قرار دیا۔ اِسپر یہ کسی قدر بے چین ہُوا۔ مگر نقدی دیکھ کر اُس کے دل پر طمع غالب آگئی اور اخیر میں اُس نے یہی فیصلہ کیا کہ خواہ کچھ ہو اَب میں ہیری کو یہ رقم واپس نہیں دُونگا +

یہ پہلے بیان ہوچکا ہے کہ لبوک کپڑوں کا بہت شوقین تھا اور اُس کے مزاج میں اِنتہا درجہ شیخی تھی۔ یہ اپنے برابر اور کسی کو نہیں سمجھتا تھا۔ یہ کئی دِن سے چاہتا تھا کہ کسی تدبیر سے میرل کے کارخانہ سے پھر اپنا اعتبار جمالے۔ مگر ساتھ ہی یہ بھی خوب سمجھتا تھا کہ اَب بغیر نقدی کے اعتبار جمنا مشکل ہے۔ اِسے

نت نئے کپڑوں کی ضرورت رہتی تھی۔ مگر بغیر نقد داموں کے اسے کہیں سے کچھ مل نہیں سکتا تھا۔ اسلئے اُس نے ہیری کی نقدی میں سے کچھ خرچ کر ڈالنے کی ٹھان لی۔ لیکن اُس نے سوچا کہ بہتر یہی ہے کہ ابھی دو چار دن اور چپ رہوں۔ کیونکہ ان دنوں لوگوں کو شبہ ہوگا کہ یک لخت اسکے پاس کہاں سے اتنی رقم آگئی۔ دوسرے جسوقت نقدی کھوئی گئی تھی اُسوقت میں ہیری کے ساتھ تھا۔ یہ سوچکر اُس نے کتاب کو مع نقدی اپنے صندوق میں رکھ کر تالا لگا دیا۔ اور خود لیٹ گیا۔ مگر سچ یہ ہے کہ ساری رات اُسے چین سے نیند نہیں آئی۔ اُس کے دل پر بہت خوف و ہراس چھایا ہوا تھا۔ اور ذرا سی آہٹ سے وہ گھبرا اُٹھتا تھا۔ اور یہ سمجھ لیتا تھا کہ بس اب کوئی میری جامہ تلاشی اور خانہ تلاشی لینے آیا ہے۔ لمحہ لمحہ کے بعد چونک اُٹھتا تھا۔ کبھی بد خوابی کی حالت میں اُس کا دل خود اُس پر نفریں کرنے لگجاتا تھا۔

ہیری حسب معمول وقت مقرّرہ پر اپنے مکان پر پہونچ گیا۔ اُسے کیا معلوم تھا کہ راستہ میں مجھ پر کیا مصیبت گزری ہے۔ جب یہ کپڑے اُتارنے لگا تو اُس نے کوٹ کی جیب میں سے اپنی یادداشت کی کتاب نکال کر صندوق میں مُقفل کرنی چاہی۔ مگر وہ جیب میں کہاں تھی۔ فی الفور اُس نے اپنی دوسری جیبوں کو اچھی طرح سے ٹٹولا۔ کمرہ کے فرش پر نظر دوڑائی۔ مگر کہیں اُس چھوٹی سی کتاب کی

صورت نظر نہ آئی۔ یہ کیفیت دیکھ کر اُس کا دِل اُداس ہوگیا اور آخر ایک کُرسی پہ بیٹھ کر سوچنے لگا کہ کتاب کہاں کھوئی گئی۔ بات یہ ہے کہ ہیری اِس کتاب کو ہر وقت اپنی جیب میں نہیں رکھتا تھا آج اُسے ایک شئے کے خریدنے کی ضرورت تھی اِس لیئے اُسنے اِسے نکالا تھا۔ اَور یہ خیال کرکے کہ واپس آکر اُسے مُقفّل کردونگا اپنے ساتھ جلدی میں لیکر چلا گیا تھا۔ اِس نے اچھّی طرح سے یاد کیا اَور اُسے یقین کامل تھا کہ مَیں نے اُسے کِسی جگہ نہیں نکالا۔ اور نہ کِسی اَور جگہ رکھّی گئی ہے۔ آخر اُس نے یہ مُناسب سمجھا کہ چُونکہ میری عقل اِس وقت کام نہیں کرتی اِس لِئے کِسی اور سے بھی رائے لینی چاہیئے۔ فوراً لالٹین ہاتھ میں لیکر نیچے اُترا اَور اپنے آقا کے کمرے میں داخل ہوا +

آقا۔ (دُور سے ہیری کو دیکھ کر) "کیوں! ہیری آج کیا شب بیداری کی طیّاریاں ہو رہی ہیں؟" ۔ جب ہیری نزدیک آیا تو مسٹر لیبوٹ نے (کِسی قدر اضطراب کے ساتھ) پُوچھا کہ "کیوں ہیری کیا ماجرا ہے! تُم بہت پریشان خاطر معلوم ہوتے ہو؟ +

ہیری۔ کیا عرض کروں۔ میری یادداشت کی کتاب گُم ہوگئی ہے۔ اُسی میں میرا کُلّ سرمایہ تھا +

آقا۔ (افسوس اَور ہمدردی کے لہجہ میں) کب اَور کیسے؟ +

ہیری۔ مَیں یہاں سے اُسے جلدی میں جیب میں رکھکر باہر لیگیا

تھا۔ کہیں مَینے اُسے نِکالا نہیں۔ واپس آکر دیکھتا ہُوں تو کتاب ندارد۔ اُس میں ۳۳ ڈالر تھے +

آقا۔ رقم تو معقُول ہے۔ تمہیں تو اِس وقت اُن کی زیادہ ضرُورت ہے۔ اگر میرے بھی اِس قدر ڈالر کھوئے جاویں تو مجھے بھی ناگوار گزُرے۔ کھویا جانا ایک ڈالر کا بھی اچھّا نہیں +

حسب الارشاد ہیری نے اپنی ساری شام کی سرگذشت مسٹر لیوٹ کے گوش گزار کر دی اور خوُد چُپکا بَیٹھا رہا تاکہ اپنے دقیقہ رس آقا کی رائے سُنے۔ کچُھ دیر غور کرکے مسٹر لیوٹ نے ہیری سے یُوں خطاب کیا :۔

آقا۔ تمھیں اچھّی طرح سے یاد ہے کہ تُم نے کتاب کو نکال کر کہیں نہیں رکھا؟ +

ہیری۔ مجُھے اچھّی طرح سے یاد ہے کہ مَینے آج اُسے کہیں نہیں نِکالا۔ بلکہ ایک ضرُوری چیز خریدنی تھی وہ بھی نہیں خریدی +

آقا۔ جب تم باہر سَیر سے گھر واپس آتے تھے تو کوئی اَور شخص بھی تمھارے ہمراہ تھا؟ +

ہیری۔ جی ہاں کُچھ دُور تک لیوک میرے ساتھ ہولیا تھا +

آقا۔ کیا اُس سے تُمھارا زیادہ میل مِلاپ ہے؟ +

ہیری۔ جی نہیں۔ وہ مجُھے حقیر سمجھتا ہے اَور مَیں بھی اُس کی عادات سے خُوش نہیں ہُوں۔ کبھی وہ مجُھے مغرُور کہتا ہے اَور

کبھی منحوس۔ بخیل اور بد مزاج مشہور کرتا ہے۔ فوارہ کے پاس سے وہ واپس چلا گیا تھا۔ چلتے وقت صرف یہ کہا تھا کہ اس وقت کچھ ضروری کام یاد آگیا ہے۔ مجھے ایک سوداگر کی دکان پر جانا ہے

آقا۔ کیا کتاب کے ساتھ جیب میں کچھ اور بھی تھا؟ +

ہیری۔ صرف ایک رومال +

آقا۔ کیا راستہ میں جبکہ لیبوک تمھارے ہمراہ تھا۔ تمھیں رومال نکالنے کی ضرورت ہوئی تھی؟ +

ہیری۔ (سوچکر) جی ہاں۔ مجھے خیال تو ہے۔ آج میں سیر کرتا ہوا معمول سے کچھ دور نکل گیا تھا۔ واپس آنے کی مجھے جلدی تھی۔ تیز قدمی کی وجہ سے کئی مرتبہ پیشانی پر عرق آگیا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ ایک دو مرتبہ میں نے جیب سے رومال نکالا تھا +

آقا۔ (سر ہلاکر) اب اصل کیفیت معلوم ہوئی۔ اچھا تم میری رائے پر عمل کروگے؟ +

ہیری۔ یہ آپ کے فرمانے کی بات ہے۔ میں اس وقت آپ کی خدمت میں محض اسی غرض سے حاضر ہوا ہوں +

آقا۔ اچھا۔ تمھیں یہ بھی معلوم ہے کہ لیبوک کا اس وقت کہاں گزر ہوتا ہے؟ +

ہیری۔ جہانتک مجھے معلوم ہے۔ مسٹر ہیبڈ کے ہاں وہ اکثر جایا کرتا ہے۔ جس وقت وہ مجھ سے علیحدہ ہوا تھا اُس وقت ٹھیک

آٹھ بجے تھے +

مسٹر ہیڈ کی دوکان در اصل شراب کی تھی۔ مگر وہ حضرت مے فروشی کے علاوہ کچھ اور کھانے پینے گانے بجانے اور قمار بازی کا سامان بھی رکھتے تھے۔ اِس قصبے کے بد وضع اور آوارہ طبیعت۔ مادر پدر آزاد۔ اور بدقماش نوجوانوں کا بس یہیں ٹھکانا تھا۔ کئی کم عمر لڑکے جن کو ماں باپ کے بیجا لاڈ پیار نے کِسی کام کا نہیں رکھا تھا۔ گھر سے کچھ لے آتے تھے اور اس جگہ آکر اپنا وقت آسانی سے گزار دیتے تھے۔ کچھ دیر پیتے پلاتے رہے۔ کچھ دیر ہا ہو کی۔ کچھ دیر قمار بازی کا شغل رکھا۔ اگر کسیقدر بھوک لگی تو کچھ چاٹ لے کر اڑالی۔ کچھ دیر بیہودہ طور پر گاتے بجاتے رہے۔ اور پھر نِکل کر جدھر منہ اٹھا چل دیئے +

مسٹر لیبوٹ نے کچھ دیر غور کر کے ہیری سے یوں کہا:-

آقا۔ بہت اچھا۔ میںنے سب سمجھ لیا ہے۔ ابھی تم کپڑے پہن کر مسٹر ہیڈ کے پاس جاؤ۔ اور دو ایک اِدھر اُدھر کی باتیں کر کے عام طور پر دریافت کرنا کہ "وہ آٹھ بجے کے بعد لیبوگ آپ کی دوکان پر تو نہیں آیا۔ مجھے اُس سے ایک ضروری کام ہے"۔ اگر وہ وہاں نہ گیا ہو تو سمجھ لینا کہ مایوس ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہے +

ہیری۔ بہت بہتر۔ میں ابھی آپکے ارشاد کی تعمیل کرتا ہوں۔ مگر مجھے مسٹر ہیڈ کی دوکان پر جاتے ہوئے عار سا معلوم ہوتا ہے۔ مبادا

کوئی اپنے دل میں کچھ اور نہ خیال کرنے لگ جاوے۔ مگر اِسوقت معاملہ نازک ہے +

آقا۔کچھ مُضائِقہ نہیں۔ پھر وہاں سے براہِ راست تم لیوک کے مکان پر پہنچنا۔اور پہلے نرمی اور سہولیت کے ساتھ اُس سے کہنا کہ راستہ میں میری یاد داشت کی کتاب جیب سے نِکل پڑی ہے اگر آپ کو مِلی ہو تو عنایت فرمائیے۔اِس طرح سے اُسے ایک موقع واپس کرنے کا مِل سکتا ہے +

ہیری۔ فرض کیجئے کہ وہ صاف اِنکار کردے کہ "مَینے نہیں دیکھی" +

آقا۔ تو واپس چلے آنا۔ دو تین دِن میں خود بخود معلوم ہو جاویگا۔ کہ اُس نے کیا کیا فضول خرچیاں کی ہیں۔مگر خیر اِس بات کی نِسبت کل دیکھا جاوے گا +

درحقیقت مسٹر لیوٹ کو ہیری کے اِس نُقصان سے بڑا رنج ہوا۔ اور اُنھوں نے دِل میں ٹھان لی کہ اگر مال برآمد نہ ہوسکا تو کچھ مُضائِقہ نہیں۔ اِس قدر رقم عین وقت پر ہیری کو مَیں اپنے پاس سے دیدوں گا +

ہیری کو اپنے آقا کی رائے بہت صائب معلوم ہوئی۔ اور اُس نے اُسی وقت کپڑے پہن کر مسٹر ہیڈ کی دوکان کا رُخ کیا۔ اور وہاں پہونچکر پہلے ہیری نے مسٹر ہیڈ سے دو چار اشیاء کی قیمت دریافت کی اور پھر یہ پوچھا کہ "کیا لیوک تو آپ کی

دوکان پر آٹھ بجے بعد نہیں آیا؟ مجھے اُس سے ایک ضروری کام ہے"۔
مسٹر ہیڈ نے صاف جواب دیا کہ" وہ یہاں ابتک نہیں آیا"+
مسٹر ہیڈ کی دوکان سے نکلکر کسیقدر مایُوسانہ حالت میں ہیری لیوک کے مکان کی طرف چلا۔ راستہ میں اُس کے دل میں یہ خیال گزر رہا تھا کہ اگر نقدی واپس نہ ملی تو بڑی مصیبت ہوگی اور میری غفلت علیحدہ پائی جاوے گی۔ لیوک کو اگر ملی بھی ہوگی تو واپس ملنا مُشکل ہے۔ گو ابھی میں اُس کی نسبت اِس بارہ میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ ناحق بلا ثبوت اُس کی طرف سے اپنا دل بدظن کر لینا مناسب نہیں۔ مگر پھر بھی وہ اَور ڈھب کا نوجوان ہے۔ اِسی شش و پنج میں وہ لیوک کے مکان پر جا پہنچا۔ دستک دینے پر ایک خدمتگار نے دروازہ کھولا۔ جب اُس سے لیوک کی نسبت دریافت کیا گیا تو اُس نے جواب دیا کہ وہ سو گئے ہیں۔ آپ کل صُبح تشریف لائیے۔ ہیری نے جواب دیا کہ اِس میں کوئی شُبہ نہیں کہ یہ بے وقت ہے۔ مگر مجھے اُن سے کچھ ایسا ہی ضروری کام ہے کہ جسکے لِئے اسوقت تکلیف دینے آیا ہُوں۔ خدمتگار نے اَدب کے ساتھ یُوں جواب دیا:۔

خدمتگار۔" بہت بہتر۔ تو آپ اندر آجائیے۔ وہ بالا خانہ پر جو بیچ کا کمرہ نظر آرہا ہے اُسی میں وہ سو رہے ہیں۔ آپ بلا تکلف اُوپر تشریف لے جائیے۔ اور اُنھیں جگا لیجئے"+

ہیری نے اُوپر جاکر دستک دی۔ لیبوک روز مرّہ بہت رات گئے گرتا پڑتا مکان پر آیا کرتا تھا اور چار پائی پر دراز ہوتے ہی سوجاتا تھا۔ مگر آج معمول سے بہت پہلے آکر وہ بستر پر لیٹ گیا تھا۔ مگر نیند کہاں تھی۔ بے چینی میں کروٹوں پر کروٹیں بدل رہا تھا۔ اور طبیعت بہت بیقرار تھی۔ وہ جانتا تھا کہ آج مَینے ایک سنگین جرم کیا ہے۔ جس کی سزا مجھے کبھی نہ کبھی ضرور ملے گی +

ہیری کی دستک پر وہ بد حواس سا ہوگیا۔ دِل دھڑکنے لگا پیشانی پر پسینہ آگیا۔ مگر آخر کار دِل کڑا کر کے اور کروٹ لیکر اِس طرح بولا کہ گویا نیند میں سے چونک پڑا ہے +

لیبوک۔ کون ؟ +

ہیری۔ ہیری والٹن +

لیبوک۔ آج اِس غیر معمولی نوازش کا کیا باعث ہے۔ مَیں اسوقت لیٹا ہوا ہوں +

ہیری۔ مجھے معلوم ہے۔ بلا شک میں آپکے آرام میں خلل انداز ہوا ہوں۔ معاف فرمائیگا۔ مَیں آپ سے دو چار لمحوں کے لئے ایک ضروری امر کی نسبت کچھ دریافت کرنا چاہتا ہوں +

لیبوک۔ اِس وقت مجھے معاف فرمائیے۔ کل صبح تشریف لائیگا میں کہیں باہر نہیں جاؤں گا +

ہیری۔ میں اِس گفتگو کو صبح تک ملتوی نہیں رکھ سکتا۔ اِسمیں سخت ہرج متصوّر ہے +

طوعاً وکرہاً لیبوک کو شمع روشن کر کے اپنے ناخوش آیند دوست سے گفتگو کرنی پڑی

فصل اُنیسویں

داغی نوٹ

جب ہیری کمرے کے اندر ایک کُرسی پر بیٹھ گیا تو لیوک نے بالکل اجنبی بن کر یوں دریافت کیا :-

لیوک - اِس وقت آپ کچھ پراگندہ خاطر نظر آتے ہیں - مجھ پر اِس وقت خاص نوازش کا کیا سبب ہے ؟ +

ہیری - (متانت کیساتھ) میری ایک یاد داشت کی چھوٹی سی کتاب جیب سے گر پڑی ہے - کیا آپ کو تو کہیں راستہ میں نہیں ملی ؟ +

لیوک - مجھے !! عجیب سوال ہے ! مجھے کیونکر ملتی ؟ (حلق سے آواز مُشکل سے نِکلتی تھی) +

ہیری - آپ راستہ میں میرے ہمراہ تھے - پھر اُسی راستہ واپس گئے - سوائے راستہ کے بہ تحقیق ہے کہ وہ اَور کہیں نہیں گری - اِس لئے مَیں آپ سے دریافت کرنے آیا ہُوں +

لیوک - (ذرا خفگی کا اظہار کر کے) کیا آپ مجھ پر شبہ کرتے ہیں - یا الزام لگاتے ہیں ؟ +

ہیری - ابھی تک مینے کوئی کلمہ اپنی زبان سے ایسا نہیں کہا ہے - مینے جو کچھ کہا ہے اُس کا یہ مطلب ہے کہ آپ میرے ہمراہ تھے -

ممکن ہے کہ واپسی کے وقت آپ کو وہ کتاب جس میں میرے نوٹ تھے گری ہوئی مل گئی ہو۔ اور آپ نے اس نیت سے اٹھا لی ہو کہ مجھے کارخانے میں واپس کر دینگے +

لیوک۔ خیر۔ میں نے آپ کی کوئی کتاب نہیں دیکھی اور نہ اٹھائی ہے بس صرف اسی بات کے لئے آپنے مجھے سوتے سے جگایا ہے +

ہیری۔ ہاں صرف اسی غرض سے یہاں آیا تھا کہ آپ سے دریافت کروں۔ آپ کی طرز تقریر سے ظاہر ہے کہ آپکے نزدیک میرا کچھ نقصان نہیں ہوا۔ مگر اسوقت میرے لئے ۳۳ ڈالر کا نقصان کچھ کم نہیں ہے

لیوک۔ کیا سب کے سب کھوئے گئے؟ +

ہیری۔ اُس کتاب میں ۳۳ ڈالر تھے +

لیوک۔ افسوس میں کچھ امداد نہیں دے سکتا (کھڑے ہوکر) بندگی +

ہیری نہایت مایوس ہوکر وہاں سے سیدھا اپنے مکان کو واپس چلا آیا راستہ میں سڑک کے دونوں طرف بہت غور سے دیکھتا آیا۔ مگر کہیں اُسے اپنی چیز نظر نہیں آئی۔ مکان پر پہونچکر اس نے اپنے آقا سے جو اُس کا منتظر تھا۔ کُل ماجرا کہہ سُنایا۔ اور آخیر میں اپنی یہ رائے ظاہر کی کہ "لیوک کو اس بارہ میں کچھ خبر نہیں ہے"۔ اسکے آقا نے جواب دیا کہ میں تمھاری رائے سے فی الحال متفق نہیں ہو سکتا۔ مجھے یہ بتاؤ کہ تم اپنی گم شدہ چیز کی شناخت کے لئے کچھ نشان بھی دے سکتے ہو +

در اصل ہیبری کا سرمایہ کاغذی نوٹوں میں تھا۔ اُسے یاد آیا کہ ایک دفعہ میز پر لکھتے ہوئے کئی نوٹ دُو دُو ڈالر کے پاس رکھے ہوئے تھے اور ایک نوٹ کے عین وسط میں قلم سے سیاہی کا ایک بڑا قطرہ گر پڑا تھا۔ جس کی وجہ سے اُسپر ایک بڑا سا داغ پڑگیا تھا۔ ہیبری نے یہ شناخت اپنے آقا کو بتادی۔ وہ سُن کر خوش ہوا اور کہا کہ اب سُراغ چلنا زیادہ مُشکل نہیں ہے۔ دیکھو لبوک سب سے اوّل اپنے پُرانے درزی کو کچھ رقم ادا کرکے آیندہ کے لئے اپنا اِعتبار جمانے کی کوشش کریگا۔ اس لئے کل تم سب سے پہلے مسٹر ہیرل سے نج کے طور پر مِلنا اور اپنی ساری سرگذشت اُنھیں سُنا دینا۔ وہ ضرور خیال رکھینگے۔ میں بھی کل اُن سے مِلوں گا +

ہیبری کو اپنے آقا کی تجویز بہت پسند آئی۔ اور اُس کی معقولیت میں اِسے ذرہ شُبہ نہیں ہوا۔ دُوسرے دِن یہ مسٹر ہیرل کے کار خانے میں پہونچا۔ حُسنِ اِتفاق سے اُس وقت مسٹر ہیرل اِسے تنہا مِل گئے۔ اِس نے مختصر طور پر کُل ماجرا اُن کے گوش گزار کردیا آخیر میں صِرف اِتنا کہہ دیا کہ جس وقت میرے نوٹ گُم ہوئے تھے اُسوقت میرے ساتھ سوائے لبوک کے اور کوئی نہیں تھا +

ہیرل۔ کیا آپ کو لبوک پر چوری کا شُبہ ہے؟ +

ہیبری۔ اِس بارہ میں نہ میں کچھ کہہ سکتا ہُوں۔ اور نہ میں چاہتا ہُوں کہ کِسی پر ناحق شُبہ کروں +

میرل۔ میں تو لیبوگ کو پسند نہیں کرتا ہوں۔ اور اُس کی ایمانداری پر مجھے شک ہے۔ میرا اُسپر بہت سا روپیہ نکلتا ہے۔ مگر اُس کی دینے کی نیت نہیں پائی جاتی +

ہیری۔ میرے خیال میں وہ سوائے آپکے کارخانے کے اور کسی دوسری جگہ کے کپڑے سِیلے ہوئے پسند نہیں کرتا۔ اگر اُس کے پاس روپیہ ہوگا تو وہ ضرور یہیں آوے گا +

میرل۔ فرض کیجئے کہ اگر وہ یہاں آوے تو آپ میرے لئے کیا ارشاد فرماتے ہیں +

ہیری۔ صرف اس قدر عرض ہے کہ جب وہ آپ کو نوٹ دے تو یہ خیال رکھئے گا کہ کسی دو ڈالر کے نوٹ پر سیاہی کا بڑا سا دھبا تو عین وسط میں نہیں پڑا ہے۔ اگر پڑا ہو تو مجھے اطلاع دیجیئے گا +

میرل۔ (ذرا غور کرکے) اب میں آپ کا اصلی مطلب بخوبی سمجھ گیا ہوں آپ اطمینان رکھیئے۔ میں اپنی جانب سے کسی طرح دریغ نہیں کروں گا +

ہیری۔ عین عنایت ہوگی۔ نیز یہ بھی خیال رکھیئے گا کہ میرا کُل سرمایہ نوٹوں میں ہے۔ کوئی نوٹ ایک ڈالر کا ہے اور کوئی دو ڈالر کا۔ اس سے زیادہ کے نوٹ نہیں ہیں +

میرل۔ بہت بہتر۔ سُراغرسانی کے لئے یہ سب باتیں کار آمد ہونگی +

دو روز بعد لیبوگ۔ ہیری کو راستہ میں ملا۔ اور ہمدردی کے طور پر دریافت کیا کہ "کہئے آپ کی گم شدہ چیز کا کچھ سُراغ چلایا نہیں

ہیری نے مایوسانہ لہجہ میں جواب دیا کہ " نہیں۔ اور نہ ملنے کی اُمید ہے۔ خیر جو کچھ ہوا میری غفلت کا نتیجہ ہے۔ لبوک اپنے دل میں بہت خوش ہوا۔ اور کہنے لگا۔ کہ فی الواقع آپ کی غفلت کا نتیجہ ہے۔ ورنہ دیکھئے میری آجتک کوئی شئے نہیں کھوئی گئی۔ میں ذرا احتیاط رکھتا ہوں۔ اور آپ اپنی جمع پونجی جیب میں ڈالے پھرتے ہیں۔ اس کا ہیری نے اس کے سوائے اور کچھ جواب نہیں دیا " خیر اب کیا ہو سکتا ہے۔ جو ہوگیا سو ہوگیا" +

لبوک۔ مگر کیا بالکل صبر کرکے بیٹھ رہئے گا۔ یا کچھ تفتیش و تردد کرنے کا بھی ارادہ ہے +

ہیری۔ میرا ارادہ ہے کہ فی الحال خاموش رہوں۔ اگر مناسب معلوم ہوا تو اشتہار دیدوں گا کہ میری یادداشت کی کتاب مع نقدی فلاں راستے میں کھوئی گئی ہے۔ اگر کسی صاحب کو ملی ہو تو مجھے اطلاع دیں۔ ڈالر دو ڈالر انعام بھی مقرر کر دوں گا +

لبوک نے اپنے دل میں سمجھ لیا کہ اب ہیری کچھ نہیں کریگا۔ اشتہار دینے سے کیا ہوگا۔ کتاب جسکے پاس ہے اُس کے پاس ہے۔ بس اب اس مال میں سے کچھ خرچ کرنا چاہیئے۔ سب سے پہلے میرل کے کارخانہ میں چلنا چاہیئے۔ پاجاموں کی بہت ضرورت ہے۔ چنانچہ وہ شام کے وقت میرل کے کارخانہ میں ایک عجیب انداز سے داخل ہوا +

گفتگو سُننے کے قابل ہے :-

لبوک۔(مُسکراکر۔ اور **میبرل** کی طرف مُخاطب ہوکر) کہتے کیا نقشے ہیں کچھ عرصے سے آپ اپنے خریداروں سے بیزار معلوم ہوتے ہیں۔ کوئی نیا وضعدار کپڑا بھی آیا ہے یا یہ وُہی پُرانی گٹھڑی ہے؟

میبرل۔نیا مال ہمیشہ آتا رہتا ہے۔آپ کے پاجاموں کے قابل کئی تھان بہت نفیس آئے ہیں +

لبوک۔ہاں! مَیں بھی یہی چاہتا تھا۔ اچھّا نکالئے +

میبرل۔مگر ابھی تک آپنے اپنا پہلا حساب صاف نہیں کیا +

لبوک۔اُوہ!! میرے نام کیا نِکلتا ہے؟+

میبرل۔تیئس ڈالر سے کچھ اُوپر +

لبوک۔خیر بات یہ ہے کہ اِس وقت مَیں اَپنا پچھلا کُل حساب تو صاف کر نہیں سکتا۔ البتّہ نِصف اب دیسکتا ہوُں اور نِصف کچھ دِنوں بعد دیدوں گا۔ مگر شرط یہ ہے کہ پرسوں تک آپ مجھے نئے پاجامے طیّار کر دیں +

میبرل۔مَیں تو یہی چاہتا تھا کہ آپ اپنا کُل حساب بیباق کر دیتے تاہم آپ کو قطعئی ناراض بھی کرنا نہیں چاہتا +

لبوک نے پاجاموں کے لئے چند خاص ہدایتیں دِیں اور ساتھ ہی سِلائی کی عمدگی کے لِئے بہت زور دیا۔ زاں بعد جیب سے آٹھ نوٹ نِکال کر گِن دِیئے۔ اُن میں سات دُو دُو ڈالر کے تھے اور ایک

ایک ڈالر کا تھا۔ آخیر میں میرل سے کہا کہ میرے نام یہ رقم جمع کر کے مجھے رسید دید یجیئے +

میرل نے نوٹ اُٹھا لیئے اور اُنھیں گنا اور غور سے دیکھنا شروع کردیا وہ سب کے سب جیسا کہ ہیری نے کہا تھا ڈالر یا دو دو ڈالر کے تھے۔ اور اُنھیں میں ایک پر سیاہی کا داغ پڑا ہوا تھا۔ میرل نے اپنے چہرے پر آثار شگفتگی ظاہر ہونے نہیں دیئے۔ اس سے غرض یہ تھی کہ لبوک کو کسی قسم کا شبہ نہ ہو جاوے +

لبوک یہ کہہ کر دوکان سے چل دیا۔ کہ خیر۔ رسید پھر لے لونگا اسوقت مجھے ایک جگہ جانا ہے۔ دیر ہوتی ہے۔ اِسکے پیٹھ پھیرتے ہی مسٹر میرل نے اپنے ایک منیب سے جو اُسکے پاس ہی بیٹھا ہوا حساب جوڑ رہا تھا کہا کہ "کولمین اچھی طرح سے یاد رکھنا کہ یہ پندرہ نوٹ مجھے لبوک نے دیئے ہیں۔ اور اس نوٹ پر (داغی نوٹ دکھاکر) سیاہی کا دھبا پڑا ہوا ہے۔ کولمین نے کہا۔ بلاشبہ یہ سب باتیں صحیح ہیں۔ کیا نوٹ جعلی تو نہیں ہیں؟

میرل۔ یہ بات نہیں ہے۔ کچھ اور معاملہ ہے۔ بہت جلد آپ کو معلوم ہو جاوے گا +

کولمین کو مخاطب کرنے سے میرل کی اصل غرض یہ تھی کہ اگر ضرورت ہو تو وہ شہادت دے سکے +

فصل بیسویں

لیوک کی کمبختی

لیوک کے جانے کے تھوڑی دیر بعد ہیری والٹن - مسٹر میرل کی مُلاقات کے لئے آیا- میرل نے ہیری سے مصافحہ کرکے داغی نوٹ صندوقچہ سے نکالا اور اُسے دِکھاکر یُوں کہا :-

میرل- فرمائیے-آپ اِسے پہچانتے ہیں ؟ +

ہیری- (بہت شوق کے ساتھ دیکھکر) اوہو ! یہ تو میرا نوٹ ہے-آپ کو کِس نے دیا ؟ +

میرل- آپ ہی غور کیجئے +

ہیری - کیا لیوک-آج یہاں آیا تھا ؟ +

میرل- ہاں- اور یہ اُنہیں کی عنایت ہے- ابھی میرے پاس نئے پاجاموں کی فرمایش کرنے آئے تھے- مَیںنے اُنھیں پچھلے حساب کی بابت یاد دلائی- اِس پر حضرت نے آٹھ نوٹ میرے سامنے رکھدئیے +

ہیری- (داغی نوٹ کو دوبارہ غور سے دیکھکر) یہ نوٹ تو بلاشبہ میرا ہے +

میرل- باقی سات بھی آپ کے ہی ہیں- مجھے اِس میں ذرا شک نہیں ہے +

ذرا لیوک سے میری دو دو باتیں اور ہو جانے دیجئے- پھر یہ کُل نوٹ میں آپ کو واپس کردونگا- کل شام کو میں اُسے خود بُلواؤں گا +

ہیری۔ فرض کیجئے کہ وہ صاف مُکر جاوے +

میرل۔ اِس بات کا آپ فکر نہ کیجئے۔ مَیں نے سب سوچ لیا ہے +

دُوسرے دِن دوپہر کے وقت میرل نے اپنے آدمی کے ہاتھ لیوک کو کارخانہ میں ایک دو حرفی رُقعہ بھیج دیا کہ ''آپ نے جو پاجاموں کے لئے فرمایش کی ہے اُس کے بارہ میں کچھ دریافت کرنا ہے۔ آج شام کو ضرور تشریف لائیےگا'' لیوک نے رُقعہ پڑھکر آدمی کو جواب دیا کہ اچھا۔ مسٹر میرل سے کہدینا کہ میں شام کو ضرور آؤں گا''۔ اِسے یہ خیال ہُوا کہ شاید پاجاموں کی تراش کے مُتعلق میرل کے کوئی بات سمجھ میں نہیں آئی ہوگی۔ اِس لئے مُجھ سے مکرّر دریافت کرنے کی ضرورت پڑی ہے +

شام کے سات بجے لیوک۔ میرل کے کارخانے میں پہونچا اور بڑی لاپرواہی سے یُوں مخاطب ہوا ''کیوں۔ ابھی تک پاجامے آپنے قطع نہیں کئے۔ ایسی کیا بات تھی جو سمجھ میں نہیں آئی؟ مجھے کل وہ پہننے کو چاہئیں۔ پہلے ہی آپ نے اچھی طرح سے ناپ کیوں نہیں لے لیا تھا؟''

میرل۔ مَیں آپ کی تقریر کو سمجھتا ہُوں۔ غور سے اُسکے چہرہ کی طرف دیکھ کر اور اُسکے دیئے ہوئے نوٹ ہاتھ میں لیکر) پہلے مجھے یہ بتایئے کہ یہ نوٹ آپ کو کہاں سے ملے تھے؟ +

لیوک۔ کہاں سے ملے تھے!! (ذرا برافروختہ ہوکر) اس کے کیا معنی

آپ نے کیا سمجھکر یہ سوال کیا۔ کیا نوٹ جعلی ہیں ؟

میبرل۔(بہت استقلال کے ساتھ) مَینے آپ سے یہ دریافت کیا ہے کہ یہ آپ کو کہاں سے ملے؟ صرف اِس بات کا جواب دیجیئے +

لیبوک۔(ذرا جھونجل میں آکر) جہاں مَیں کام کرتا ہوں وہاں سے۔ کہیں ڈاکہ تو نہیں ڈالا +

میبرل۔ مَیں آپ کو آگاہ کرتا ہُوں کہ اِس نوٹ کو (داغی نوٹ دکھاکر) ہیری والٹن پہچانتا ہے۔ اُس نے اِس بارہ میں مجھ سے پہلے ذکر کیا تھا اور یہ نِشان دیا تھا۔ یہی نوٹ اُس کی گُم شدہ کتاب میں تھا جس میں اَور نوٹ بھی تھے +

لیبوک (دِل میں گھبراکر۔ مگر بظاہر لاپرواہ ہوکر) واہ کیا بات نکالی ہے۔ اَیسی واہیات باتوں پر کوَن یقین کرسکتا ہے۔ نوٹ نوٹ سب برابر ہیں +

میبرل۔اَور آپ کے زمانے کو سب تسلیم کرلینگے۔ یہ معاملہ تو صاف ہے۔ چٹھیاں لکھتے وقت ہیری والٹن کے کُل نوٹ جو ایک ایک اور دو دو ڈالر کے ہیں اُس کے پاس میز پر رکھے ہوئے تھے۔ ایک پر عین وسط میں سیاہی کا قطرہ گر پڑا۔ جس وقت اُس کی یادداشت کی کتاب جس میں وہ کُل نوٹ تھے کھوئی گئی اُس وقت آپ اُسکے ہمراہ تھے۔ آپ خود ظاہر کرچکے تھے کہ اِن دِنوں میرا ہاتھ بہت تنگ ہے۔ ابھی ہفتہ پورا نہیں ہُوا کہ آپ کو تنخواہ مِلتی۔ آج آپ مجھے اِکٹھے سات نوٹ دیتے ہیں کہ جن میں وہ داغی نوٹ بھی موجود ہے۔ اب اِس سے کوئی

سمجھدار کیا نتیجہ نکال سکتا ہے۔سوائے اِسکے کہ ہیری کا گُم شُدہ مال آپکے قبضے میں رہا اور ابھی بہت کُچھ ہے +

لیبوک۔(دِل میں خوف زدہ ہوکر۔مگر بظاہر تُرشرو ہوکر) تو کیا آپ کی یہ مُراد ہے کہ مَیں نے وہ چُرائے ہیں؟

میرل۔(کسیقدر غُصّہ میں آکر) جب تک آپ قابِل اطمینان طور پر یہ ثابت نہ کر دیں کہ یہ آپ کو کارخانہ سے مِلے ہیں۔اُسوقت تک اَور کیا خیال کیا جاسکتا ہے +

لیبوک۔مجھے یاد نہیں کہ مَینے آپکو کوئی داغی نوٹ دیا ہے +

میرل۔اِس بات کے سُننے کے لئِے مَیں پہلے سے طیّار تھا۔جس وقت آپنے مُجھے نوٹ دیئے تھے اُسیوقت مَینے ایک مُعزّز کارکُن کو وہ سب دِکھا دیئے تھے۔اگر ضرُورت ہوئی تو وہ شہادت دے سکتے ہیں + اگر آپ کے آقا کہدیں کہ یہ سات نوٹ اُنھوں نے آپ کو دئے تھے تو بس معاملہ ختم ہے +

لیبوک کو اَب خیال آیا کہ مُجھے ہمیشہ ۵ پانچ ڈالر کے نوٹ مِلتے ہیں اور ہیری کو ہمیشہ ایک اور دُو ڈالر کے۔اِس لئِے حُجّت لا حاصل ہے۔لاچار خوف زدہ ہوکر وہ ایک کُرسی پر بَیٹھ گیا۔اَور اُس کی پیشانی پر عرق آگیا۔باالآخر وہ پشیمانی کے لہجہ میں میرل سے کہنے لگا کہ کیا اِس معاملہ کی ہیری کو بھی خبر ہے؟ میرل نے یوُں جواب دیا:۔

میرل - ہاں - کچھ عرصہ بعد اُس کا شُبہ آپ پر ہو گیا تھا - اور اُس نے مجھ سے درخواست کی تھی - کہ دو ڈالر کے ایک داغی نوٹ کا خیال رکھوں +

لیبوک - وہ بڑا کائیاں اور منحوس آدمی ہے +

میرل - (لیبوک کی یاوہ گوئی کا کچھ خیال نہ کر کے) میرے خیال میں ہیری اپنے مال کو واپس لینے کے لئے اب باضابط چارہ جوئی کریگا - بقیہ نوٹ آپنے کیا کیئے ! +

لیبوک - سب سے پہلے مجھے یہ بتائیے کہ آپ میرے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہتے ہیں - درحقیقت مَینے اُس کے نوٹ نہیں چُرائے مجھے راستے میں ملے تھے - جو شخص اپنی غفلت سے کوئی شئے کھو دے مَینے سمجھا کہ اُسے لے لینے میں کوئی ہرج نہیں ہے +

میرل - خوب - کیا اچھا منطق ہے - پھر جب آپ جانتے تھے کہ یہ مال ہیری کا ہے - تو کیا وجہ تھی کہ آپ نے اُسے واپس نہیں کیا یا کسی افسر پولس کو نہیں دیا +

لیبوک - میرا ارادہ تھا کہ کچھ دِنوں اُسے پریشان کر کے واپس دیدونگا +

میرل - اور خود اُسے اپنے صرف میں لے آئے +

لیبوک - (نہایت شرما کر) مینے سوچا تھا کہ چُونکہ اِن دِنوں مجھے بہت ضرورت ہے - اِس لیئے اِن سے کام چلا لوں - زاں بعد جب مجھے تنخواہ ملے گی تو ہیری کو سب واپس کر دوں گا +

میرل۔ شاید اِس قسم کی فضول باتیں عدالت میں تسلیم نہ ہوں +

لیوک۔ (یہ سُنتے ہی چہرہ فق ہوگیا) عدالت! کیا آپ میری وہاں تک نوبت پہنچانا چاہتے ہیں؟ +

میرل۔ اگر آپ کُل نوٹ معہ کتاب یاد داشت ہیری کو فی الفور واپس کر دیں تو آپ کی حالت پر رحم کیا جاسکتا ہے۔ محض اِس خیال سے کہ شاید آپ آیندہ راہِ راست پر آجاویں +

لیوک۔ آٹھ نوٹ تو میں آپ کو دے چُکا ہوں +

میرل۔ وہ آج میں ہیری کو واپس دے دوں گا +

لیوک۔ کچھ میں نے خرچ کرلئے ہیں۔ اِس وقت میرے پاس صرف آٹھ ڈالر اور باقی ہیں +

میرل۔ نکالئے +

لیوک نے نہایت خجالت زدہ ہوکر وہ آٹھوں نوٹ جیب سے نکال کر میرل کو دیدیئے۔ (اِن میں دو نوٹ دو دو ڈالر کے تھے۔ اور چھ ایک ایک ڈالر کے) +

میرل۔ اور باقی نوٹوں کے لئے آپ کیا فرماتے ہیں +

لیوک۔ دو چار ہفتوں میں ادا کر دوں گا +

میرل۔ اِس طرح کی باتوں سے کام نہیں چلے گا۔ یہ بتلایئے کہ آپ کو ہر ہفتہ تنخواہ کیا ملتی ہے؟ +

لیوک۔ پندرہ ڈالر +

میرل۔کرایہ مکان اور خرچ خوراک میں کسقدر صرف ہوتا ہے +

لیوک۔ پانچ ڈالر +

میرل۔اِس حساب سے اِس ہفتہ کے آخر میں آپ باآسانی تمام بقیہ آٹھ ڈالر ادا کرسکتے ہیں +

لیوک۔میرا اور بھی خرچ ہے۔اور روپیہ کے بغیر میرا کوئی کام نہیں چل سکتا +

میرل۔بہت بہتر۔آپ شوق سے فضول خرچی کیجئے کوئی مزاحم نہیں ہوسکتا۔شائد آپ اِس معاملے کے اِنفصال کے لئے عدالت کو ترجیح دیتے ہیں +

لیوک گھبراکر میرل کے کارخانہ سے باہر جانے لگا۔مگر میرل نے آواز دے کر روک لیا۔جب لیوک لوٹ آیا تو اُسکے چہرے پر ہوائیاں اُڑ رہی تھیں۔میرل نے کہاکہ "اُس رقم کے علاوہ جو ہیری کی آپ کے پاس ہے میرے بھی تینس ڈالر سے کچھ اُوپر آپ پر نکلتے ہیں۔پس آپکے لئے بہتر یہی ہے کہ اِنہیں جلد ادا کردیجئے۔(اِن آخری الفاظ میں کچھ ایسا زور تھا کہ لیوک۔میرل کے لہجہ کو سمجھکر اور گھبرایا) +

لیوک۔میں جسقدر جلد ممکن ہوگا سب ادا کردونگا۔مگر اِس وقت میرے پاس کچھ نہیں ہے +

میرل۔ہوں یا نہوں۔جس شخص کو ہر ہفتے دس ڈالر بچتے ہیں۔

وہ ایک مہینے میں چالیس ڈالر ادا کر سکتا ہے۔ مگر آپ انہیں قمار بازی۔ شراب نوشی۔ اور ناچ تماشے میں خرچ کرنا چاہتے ہیں۔ اسوقت میں آپ کو آگاہ کرتا ہوں کہ اگر آپ نے جلد کچھ انتظام نہ کیا تو میں علاوہ قانونی چارہ جوئی کے اور بھی آپ کی رہی سہی شیخی کرکری کر دوں گا +

لبوک۔ کیا۔ مینے ایسا کیا جرم کیا ہے ؟ +

میرل۔ خبر۔ سارا قصہ لوگوں کو سنا دیا جاویگا۔ اور پھر وہ جو چاہینگے سمجھ لینگے۔ کسی کی رائے پر جبر نہیں ہو سکتا۔ بہتر ہے کہ آپ اس معاملے پر ذرا دوبارہ غور فرماویں +

لبوک۔ میرل کی دوکان سے نہایت پریشان خاطر نکلا اور ایک سمت کو چلا گیا۔ اس وقت اس کا دل اسپر خود نفرین کرتا تھا۔ اب وہ یہ خوب سمجھتا تھا کہ یہ ابھی شروعات ہے نہ معلوم آگے آگے کیا خواری ہوگی +

اتنے میں لبوک کو اس کا ایک دوست مل گیا۔ اس نے اسے غمگین اور خوف زدہ دیکھ کر سمجھ لیا کہ ان کی کہیں خبر لی گئی ہے۔ ہنسکر کہنے لگا" اخا۔ آپ خوب ملگئے۔ میں آپکی ہی تلاش میں تھا۔ چلیئے ایک آدھ بازی ہو جائے۔" لبوک نے بہت دھیمی آواز سے جواب دیا کہ" میں اس شرط پر کھیلتا ہوں کہ آپ صرف ہارتے ہی جاویں" یہ سن کر اس کے دوست نے کسیقدر حیرانی کے ساتھ پوچھا

کہ وہ نوٹ کہاں گئے جو آپ کے پاس تیسرے پہر موجود تھے؟
لیوک نے آنکھیں نیچی کرکے جواب دیا کہ "وہ سب میرل کے حوالے کر دیئے۔ وہ حضرت کچھ آجکل بہت تنگ معلوم ہوتے ہیں" +
فرنیک۔ وہ آپکے نئے پاجامے کب تک طیار ہونگے۔ شاید کل آپ پہن کر غریب خانہ پر تشریف لاوینگے +
لیوک۔ پاجاموں کی نسبت مجھے اندیشہ ہے کہ کل تک طیار نہیں ہو سکینگے۔ شاید میرل دیوالہ نکالنے والا ہے۔ کیونکہ آج کل وہ اپنے سرپرستوں کو دق کر رہا ہے۔ بھلا آپ خیال کیجئے کہ میری جیسی حیثیت کے آدمی کے لئے پندرہ بیس ڈالر بھی کچھ حقیقت رکھتے ہیں؟ +
فرنیک۔ گستاخی معاف۔ شاید آپکے اعتبار میں فرق آگیا ہے۔ ورنہ میرل تو ایسا آدمی نہیں ہے کہ کسیکو ناحق دق کرے +
لیوک۔ میری دانست میں وہ آدمی اچھا نہیں ہے۔ خیر۔ ان باتوں سے کیا بحث ہے اگر کوئی بازی کھیلنی ہے تو مجھے ایک دو ڈالر دلوایئے۔ یا تو یہ آپ کو آج ہی واپس کر دیئے جاویں گے یا کل لے لیجئے گا +
فرنیک۔ (ہنسکر) واہ! پاس سے دیکر کوئی اور کھلواتے ہونگے۔ کیوں!! ابھی سے یہ جھاڑ باقی کر دی؟ +
لاچار ہوکر اور چاروں طرف سے ملامت اُٹھاکر لیوک اپنے

کمرے میں آکر مُنہ سر لپیٹ کر پڑ رہا۔ اِسے اب خوب معلوم ہوگیا کہ سب مُجھے حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ کوئی دمڑی کا اعتبار نہیں کرتا۔ اب جدھر جاتا ہوں اُدھر سے شرمسار ہوکر آتا ہوں۔ یہاں تک کہ میرے ساتھی بھی مجھے چھیڑتے ہیں اور مجھے مذاق میں اُڑاتے ہیں۔ جس کا دینا ہے وہ تنگ کر رہا ہے۔ اِنھیں خیالات میں وہ سوگیا۔ اور دل میں سمجھ لیا کہ یہ سب باتیں میری بدقسمتی کرا رہی ہے۔ حالانکہ یہ ساری پریشانی اور ذلت اُسی کے اعمال کا نتیجہ تھی +

فصل اکیسویں

ایک تازہ مُصیبت

جسوقت ہیری کو مسٹر میرل نے پندرہ نوٹ واپس کیئے۔ اُسوقت اُسے بہت خُوشی ہوئی اور اُس نے ہزار غنیمت سمجھا کہ گئی ہوئی رقم جس سے قطعئی مایُوسی ہوچکی تھی بہت کچھ واپس مل گئی ہے۔ اب اُسے اُمید ہوگئی کہ باقی رقم بھی ہفتہ دو ہفتہ میں ہاتھ آجاویگی مگر اِس بات سے اُسے بہت رنج ہوا کہ لیوک سے ایسی حرکت سرزد ہوئی۔ اِسے یہ خیال ہُوا کہ ہم ایک جگہ کام کرتے ہیں اب چار آنکھیں ہونا مشکل ہے۔ آخر بہت سوچکر اُس نے مُصمّم ارادہ کرلیا کہ کوئی لفظ ایسا مُنہ سے نہیں نکالوں گا کہ جس سے اُسے یہ معاملہ یاد آئے۔ اور حتیّ المقدور کبھکو کبھی ایسے اِشارہ کنایہ کا موقعہ نہیں دونگا کہ جس سے اُس کا دِل دُکھے۔ اگر کوئی بد وضع ہے تو میں اُس کی خاطر اپنی وضع کیوں بدلوں۔ اگر اُس میں کچھ بھی اِنسانیت باقی ہے تو فی الحال اُسے یہی سزا کافی ہے کہ اُسکا راز افشا ہوگیا۔ اور وہ چار بھلے آدمیوں کی نظروں سے گِرگیا۔ اگر اب بھی وہ سنبھل جاوے تو کچھ زیادہ نہیں بگڑا ہے +

دُوسرے دِن کارخانہ میں ہیری کو لیُوک سے صاحب

ملاقات کا موقعہ ملا اور اُس نے اِس سنجیدگی کے ساتھ اپنی وضع کو نبھایا کہ لیبوگ کا دِل خود بخود اندر ہی اندر پِھسل گیا۔ اور وہ ہیری کا ہزار جان سے مدّاح ہوگیا۔ مگر افسوس کہ یہ جذبات اُس کے عارضی تھے۔ مُدّت سے اُس کی عادتیں بگڑی ہوئی تھیں۔ اگر اُسے نیک راہ دکھانے والے ملتے اور اُس کی صحبت اچھّی رہتی تو اُس کا سُدھر جانا کچھ بھی تعجّب خیز نہیں ہوسکتا تھا۔ مگر چونکہ مُعاملہ برعکس رہا اسلئے عُمر بھر اُسے دھکّے کھانے پڑے اور ہمیشہ ذِلّت و خواری کا سامنا رہا +

دُوسرے ہفتے سنیچر کی شام کو لیبوگ کا وعدہ تھا کہ وہ مسٹر میرل کو دس ڈالر نقد ادا کردیگا۔ مگر اُس دِن وہ کارخانہ کے پاس تک نہیں گیا۔ میرل کو بہت انتظار رہا۔ آخر سوموار کی شام کو لیبوگ مسٹر میرل کو یک بیک راستہ میں مِلگیا۔ میرل نے ذرا دُرشتی کے ساتھ دریافت کیا کہ اِس غائب رہنے اور وعدہ ایفا نہ کرنے کے کیا معنی ہیں؟ لیبوگ نے اُداس سا چہرہ بناکر جواب دیا کہ بلاشک میں خطاوار ہُوں۔ سنیچر کو مجھے تنخواہ ضرُور مِلی تھی۔ مگر میرے ساتھ بھی ہیری والا مُعاملہ ہُوا۔ جیب سے نوٹ کہیں گر پڑے۔ برابر تلاش میں سرگرداں ہُوں۔ لیکن ابتک کہیں پتہ نہیں چلا۔ اسپر میرل نے کسی قدر خفا ہوکر کہا کہ "ضرُور کھوئے گئے ہونگے کیونکہ اُن کے کھوئے جانے کا یہی موقعہ تھا۔ اِندنوں آپ بہت مُستغنی ہیں۔ بھلا دس بیس ڈالر کی آپ کیا احتیاط کرسکتے ہیں" +

لیوک نے بہت مسکین صورت بناکر کہا کہ اِس ہفتے مجھے اور معاف کیجئیے۔ اگلے ہفتے بالضرور میں اپنا وعدہ پورا کر دونگا۔ شام کے وقت جب ہیری اور مسٹر میرل کی ملاقات ہوئی تو ہیری نے میرل سے دریافت کیا کہ آپ سمجھتے ہیں کہ لیوک مجھے بقیہ رقم دے دیگا۔ مسٹر میرل نے جواب دیا کہ اپنی طرف سے تو وہ ہضم کرنے میں کسر نہیں چھوڑیگا۔ البتہ یہ ہماری سینہ زوری ہوگی کہ ہم اُس سے اُگلوالیں۔ کیا یہ اُس کی صریح دھوکا دہی نہیں ہے۔ کہ "میری تنخواہ کی تنخواہ کھوئی گئی"۔

فی الحقیقت لیوک کی تنخواہ کھوئی نہیں گئی تھی بلکہ اُس کے کمرے میں اُس کے صندوقچہ میں بند تھی۔ اُس کی نیت یہ تھی کہ اگلے ہفتہ کی تنخواہ اور لے لوں اور پھر اُسی رات فرار ہو جاؤں۔ ہیری اور میرل دیکھتے رہجاوینگے۔

دوسرے ہفتے سینچر کی شام کو مسٹر میرل کو لیوک کا بہت انتظار رہا۔ مگر جب وہ نہیں آیا تو میرل دل میں سوچنے لگا کہ دیکھئے آج کی وعدہ خلافی کے لئے وہ حضرت کیا عُذر پیش کرتے ہیں۔

سوموار کی صبح کو مسٹر میرل کو معلوم ہوا کہ لیوک اِتوار کی رات کو مفرور ہو گیا۔ اور مالک مکان کا دو ہفتہ کا کرایہ بھی مار لے گیا ہے مسٹر لیوٹ۔ لیوک کی صورت تک دیکھنا نہیں چاہتے تھے۔ اور وہ اُسے اپنے کارخانہ سے نکال دینے کے لئے آمادہ تھے۔

اتنے میں انہیں یہ خبر ملی کہ وہ خود بھاگ گیا ہے۔ اس قدر عرصے وہ صرف اس لئے خاموش رہے کہ انہیں دوسرے آدمی کی تلاش تھی۔ اور اُن کی خواہش تھی کہ ہیری اور میبرل کو کچھ اور وصول ہوجاوے۔

شام کے وقت جب ہیری مسٹر میبرل کے کارخانہ میں گیا تو میبرل نے از راہِ مذاق اُس سے کہا کہ اب ہم دونوں یکساں لیوک کے قرضخواہوں میں ہیں۔ مگر بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ انجام میں ہمیں صبر ہی کرنا پڑیگا۔ مجھے کھٹک گیا تھا کہ یہ کسی اور فکر میں ہے۔ لوٹ کھوئے جانے کا سراسر بہانہ تھا۔ خیر کیا مضائقہ ہے بھاگ کر جاویگا کہاں!۔ ہیری نے کسیقدر اُداس ہوکر کہا کہ "مجھے اپنے ڈالروں کے کھوئے جانے کا چنداں خیال نہیں ہے۔ کیونکہ نقصان کا ہوجانا غیر ممکن نہیں ہے۔ مگر بڑی مصیبت یہ ہے کہ بے وقت صدمہ پہنچا۔ اب مشکل سے پورے ڈالر گھر بھیج سکوں گا۔ سکوائر گرین آدمی اور ڈھب کا ہے۔ وہ ذرا سی کمی کا بھی فائدہ اٹھانے سے نہیں چوکے گا۔ میری آرزو تھی کہ ہم عین وقت پر اُس سے سُرخرُو ہو جاتے۔ مگر کیا کیا جاوے۔ ہُندنی امر ہوئے بغیر نہیں ٹلتا"۔

میبرل نے نہایت ہمدردی کے لہجہ میں ہیری سے کہا کہ میرا خیال تھا کہ وہ موذی چند ڈالروں کی کمی کے لئے کچھ نہیں کہیگا مگر آپ کو اگر ایسا ہی خیال ہے تو کچھ بڑی بات نہیں ہے۔ آپ مجھ سے لے جائیگا۔ بعد میں جسوقت آپ کا جی چاہے۔ سہولیت

سہولیت کے ساتھ واپس کر دیجیئے گا +

ہیری نے مسٹر میرل کی عنایات کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا اور کہا کہ مجھے آپ کی ہمدردی پر بہت بڑا بھروسہ ہے۔ مگر اسبارہ میں میں دوبارہ غور کرونگا۔ اگر ضرورت ہوئی تو لاچار آپ کو تکلیف دوں گا۔ فی الحال یہ کمی اپنی زائد محنت سے پوری کرنے کی فکر میں ہوں +

یہ قول سچ ہے کہ "مصیبت تنہا نہیں آتی"۔ دوسرے دن مسٹر لیوٹ مالک کارخانہ کے پاس اُس کے تھوک فروش سوداگروں کی چٹھیاں آئیں کہ اِن دِنوں مال بھرا پڑا ہے اور نکلتا کم ہے۔ اِس لیئے مہینے دو مہینے نیئے مال کی ضرورت نہیں ہوگی۔ اِن چٹھیوں کا خلاصہ مسٹر لیوٹ نے کارخانہ میں سب کو سُنا دیا۔ اِس کے معنی یہ تھے کہ آج سے کام میں تخفیف کی جاوے گی۔ ہنری نے سمجھا کہ یہ ایک اور تازہ مصیبت سر پر آئی اَب تک کل ۳۳ ڈالر کمائے تھے جن میں سے دس چوری گئے۔ باقی رہ گئے ۲۳۔ اَب اگر ایک ہفتہ بھی یہاں بیکار رہا تو اِن میں سے بھی کچھ کھٹر جینگے۔ مصیبت اور پریشانی میں ہمت ہارنا شیوۂ مردانگی سے بعید ہے۔ اگر ذرہ سی ناکامی میں گھر کو واپس چلا جاؤں تو شرم کی بات ہوگی دوبارہ غالبًا باہر نکلنے کی اجازت نہ ملے۔ گو اِسوقت اُسکے دِل پر ہراس چھایا ہوا تھا مگر اُسے یقین تھا کہ کارساز حقیقی بہت جلد اپنے فضل و کرم سے کوئی دوسرا

دروازہ کھول دیگا۔ مصیبت بھی انسان پر پڑتی ہے مردانہ وار برداشت کرنی چاہیئے
مسٹر لیوٹ کو ہیری کے کام سے علیحدہ ہونے کا بہت افسوس ہوا انھوں نے دل میں سوچا کہ ابھی اسکا نقصان ہو چکا ہے اور اوپر سے یہ صدمہ پہنچا۔ ایسا نہو کہ یہ دل شکستہ ہو جاوے۔ آخر انھوں نے ہیری کو بلا کر بہت پیار سے اپنے پاس بٹھایا اور کہنے لگے کہ "گو ہینے کارخانہ میں کام فی الحال کچھ عرصے کے لیئے ملتوی کر دیا ہے۔ مگر تمھارا یہ گھر ہے جب تک چاہو خوشی سے رہو۔ مجھے تمھارا رہنا ہرگز ناگوار نہیں گزرے گا۔ (ایک بیس ڈالر کا نوٹ اس کے آگے رکھ کر) یہ میں تم کو نہایت خوشی کے ساتھ تمھاری حسن کارگزاری کے صلے میں دیتا ہوں۔ اسے تم اپنے پاس احتیاط سے رکھو لو"+ ہیری نے مسٹر لیوٹ کا موزوں الفاظ میں شکریہ ادا کر کے کہا کہ "فی الحقیقت مجھ سے آپ کی کوئی ایسی خدمت نہیں بن پڑی ہے۔ جس کی بناء پر میں اپنے آپ کو اس عطیہ کا مستحق سمجھ سکوں۔ مگر جب آپ اس درجہ مہربانی فرماتے ہیں تو میں کس طرح سرتابی کر سکتا ہوں" +
ہیری نے نہایت مسرت کے ساتھ نوٹ لیکر جیب میں رکھ لیا۔ دوسرے دن اس نے اور کارخانوں میں کام تلاش کرنا شروع کر دیا اور دل میں سوچ لیا کہ بہر حال دو تین دن میں یہاں اور دیکھتا بھالتا ہوں۔ اگر کام مل گیا تو فبہا ورنہ اور آگے بڑھوں گا +

دوسرے دن بعد دوپہر سیر کرتے ہوئے اُسے ایک جگہ شارع عام پر مُندرجۂ ذیل اشتہار نظر پڑا +

"مشہور و معروف پروفیسر ہنڈرسن"

"آج شام کے آٹھ بجے ٹون ہال میں ایسے عجیب وغریب کرتب دکھاوینگے کہ حاضرین جلسہ دنگ رہ جاوینگے +
آخر میں جادو اور نظر بندی کے وہ وہ نیئے سے نئے شُعبدے کیئے جاوینگے کہ دیکھنے والے صُم و بُکم اور ششدر رہ جاوینگے +
شرح فی ٹکٹ ۲۵ سنٹ۔ بارہ برس سے کم عُمر کے بچّوں کے لئے ۱۵ سنٹ" +

ایسے مقامات میں کہ جہاں تفریح طبع کے سامان لوگوں کو کم میسّر آتے ہیں، اس قسم کے تماشے بالکل عجُوبہ شے سمجھے جاتے ہیں۔ بہت سے لوگ شوق سے تماشہ دیکھنے جاتے ہیں اور اُنکی باتوں سے کئی کئی دن تک حظ اٹھاتے ہیں +

اِشتہار کا مضمون پڑھکر ہیری کی طبیعت بھی تماشہ دیکھنے کے لئے بیقرار ہوئی۔ گو اسے اس وقت انتہا درجہ کی کِفایت شعاری کا خیال تھا مگر تاہم بمُقتضائے عُمر نئی چیز کے دیکھنے کا سب کو شوق ہوتا ہے۔ اپنے گاؤں میں اُسے ایسا تماشا دیکھنے کا کبھی اتفاق نہیں ہوا تھا۔ کیونکہ ویسے چھوٹے گاؤں میں پروفیسر ہنڈرسن

سے رُتبہ کے تماشے والے کیوں جانے لگے تھے +

ہیری اِسی خیال میں تھا کہ اتنے میں اِسکا ایک دوست اُدھر آنکلا اور ہیری کو اشتہار کی جانب متوجہ دیکھکر کہنے لگا کہ "پروفیسر ہنڈرسن فلاں سرائے میں فروکش ہیں۔ آؤ تمھیں اُن کی زیارت کرا لاؤں" +

ہیری کو پروفیسر صاحب کے دیکھنے کا کمال اِشتیاق تھا۔ اِس لئے وہ بخوشی اپنے دوست کے ہمراہ ہولیا +

فصل بائیسویں

پروفیسر ہنڈرسن

سرائے کے درمیانی کمرے میں ایک بہت بڑی میز پڑی ہوئی تھی جسکے چاروں طرف کرسیاں بچھی ہوئی تھیں۔ ایک طرف انگیٹھی میں آگ خوب روشن تھی۔ دوسری جانب جنگلہ سا لگا ہوا تھا جہاں سے خورونوش کی اشیاء قیمتاً مل سکتی تھیں۔ کرسیوں پر قصبہ کے کچھ لوگ بیٹھے ہوئے اپنے کاروبار اور اِدھر اُدھر کی باتیں کر رہے تھے۔

ہیری اور اُس کا دوست علیحدہ علیحدہ کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ اور آپس میں باتیں کرنے لگے۔ ہیری نے اپنے دوست سے دریافت کیا کہ پروفیسر صاحب نظر نہیں آئے۔ ابھی اُس نے اپنا جملہ ختم بھی نہیں کیا تھا کہ اِتنے میں سامنے سے ایک دروازہ کھلا اور ایک دراز قد۔ وضعدار اور خندہ پیشانی شخص بر آمد ہوا۔

ہیری کے دوست نے چپکے سے اُس سے کہا کہ "جنکو آپ یاد کرتے تھے۔ یہ وہی ہیں"۔

پہلے پروفیسر صاحب نے ایک تمباکو کی پڑی خریدی۔ پھر اُس میز کی طرف آئے جسکے گرد کئی اشخاص جمع تھے۔ ہنڈرسن کی نظر ہیری پر پڑی اور وہ کئی لمحہ تک اُس کے چہرے کو

غور سے دیکھتے رہے۔ آخر یوں مخاطب ہوئے:۔
پروفیسر۔ میں آپ سے کچھ کہنا چاہتا ہوں +
ہیری۔ (کسیقدر تعجب کے ساتھ) بہت اچھا جناب۔ میں حاضر ہوں +
پروفیسر۔ اگر اسوقت آپکو کوئی ضروری کام نہو۔ تو تھوڑی دیر کے لئے میرے ساتھ آئیے +
ہیری۔ مجھے اسوقت کوئی خاص کام نہیں ہے۔ میں آپکے ارشاد کی تعمیل کر سکتا ہوں (اپنے دوست سے مخاطب ہوکر) مجھے ذرہ دیر کے لئے اجازت دیجئے + اس کے دوست نے معاً جواب دیا کہ "شوق سے جائیے۔ میں اخبار پڑھتا ہوں" +
پروفیسر صاحب ہیری کو اپنے کمرے میں لے گئے اور نہایت اعزاز کے ساتھ کرسی پر بٹھایا۔ سامنے خود بیٹھ گئے اور کہنے لگے کہ "جس کام کے لئے مَینے آپکو تکلیف دی ہے اُسے مختصر طور پر بیان کئے دیتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ اگر آج شام کو آپ کسی ضروری کام میں مصروف نہوں تو دروازہ پر ٹکٹ دینے اور لینے کا انتظام اپنے ذمہ لیجئے۔ میں آپ کا نہایت شکر گذار ہونگا۔ میرے پاس اسوقت اور کوئی آدمی نہیں ہے اور اس کام کے لئے آدمی ہوشیار اور متدیّن ہونا چاہیئے" +
ہیری۔ بہت بہتر۔ میں آپکے حکم کو بجا لاؤں گا +
پروفیسر۔ گو بظاہر یہ آسان کام ہے۔ مگر اس میں چستی درکار ہے

اور آدمی بھی ایسا ہونا چاہیئے کہ جسے حساب میں کیقدر ربط ہو۔ مجھے اُمید ہے کہ حساب میں آپکو خوب مہارت ہوگی +

ہیری۔ مجھے ابتداء سے علم حساب کا شوق رہا ہے۔ اسلئے حساب کتاب کے کام میں مجھے کبھی دقت محسوس نہیں ہوئی +

پروفیسر۔ تو بس۔ کام بنا بنایا ہے۔ آپ کی دیانت داری میں مجھے ذرا شبہ نہیں ہے۔ کیونکہ میں ایک قیافہ شناس آدمی ہوں۔ مجھے ان معاملات میں شاذ ونادر ہی دھوکا ہوتا ہے۔ میں ہر ایک شخص کے دل کا عکس اُسکے چہرہ سے دیکھ سکتا ہوں +

ہیری۔ میری دلی خواہش ہے کہ آپکا قیافہ بالکل صحیح ہو +

پروفیسر۔ اچھا۔ اب مجھے یہ بتائیے کہ آیا آپ کچھ کرتے ہیں۔ یا مدرسہ جاتے ہیں؟ +

ہیری۔ جی۔ مدرسہ تو میں نہیں جاتا ہوں۔ البتہ شام کو ایک مُعلم سے کچھ پڑھا کرتا ہوں۔ کل تک میں یہاں ایک کارخانہ میں تھا۔ مگر چونکہ کام ہلکا ہوگیا ہے۔ اس لئے آج سے خالی ہوں +

پروفیسر۔ اب آیندہ کے لئے کیا ارادہ ہے؟ +

ہیری۔ وہ کام کرنے کا جس میں دیانتداری سے چار پیسے پیدا کرسکوں

پروفیسر۔ شاباش۔ میں تمھیں اسوقت ایک جگہ دے سکتا ہوں بشرطیکہ میرے ہمراہ سفر کرنے میں تمھیں کچھ تامل نہ ہو +

ہیری۔ (نہایت خوش ہوکر) مجھے اور سفر کرنے میں تامل۔ شائد آپکو

یہ معلوم نہیں ہے کہ میں اِس قصبہ کا رہنے والا نہیں ہوں +
پروفیسر- ہاں ! یہ بات ہے- مگر تمھارے والدین کو تو کچھ اعتراض نہیں ہوگا +
ہیری- اگر کوئی شرافت کے خلاف کام کروں گا تو بلا شک اُنھیں اعتراض ہوگا- آپ ایک عالم آدمی ہیں- بزرگ اور باہنر- آپ کے تماشے خاص علوم و فنون پر مبنی ہیں اور لوگ اُنھیں مہذّب تفریح طبع سمجھ کر دیکھتے ہیں- پھر مجھے آپ کے ساتھ کام کرنے میں کیا پس وپیش ہوسکتا ہے +
پروفیسر- (مسکراکر) معلوم ہوتا ہے کہ آپ بھی کیسقدر قیافہ شناس ہیں +
ہیری- (کسیقدر شرماکر) یہ فرمایئے کہ آپ مجھ سے کیا کام لیں گے؟ بے ادبی معاف +
پروفیسر- آپ کو زیادہ تر تو وہی کام کرنا ہوگا جو اِس وقت آپ کے سُپرد کیا گیا ہے- یعنی ٹکٹوں کا دینا اور لینا- مگر علاوہ ازیں آپ کو مجھے آلات دُرست کرنے میں بھی مدد دینی ہوگی- اِس کام کو سوائے سمجھدار اور تعلیمیافتہ آدمی کے اور کوئی نہیں کرسکتا- مجھے اُمید ہے کہ آپ اِسے اچھی طرح سمجھ لینگے- اِس خاص کام کے لئے میرے پاس ایک شریف نوجوان ملازم تھا- مگر چونکہ اُس کی صحت خراب رہتی تھی اِس لئے وہ اپنے گھر چلا گیا ہے- اور غالباً اب واپس نہیں آویگا +

ہیری۔(ادب کے ساتھ) آپ مجھے مشاہرہ کیا عنایت فرماوینگے ؟ +

پروفیسر۔(مسکرا کر) مطلب کی بات اب آئی ہے۔ اچھا میں آپ کو علاوہ سفر خرچ کے ۵ پانچ ڈالر فی ہفتہ دیا کروں گا۔ اور کھانا میرے ساتھ ہوگا۔ فرمایئے۔ آپ اِسے خُوشی سے منظور فرماتے ہیں +

ہیری۔ کمال شُکریہ کے ساتھ +

ہیری نے پروفیسر صاحب کی مُلازمت بخوشی تمام قبول کرلی۔ اسے اِسوقت دو وجُوہات سے نہایت خُوشی ہوئی۔ ایک تو یہ کہ آگے سے ۲ دو ڈالر کی ترقی ہوگئی۔ دُوسرے سیر و سیاحت کا اچھا موقعہ ہاتھ آیا۔ علاوہ ازیں اُس نے سوچا کہ ایک شریف۔ عالم اور تجربہ کار آدمی سے تعلّق پیدا ہُوا ہے۔ کچھ نہ کچھ فیض ہی پہنچیگا۔

پروفیسر صاحب نے دریافت کیا کہ کیا آپ کل میرے ہمراہ چل سکتے ہیں۔ ہیری نے فی الفور جواب دیا کہ "جسوقت آپ فرماویں مجھے کوئی خاص تیاری نہیں کرنی پڑے گی"۔ پروفیسر صاحب یہ سُنکر بہت خُوش ہوئے اور کہا کہ کل دس بجے آپ طیّار ہوکر میرے پاس آجایئے۔ ہم یہاں سے سوار ہوکر دُوسرے قصبے کو جاوینگے اور کل رات وہیں تماشہ ہوگا۔ اب میں تُم کو کچھ ریزگاری دیتا ہوں۔ شائد تمھیں ضرورت پڑے۔ جب تماشہ ختم ہو جاوے تو مجھے حساب سمجھا دینا +

عین وقت پر ہیری والٹن۔ ٹون ہال میں پہونچ گیا۔

اور بہت خوش اسلوبی کے ساتھ ٹکٹ فروخت کرنے شروع کر دئے۔ داخلہ کا دروازہ کھلنے سے ذرہ دیر پہلے ٹکٹ لینے کے لئے آ موجود ہوا۔ یہ سب سے نہایت تعظیم اور خندہ پیشانی سے پیش آتا تھا۔ اور لوگ اسے دیکھ کر بہت خوش ہوتے تھے اسکے دوست اُسے اس کام پر دیکھ کر حیران ہوئے۔ چنانچہ ایک نے از راہِ مذاق دریافت کیا کہ کیا آپ آپ پروفیسر صاحب کے پاس آگئے ہیں۔ ہیری نے جواب دیا کہ "کچھ معلوم تو ایسا ہی ہوتا ہے"۔ اسپر اُسکے ایک اور دوست نے پوچھا "کہ پھر آپ یہاں اپنے دوستوں سے کیا رعایت کرینگے"؟ ہیری نے (مسکراکر) جواب دیا کہ "صرف یہ کہ اوروں کی نسبت دوچند لونگا"۔ اِس فقرہ پر خوب قہقہہ پڑا +

آٹھ بجے تک ٹون ہال کا بڑا کمرہ بھر گیا۔ لوگوں میں پروفیسر صاحب کی بہت شہرت تھی اور سب اُن کے کمال کے مدّاح تھے۔ پروفیسر صاحب کا بھی اِس قدر مجمع کو دیکھکر خوب حوصلہ بڑھا اور اُنھوں نے بڑی اُمنگ کیساتھ تماشا گاہ کے چبوترے پر کھڑے ہوکر حاضرین جلسہ سے یوں خطاب کیا کہ "سب سے پہلے میں آپ سب صاحبوں کا تہ دِل سے شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے میری خاطر اسقدر تکلیف گوارا فرماکر اِس جلسہ کو رونق بخشی۔ صرف اس موقعہ پر میں تنہا اپنے جامہ میں پھولا نہیں سماتا۔ بلکہ میری روپیہ پیسے کی تھیلی بھی اپنے جامہ سے باہر ہوئی جاتی ہے۔ پس زیادہ دیر تک میں اپنے کرم فرماؤں کی سمع خراشی رَوا نہیں رکھ سکتا۔ اِس لئے آپ کی تفریح

کا سامان مہیا کرنے میں مصروف ہوتا ہوں"+

پروفیسر صاحب کو تبدیل آواز میں کمال حاصل تھا۔ آپ ہی سوال کرتے تھے اور آپ ہی اِس صفائی کے ساتھ جواب دیدیتے تھے کہ پاس کے بیٹھنے والے بھی محسوس نہیں کرسکتے تھے کہ کون بول رہا ہے۔ یہی معلوم ہوتا تھا کہ دوسری جانب سے آواز آرہی ہے۔ آواز حسبِ موقعہ و محل بالکل مختلف ہوتی تھی۔ ذرہ دیر بعد پروفیسر صاحب نے باواز بلند حاضرین جلسہ کی طرف رُخ کرکے کہا کہ آپ میں سے اگر کوئی صاحب جو ابھی نوجوان ہوں میرے پاس آنے کی تکلیف گوارا فرما سکیں تو خالی از لطف نہوگا۔ یہ سُن کر ایک دل چلا نوجوان جسکا نام فرینک تھا۔ فی الفور پروفیسر صاحب کے پاس جا کھڑا ہوا۔ جسوقت اُس نے سامنے نظر اٹھائی تو اُسے چاروں طرف ہجوم دکھائی دیا۔ تماشائی اُس کی طرف بہت غور سے دیکھ رہے تھے اور اِس خیال میں تھے کہ دیکھئے اِب اِس سے کیا حرکت ظہور میں آتی ہے +

یہ اپنی عجلت پر بہت نادم ہوا مگر اب یہ بھی نہیں چاہتا تھا کہ اُلٹے پاؤں اپنی جگہ پر جا بیٹھے۔ لاچار چُپ کھڑا رہا۔ پروفیسر صاحب نے اُس سے یوں سوال کیا:۔

پروفیسر۔ آپ کا اسم شریف ؟ +

جواب۔ مجھے فرینک[1] فُول کہتے ہیں (یہ سُنکر تمام حاضرین جلسہ ہنس پڑے)+

[1] اس کا لفظی ترجمہ ہے "صاف گو بے وقوف" +

پروفیسر-آپ کی پیدائش کہاں کی ہے؟

جواب-کہتے ہیں کہ ایّام طفولیت میں مجھے ایک بھیڑیا اُٹھا کر لے گیا تھا +

پروفیسر (ہنسکر) اَخّا- تو اِس وقت آپ یہاں بھیڑئیے کے بھٹ میں سے نکلکر تشریف لائے ہیں- (اسپر تمام حاضرین خوب کھلکھلا کر ہنسے- اور بیچارہ فرینک مارے شرم کے پانی پانی ہوگیا- مگر وہیں صُم بُکم کھڑا رہا) +

پروفیسر-اس میں کوئی شرمانے کی بات نہیں ہے- شاذو نادر ایسا اتفاق ہوتا ہے- ہاں یہ تو بتائیے کہ وہاں آپکو کھانے کو کیا ملا کرتا تھا +

جواب- ہری ہری گھاس! (یہ سُنکر لوگ بہت ہی ہنسے) +

جب پروفیسر صاحب نے دیکھا کہ بیچارے فرینک کے ساتھ بہت ہو چکی ہے تو اُس سے کہہ دیا کہ آپ اب اپنی جگہ پر تشریف رکھیئے- میں کچھ اور تحفہ پیش کرتا ہوں +

حاضرین جلسہ کے سامنے چبوترہ پر جہاں پروفیسر صاحب شعبدہ بازیاں کر رہے تھے- ایک نہایت خوبصورت صندوق مقفل رکھا تھا پروفیسر صاحب اِس صندوق کے قریب اپنے آلات دُرست کرنے لگے کہ اِتنے میں صندوق سے یوں آواز آئی :-

آواز- پاپا میں مرا جاتا ہوں- میرا دم گھُٹتا ہے- مجھے جلد نکالو-

ہائے ہائے صندوق کھول دو +

یہ ایک بچّہ کی دردناک آواز سُن کر تمام حاضرین کیا بُوڑھے کیا جوان اور کیا بچّے بے چین ہو گئے۔ مگر پروفیسر صاحب نے مُطلق اِلتفات نہیں کی۔ اِسپر پھر آواز آئی) +

آواز۔ (بہت دِھیمی۔ جیسے کوئی سانس رُکنے سے بیہوش ہُوا جاتا ہے) پاپا ہائے تمھیں کیا ہوا۔ میں مرا جاتا ہُوں مجھے جلد نِکالو۔ (یہ آواز سُن کر حاضرین جلسہ کے بدن پر رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ اور جب اِسپر بھی پروفیسر صاحب نے ذرا توجّہ نہیں کی تو بہت سے لوگ جوش میں آ گئے۔ چنانچہ ایک سِن رسیدہ بُزرگوار سے آخر نہ رہا گیا۔ اور وہ کھڑے ہوکر پروفیسر صاحب سے یُوں فرمانے لگے :۔

بُزرگوار۔ سُنیئے پروفیسر صاحب۔ بس بہت ہو چکی۔ پہلے آپ صندوق کھولکر اُس معصُوم بچّہ کو نِکال لیجیئے۔ ورنہ ہم ابھی پُولیس کو اِطلاع دیتے ہیں۔ ہم یہاں تماشہ دیکھنے آئے ہیں نہ کہ خُون کرانے۔ واہ اچھّا تماشہ نِکالا۔ تعجّب ہے کہ آپکو کچھ خیال تک نہیں!

ایک وکیل۔ جی ہاں آپ بجا فرماتے ہیں۔ ہم ایسے تماشہ سے باز آئے۔ آئے تھے تفریح طبع کے لیئے۔ یہاں اُلٹا یہ عذاب سہنا پڑا۔ پروفیسر صاحب بہتر یہی ہے کہ پہلے آپ صندوق میں سے فی الفور اُس غریب بچّہ کو آزاد کردیں۔ ورنہ اچھّا نہیں ہوگا +

پروفیسر صاحب نے طوعاً و کرہاً صندوق کھولکر اُلٹ دیا۔ مگر
اس میں کیا رکھا تھا۔ سب حیران رہ گئے۔ بعض اشخاص جو واقفکار
تھے۔ وہ ہنس پڑے۔ باقی جنھیں پروفیسر صاحب پر غصہ آیا تھا
کیقدر شرمندہ ہوئے +

اِتنے میں میز کی دراز میں سے پھر آواز آئی کہ "پاپا! یہ کیا
کیا۔ کہ صندوق میں سے نکال کر مجھے میز کے اندر بند کر دیا"۔ یہ
سنکر پروفیسر صاحب نے بہت خفگی میں آکر کہا کہ بس چپ رہو
ورنہ میں خود گلا گھونٹ دونگا"۔ اِس پر چاروں طرف سے پروفیسر
صاحب کو خوب داد ملی +

فصل تئیسویں

پروفیسر صاحب کا قِصّہ

دُوسرے دن صُبح کے دس بجے ہیری۔ پروفیسر صاحب کی خدمت میں جہاں وہ فروکش تھے معہ اپنے مُختصر سے اسباب کے ہی حاضر ہُوا۔ دونوں نے پہلے یکجا کھانا کھایا اور پھر گاڑی میں سوار ہوکر آگے کو روانہ ہوئے۔ راستہ میں ٹون ہال سے جہاں رات کو تماشہ کیا تھا۔ اپنا کچھ اسباب لیکر گاڑی پر رکھ لیا۔ یہ اسباب رات کو اُسی جگہ رہنے دیا گیا تھا تاکہ دوبارہ لادنے کی تکلیف نہو۔

راستہ میں پروفیسر صاحب نے ہیری سے کہا کہ آج رات کو اگلے قصبہ میں تماشہ کرینگے۔ گو یہ ایک چھوٹا سا قصبہ ہے۔ مگر یہاں کے لوگ بہت زندہ دِل ہیں۔ مجھے کئی مرتبہ یہاں آنے کا اِتفاق ہوا ہے۔ لوگ نہایت قدر دانی و حوصلہ افزائی فرماتے ہیں +

تھوڑی دُور آگے چلکر ہیری نے پروفیسر صاحب سے دریافت کیا کہ اگر کچھ مُضائقہ نہو اور ناگوار خاطر نہ گذرے تو مجھے یہ بتائیے کہ آپ نے تبدیل آواز کے فن میں کب سے مشق کی ہے۔ در حقیقت آپ کمال کرتے ہیں۔ خواہ کوئی کیسا ہی ہوشیار

وانفکار کیوں نہو۔ کیا مجال کہ صریحًا دھوکہ نہ کھاوے۔ اگر میرا
اس غلطی نہیں کرتا تو اس فن سے آپ اچھے اچھے آدمیوں کو
ن بھوت۔ چھلاوہ وغیرہ توہمات باطلہ کا قایل کرسکتے ہیں۔ اور
مہذب اصحاب کی تفریح طبع کا بھی اچھا سامان ہے +
وفیسر۔ آپ کا قیاس صحیح ہے۔ میرا مختصر قصہ یہ ہے کہ لڑکپن
ہی مجھ میں اس بات کی کچھ خدا داد قابلیت تھی کہ میں طرح
کے پرندوں اور جانوروں کی آوازوں کی بڑی صفائی کے ساتھ
ل کیا کرتا تھا۔ مختلف ممالک کے آدمیوں کی اگر ایک مرتبہ
سن لیتا تھا تو دوسری مرتبہ خود اسی طرح بولنے لگتا تھا۔ رفتہ
فتہ یہاں تک مشق ہوگئی کہ لب و لہجہ میں بھی سرمو فرق نہیں
ہوتا تھا۔ تنگدستی کے سبب اٹھارہ سال کی عمر میں ایک دفتر
میں ملازمت اختیار کرلی اسوقت مجھے خود بخود خیال آیا کہ مجھ میں
تبدیل آواز کا وصف موجود ہے وہ اس وقت محض اپنی دل لگی
کی خاطر ہے۔ کیا اچھا ہو کہ اگر بطور ہنر اس کی مشق کی جاوے۔
طرح لوگوں کی تفریح طبع کے علاوہ اپنا بھی کچھ بھلا ہوسکتا ہے
حسن اتفاق سے کچھ دنوں بعد مجھے اپنے ہنر کی بدولت
حقدار کو اس کا جایز حق دلانے کا خاصہ موقعہ مل گیا۔ مختصر
ہے کہ ایک نوجوان نا جایز طریق سے اپنے ترکہ پدری سے محروم
کردیا گیا تھا۔ اور بظاہر کوئی ایسی صورت نظر نہیں آتی تھی کہ جس

سے یہ خیال کیا جاتا کہ وہ آسانی سے کامیاب ہوسکے گا۔ اب قصہ سُنیئے جو خالی از لُطف نہیں ہے :-

ایک دِن میرے پاس ایک نوجوان آیا اور مجھ سے علحدگی میں نہایت حلیمی کے ساتھ کہنے لگا کہ آپ چاہیں تو میرا بہت کچھ بھلا کر سکتے ہیں۔ اگر آپ میری خاطر تھوڑی سی تکلیف گوارا فرماویں تو مَیں عُمر بھر آپکا ممنُون اِحسان رہونگا۔ مَیتے کسیقدر حیرانی سے اُس سے کہا کہ بھائی جان میں کِس لائق ہوں۔ ایک غریب آدمی ہُوں رُوپیہ کی مدد دینے سے میں معذور ہُوں۔ کوئی ذی اقتدار اور با رسُوخ نہیں کہ کہیں کِسی کے لئے سعیٔ سفارش کر سکوُں۔ البتّہ آپ کے حق میں دُعائے خیر کرسکتا ہُوں۔ یا اور جو کچُھ میرے کرنے کے لائق کام ہو۔ اُس میں مجُھے کیا عذر ہوسکتا ہے۔ میری یہ تقریر سُنکر وہ بہت خُوش ہوا اور کہنے لگا کہ پہلے میری داستان سُن لیجئے۔ پھر آپ خُود اندازہ لگا سکینگے کہ آپ میرے کام آسکتے ہیں یا نہیں۔ اُس نے اپنا جو کچُھ ماجرا سُنایا اُسکا خلاصہ یہ تھا کہ "اُسکے باپ کو مرے ہوئے اُس وقت ایک سال ہو چکا تھا اور وہ اپنے باپ کا اِکلوتا بیٹا تھا۔ اِسلئے اُسے خیال تھا کہ تمام ترکہ اُس کے حِصّہ میں خُود بخُود آ جاویگا۔ کیونکہ اُسکا والد اُسے بہت پیار کرتا تھا اور اُسے ہونہار بھی سمجھتا تھا۔ تمام نقدی اور جائداد قریب بیش ہزار ڈالر کے تھی۔ جب وصیت نامہ پڑھا گیا تو وہ حیران

پریشان رہ گیا۔ بجائے اُسکے تمام جائداد اُس کے چچا کے نام تھی۔ اُن کا چچا قریب بیس سال سے اُسکے والد کے پاس رہا کرتا تھا۔ وہ اُسکے اعمالوں سے خوش نہیں تھا مگر چونکہ بھائی تھا اِس لئے کچھ زیادہ کہہ بھی نہیں سکتا تھا۔ یہ حضرت بالکل بےفکری اور چین سے زندگی بسر کرتے تھے۔ عمر بھر سوائے اپنے بھائی صاحب کو دق کرنے کے اور کچھ نہیں کیا۔ لوگوں میں اُن کی جھوٹی شکایت کر کے اُنھیں بدنام کرنے میں بھی کوئی دقیقہ نہیں اُٹھا رکھتے تھے۔ صرف ایک اِن میں وصف تھا اور وہ یہ تھا کہ جعلسازی میں اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے۔ دُور دُور تک اس کمال کی بدولت مشہور تھے۔ جعلی دستاویز بنا بنا اِنکے بائیں ہاتھ کا کرتب تھا۔ اور جھوٹی شہادت دینے میں شہرۂ آفاق تھے۔ پولیس کا اِنھوں نے ناک میں دم کر رکھا تھا۔ اچھے اچھے روساء کے اِن سے پَر جلتے تھے اور اِنکی فرمائشوں کی فی الفور تعمیل کرنی پڑتی تھی۔ ماتحت عدالتوں سے لیکر بالا دست عدالتوں تک اِن سے زِچ آگئیں تھیں۔ بڑے بڑے وکلاء کا اِن سے مقابلہ ہوتا تھا مگر یہ ایک اُن کی چلنے نہیں دیتے تھے۔ آخر وہ سر پٹک کر اور مجبور ہوکر بیٹھ جاتے تھے۔ جس پرداز کو یہ شروع سے اُٹھاتے تھے اُسے انجام تک یکساں نبھا دیتے تھے۔ کیا مجال کہ ذرہ کسی بات میں لغزش کھا جاویں۔ جسوقت یہ عدالتوں میں نمودار ہوتے تھے اُسی وقت مجسٹریٹوں اور ججوں کو کھٹک جاتی تھی کہ آج ایک بڑے موذی سے پالا پڑیگا

جعلسازی اور دھوکہ دہی کے متعلق بہ قانونی باریکیوں سے اِس درجہ
واقف ہو گئے تھے کہ عدالتوں کو انگلیوں پر نچایا کرتے تھے۔ اِنھیں
فخر تھا کہ فلاں موقعہ پر ہم نے فلاں مجسٹریٹ۔ فلاں جج یا فلاں
بیرسٹر کو بے وقوف بنایا۔ اور اُس سے یہ کرایا اور وہ کہلوایا۔ فلاں
گواہ کی شہادت کے یوں دُھرّے اُڑائے فلاں بیان کی وہ تردید
کی کہ لوگ دیکھتے رہ گئے۔ پولیس کو سرِ عدالت ایسا نیچا دکھایا کہ
عُمر بھر یاد کریگی۔ فلاں اہلکار کو سب کے سامنے ذلیل ہونا پڑا۔
دستخط بدلنے میں یہ حال تھا کہ دُور دُور سے اُن کی تحریروں کی
شناخت کے لیئے کاملِ فنِّ اشخاص۔ جن کی شہادت بمنزلۂ سند تسلیم
کی جاتی تھی۔ صرفِ کثیر سے مُلبوائے جاتے تھے مگر وہ بھی اصلیت
پہچاننے کے ناقابلِ ثابت ہوتے تھے۔ جس طرح لوگ پیروی
مُقدمات کے لئے وکیل مُختار کرتے وقت پہلے محنتانہ ٹھہراتے
ہیں اُسی طرح اِنھیں گواہ مقرّر کرنیکے لئے اُجرت ٹھہرانی پڑتی
تھی۔ سب سے یہ پیشگی لے لیا کرتے تھے۔ اِن کے ہاں ما بعد
کا کوئی حساب نہیں تھا۔ ظاہر داری اِنھوں نے ایسی بنا رکھی
تھی کہ کوئی چُوں نہیں کرسکتا تھا۔ کبھی کِسی مُعاملہ میں ماخوذ نہیں
ہوئے۔ نقد دَم آدمی تھے اور آگے پیچھے کی کچھ فکر نہیں تھی۔ گو
عدالتیں اِن کی شہادت کا اعتبار کم کرتی تھیں مگر اکثر بہت سی
باتوں کے ماننے کے لئے وہ مجبور ہو جاتی تھیں۔ غرضکہ تمام دُور نزدیک

کے سُبک دست جعلساز اور گواہی پیشہ لوگ اُنکا لوہا مانتے تھے +
یہ تو آپ سمجھ ہی گئے ہونگے کہ اِس نوجوان کے والد کا وصیت نامہ بھی اِنھیں حضرت کی کارستانی تھی۔ یہ اچھی طرح سے جانتے تھے کہ بھتیجا ابھی لڑکا ہے۔ اِسے دُنیا کے مُعاملات کی کیا خبر ہے۔ کون باز پُرس کرنا ہے اور جب کوئی کھڑا ہوگا تو سب بھگت لینگے +
وصیت کو سُن کر وہ نوجوان فی الحقیقت بہت پریشاں خاطر ہُوا اور اپنے باکمال چچا سے کہنے لگا کہ مجھے ذرا یقین نہیں آتا کہ " میرے والد کا یہ اصلی وصیت نامہ ہے"۔ اِسپر چچا صاحب حد سے زیادہ برافروختہ ہوئے۔ یہ کیفیت دیکھکر اُس نوجوان کو پورا یقین ہوگیا کہ ضرور کچھ اِسرار ہے۔ گواہی صرف ایک خدمتگار کی تھی جو اُسی دن سے غائب تھا۔ جسدن سے کہ آقا کا اِنتقال ہوا۔ اُس کے چچانے آخر اُس سے صاف کہدیا کہ جبتک تم چاہو میرے گھر پر رہ سکتے ہو اور میرے سر اپنا خرچ ڈال سکتے ہو مگر میں تمھیں جائداد یا نقد و جنس میں سے کچھ نہیں دے سکتا۔ کیونکہ میرے بزرگ بھائی صاحب کی یہی وصیت ہے اور میں اِس کے خلاف کچھ نہیں کرنا چاہتا +
پروفیسر صاحب نے ہیری سے کہا کہ اُس نوجوان کی یہ داستان سُن کر مَیں نے صدق دل سے اظہار ہمدردی کیا اور کہا کہ "بھلا اِس معاملہ میں مَیں کیا کرسکتا ہوں"۔ اُس نے جواب دیا

کہ "بلا شک اگر میں چاہوں تو قانونی چارہ جوئی کرسکتا ہوں اور چچا صاحب ضرور اپنے کیفرکردار کو پہونچ سکتے ہیں۔ میرے پاس کئی ثبوت کامل موجود ہیں۔ جو بعد میں مجھے ملے ہیں۔ مگر میں یہ چاہتا ہوں کہ جہاں تک ممکن ہوسکے یہ معاملہ آپس میں ہی رفع دفع ہو جاوے تو بہتر ہے کسی اور کو خبر نہو۔ کیونکہ آخر وہ میرے چچا ہیں۔ اور عدالت چڑھنے میں خاندان کی ہتک متصوّر ہے ؛

میرے والد ایک خاص طبیعت کے بزرگوار تھے۔ ورنہ کب ممکن تھا کہ چچا صاحب اتنے سال برابر اُن کے پاس رہ سکتے۔ اِس زمانہ میں شاید ہی کہیں ایسا ہو۔ خیر۔ میں نے ایک تدبیر سوچی ہے۔ گو اِس میں کسیقدر مذاق بھی شامل ہے۔ مگر ہے باون تولہ اور پاؤ رتی۔ وہ یہ ہے کہ بباطن میرے چچا صاحب انتہا درجہ ضعیف الاعتقاد اور وہمی آدمی ہیں۔ وہ جن بھوت۔ چڑیل۔ پریوں دیوؤں اور مُردوں کی رُوحوں کے بھیس بدل کر نمودار ہونے کے حد درجہ قائل ہیں۔ نیز جادو۔ ٹونے والوں کے پکّے معتقد اور مرید ہیں۔ اگر معمولی زکام حرارت یا کچھ اور ہرج مرج ہو جاتا ہے تو فی الفور جھاڑ پھونک کراتے ہیں۔ بات بات میں نیک و بد شگون دیکھتے رہتے ہیں۔ ہمیشہ ایک گھوڑے کا نعل اُن کے کمرہ میں لٹکا رہتا ہے۔ اگر کسیطرح آئینہ ٹوٹ جاوے تو نہایت غمگین ہو جاتے ہیں اور سمجھ لیتے ہیں کہ اِس سال ضرور کوئی بلائے ناگہانی نازل ہوگی

اُس کے دفعیہ کے لئے قبل از وقت طرح طرح کے علاج کرتے ہیں۔ جنکو سُنکر شاید آپ کو ہنسی آجاوے۔ جسدن ذرہ سر بھاری ہو جاتا ہے اُس دِن اُنھیں یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ آج شب کو فلاں جانب سے گُزرے تھے ضرُور کسی بد رُوح کا اثر ہوگیا ہے۔ کئی قِسم کے سفوف انگیٹھیوں میں جلاتے ہیں اور مُہمل کلمات کا گھنٹوں وِرد رکھتے ہیں +

"آپ کو آواز کے تبدیل کرنے کا ایک بڑا کمال حاصِل ہے ایک ذرہ سی دیر میں مُختلف سمتوں سے مختلف قِسم کی بولیاں بول سکتے ہیں۔ اگر آپ مدد دیں تو اُن کی ضعیف الاعتقادی سے مَیں پُورا پُورا فائدہ اُٹھا سکتا ہوں"۔ مَیں اسکے مطلب کو اچھی طرح سمجھ گیا اور اُس سے کہا کہ "خیر مجھے آپ سے کمال ہمدردی ہے مَیں آپ کی خاطر کچھ کوشش کروں گا۔ مذاق تو خاصہ ہے۔ مگر آپ یہ اِقرار کریں کہ کِسی سے ذِکر نہیں کرینگے۔ کیونکہ اِس طریقِ عمل کو مَیں پسند نہیں کرتا۔ اَور نہ اِسے اپنا پیشہ بنانا چاہتا ہُوں"۔ اُس نے مجھے مطمئن کر دیا اَور کہا کہ "میرا بھی اِسی میں فائدہ ہے کہ جہاں تک ممکن ہو یہ راز پوشیدہ رہے۔ نیز میرا معاملہ ایک خاص قِسم کا ہے اور ایسا اِتفاق شاذو نادِر ہوتا ہے اِس لئے غالبًا آپکو کہیں دوبارہ تکلیف کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ ہاں اگر کبھی خُفیہ پولیس کے آپ افسر سُراغرسانی ہو جاویں تو اَور بات ہے"+

قصہ کوتاہ ہم نے اپنے طریق کارروائی کو باہمی مشورہ سے ٹھیک ٹھاک کر لیا اور مینے فی الفور کچھ دِنوں کی دفتر سے رُخصت حاصل کر لی۔ دُوسرے دِن ایک خدمتگار کا لباس پہنکر میں اُسکے چچا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ یہ ذاتِ شریف میرے مکان سے دس میل کے فاصلہ پر رہتے تھے۔ اُنھیں مجھے دیکھنے اور مجھے اُنھیں دیکھنے کا کبھی اِتفاق نہیں ہوا تھا۔ جسوقت میں اُن کے روبرو گیا تو وہ حضرت کھڑے ہوئے تمباکو کی بیڑی پی رہے تھے۔ مجھے معلوم تھا کہ اُنھوں نے ایک خدمتگار اِس لئے موقوف کر دیا ہے کہ وہ تنخواہ زیادہ مانگتا تھا۔ مینے مودبانہ سلام کیا اور کہا کہ "میں تلاشِ روزگار میں یہاں آیا ہوں اگر آپ میرے کوئی خدمت سپرد فرماسکیں تو میں بخوشی بجا لاونگا۔ ذرا تامل کے بعد وہ کہنے لگے کہ "ہمارے پاس کوئی ایسا کام نہیں ہے جسپر تمھیں مقرر کیا جاوے"۔ اِسپر مینے بڑی عاجزی کے ساتھ عرض کی کہ "خداوند میں آپ سے زیادہ تنخواہ کا خواستگار نہیں ہونگا۔ اِس وقت صِرف روٹی کپڑا چاہتا ہوں" یہ سُن کر وہ اپنے دل میں بہت خوش ہوئے کہ خوش قِسمتی سے مُفت ایک آدمی مِلتا ہے۔ ورنہ ایسے سستے خدمتگار کب کب ہاتھ آتے ہیں۔ آخر الامر اُنھوں نے کچھ سوچکر علاوہ خُوراک کے چھ ڈالر ماہوار میری تنخواہ بھی مقرر کر دی اور مینے نہایت خوشی سے اُسے قبول کر لیا +

رات کے وقت جس کمرے میں وہ استراحت فرماتے تھے وہ ایک گوشہ میں تھا۔ سوتے وقت وہ چراغ گل کردیا کرتے تھے۔ مَیں نے دن میں سب مرحلے سوچ لئے تھے۔ چنانچہ رات کے گیارہ بجے جبکہ اُس کمرہ میں اندھیرا گھُپ تھا۔ مَیں بلا تکلّف اندر چلا گیا۔ دروازے کھُلے ہوئے تھے۔ ابھی میرے آقائے نامدار سوئے نہیں تھے۔ مگر غنوُدگی کے عالم میں تھے کہ اتنے میں مَیں نے ایک وحشتناک آواز مُنہ سے نکالی۔ گویا قبرؔ سے کوئی مردہ کفن پھاڑ کر چیخ اُٹھا ہے۔ یہ آواز سُن کر وہ حضرت مارے خوف کے پلنگ پر سُکڑ گئے۔ گھٹنے پیٹ میں دے لئے۔ دَم بخوُد ہوگئے مَیں نے دوبارہ اُس سے بھی زیادہ خوفناک آواز نکالی اِس پر وہ بدحواس ہو کر کہنے لگے "ہائے! کیا ہے؟ کیا ہے؟ کون ہے؟

مَیں "کون ہے۔ تُجھے معلوم نہیں (پُر وحشت لہجہ میں) میری ساری جائداد کا مالک بن کر تو سب کچھ بھُول گیا۔ میں ہوُں۔ تیرا بڑا بھائی۔ جسکے لختِ جگر کو ترکۂ پدری سے تو نے اپنی جعلسازی اور خیانت سے محرُوم کردیا ہے۔ اب دیکھ تو تیرا کیا حال ہوتا ہے میرے سلوُک پر غور کر اور اپنے نامۂ اعمال کو دیکھ" +

یہ تقریر سُن کر جناب کی رہی سہی عقل گُم ہوگئی۔ باطل پرست اور ضعیف الاعتقاد تو پہلے ہی اِنتہا درجہ کے تھے۔ یہ صوُرت دیکھ کر سر سے پیر تک بید کی طرح لرزنے لگے۔ نہایت بدحواس ہوکر

کہنے لگے کہ " اچھا مجھے معاف کرو۔ معاف کرو۔ مجھ سے قصور ہوا۔ میں بھول گیا۔ میری تقصیر اور خطا معاف کرو۔ خدا کے لئے مجھ پر رحم کرو۔ اب بخشدو" +

(مجھے اپنے دل میں بڑی ہنسی آئی۔ مگر ضبط کر گیا۔ یہ معاملہ میرے لئے دل لگی کا خاصہ سامان تھا اس لئے میں اور بھاری آواز سے بڑبڑانے لگا) +

میں۔ ہاں۔ اب معاف کرو۔ اب بخشدو۔ اچھا خیر۔ ساری جائداد اور مال و اسباب میرے پیارے بیٹے کو جسکے نام میری وصیت تھی فی الفور واپس کردو +

آقا۔ ساری؟ (بہت سہمگیں آواز سے) +

میں۔ (زور سے) ہاں۔ ساری +

آقا۔ کیا تم میرے بڑے بھائی ہو؟ (آواز میں سخت لکنت تھی) +

میں۔ (غصہ آمیز لہجہ میں) کیا ابھی شک ہے۔ اچھا میں کل اس کا اور ثبوت دونگا۔ مگر یاد رکھو کہ اگر تین دن کے اندر اندر تمنے باضابطہ اسے سب کچھ نہ دیدیا تو تمھارے حق میں اچھا نہیں ہوگا۔ چوتھے دن میں تمھیں خود لینے آؤں گا +

آقا۔ (آہستہ سے اور خوفزدہ ہوکر) کیا میری روح نکال لیجاؤ گے؟ +

میں۔ بس اب زیادہ تشریح کی ضرورت نہیں۔ جو کچھ ہوگا سبکو معلوم ہو جاویگا۔ ذرہ میرے حکم کی خلاف ورزی کرکے دیکھو۔ بس

چوتھے دِن میرا بیٹا خُود بخُود میری کُل جائداد کا مالک بن جاویگا +
آقا- نہیں نہیں- میں خُود دیدونگا- آپ دوبارہ تشریف نہ لاویں-
(تمام بدن لرز رہا تھا اور آواز حلق سے بمشکل نکلتی تھی) +
میں- اچھّا- تو اَب میں جاتا ہُوں- مگر خبردار!! جیسا میں نے
کہا ہے وَیسا ہی کرنا +

"المختصر یہ کارروائی کر کے میں چُپکے سے اُن کے کمرہ سے کِھسک گیا- دُوسرے دِن صُبح کے وقت گو میرے آقائے نامدار کے چہرے پر ہوائیاں اُڑ رہی تھیں مگر وہ تذبذب میں تھے کہ کیا کریں اور کیا نہ کریں- تیسرے پہر وہ میرے ہمراہ تنہا ایک باغیچہ میں گئے- اُس وقت مَینے آواز بدل کر بجنسہ اُسی لہجہ میں جس میں رات کو گفتگو ہوئی تھی یہ کہا کہ "جیسا مَینے کہا ہے وَیسا کرو- ورنہ چوتھے دِن تمھاری خَیر نہیں"- یہ سُنکر حضرت کی سٹی سے جان نِکل گئی- مجھ سے کہنے لگے کہ تم نے بھی کچھ سُنا"- مَینے جواب دیا کہ آواز تو ایسی تھی کہ جیسے کوئی قبر میں سے بول رہا ہے- وہ اُسی وقت وہاں سے اپنے مکان کو واپس چلے آئے- اور ایک قانون پیشہ شخص کو بُلواکر کُل جائداد منقُولہ اور غیر منقولہ اپنے بھتیجے کو واپس دیدی- اُس نوجوان نے اپنے چچا کو باوجود اِس درجہ بدسلوکی کے ایک ہزار ڈالر نقد دے کر یہ کہا کہ "اب آپ جہاں جی چاہے تشریف

لیجائیے - اگر ممکن ہُوا تو میں اور بھی وقتاً فوقتاً آپ کی خدمت کرتا رہوں گا +

دُوسرے دِن اُس نوجوان نے میری ایک مُعزز مہمان کے طور پر خاطر و تواضع کی اور رُخصت کے وقت مجھے اپنی بساط کے مُطابق بہت سے تحفے دیئے - اَب مجھے معلوُم ہوا کہ اُسکے چچا کا اِنتقال ہوگیا ہے اور اُس نے ترکۂ پدری ملنے سے دو برس بعد شادی کرلی تھی - اِس وقت اُس کے کئی بچے ہیں - سب سے بڑے لڑکے کا نام اُس نے میرے نام پر رکھا ہے - میں بھی اُسے اپنا عزیز سمجھتا ہُوں - شکر ہے کہ وہ سارا خاندان نہایت امن چین اور آسوُدہ حالت میں ہے +

پروفیسر صاحب نے جب یہ تقریر ختم کی تو سامنے سے قصبہ ہولسٹن نظر آیا - جہاں اُن کو آج رات تماشہ کرنا تھا - اُنھوں نے ہیری سے کہا کہ "میں کچھ دیر آرام کرونگا اور تم اسباب دُرستی سے رکھوا دینا - یہ کہہ کر وہ سرائے کے ایک کمرے میں چلے گئے جو اُن کے لئے پہلے سے آراستہ تھا - ہیری نے ضروری انتظام سے فارغ ہوکر کچھ دیر تک اپنے کمرے میں مطالعہ کیا - بعد ازاں باہر سیر کے لئے چلا گیا - شب کو تماشا ہوا لوگ بہت شوق سے شریک جلسہ ہوئے - پروفیسر صاحب نے بھان متی کے بہت سے نئے شعبدے دکھائے اِس لئے

لوگ اُن سے مُلتجی ہُوئے کہ دو ایک رات اور تماشہ کریں۔ مگر اُنھوں نے بہت موزوں طریق سے عُذر کیا کہ ابھی اور کئی مقامات میں جانا ہے۔ وقت تھوڑا رہ گیا ہے۔ اِس لیئے بشرط خیریت پھر جب اِسی موسم میں آنا ہوگا تو زیادہ ٹھیرنے کی کوشش کی جاویگی ۔ اِس ہفتہ کے تماشوں کی تاریخیں اور مقامات مُشتہر ہو چکے ہیں۔ جن کو بدلنا قرینِ مصلحت نہیں ہے ٭

دُوسرے دن پروفیسر صاحب اپنے شاگرد رشید ہیری والٹن سمیت ایک بہت بڑے قصبہ میں پہونچے۔ جس کا نام سینٹر پول تھا۔ اِس قصبہ میں مختلف قسم کے کئی با رَونق کار خانے تھے۔ کاروبار تجارت بھی خوب تھا اور لوگ بالعموم خوش حال تھے ٭

نیز اِس جگہ ایک نامی بیت العلوم تھا۔ تحصیل علم کے لیئے دور دور سے طلباء یہاں آتے تھے۔ پروفیسر صاحب کا اِس جگہ کئی دن ٹھہرنے کا ارادہ تھا ٭

ہیری شام کے وقت حسبِ معمول باہر سیر کرتا ہوا ایک چھوٹے سے باغیچے میں جا بیٹھا۔ یہاں بیٹھنے اور تفریح طبع کا بہت اچھا سامان تھا۔ صحن باغ میں دو فوارے چھوٹ رہے تھے۔ اور سبزہ کھلا ہوا تھا۔ موسمی پھولوں پر بہار تھی ہیری ایک جگہ بیٹھ کر ایک تازہ اخبار پڑھنے لگا پاس ہی اور کئی نوجوان بیٹھے

ہوئے تھے۔ ہیری نے جو یک بیک نظر اُٹھائی تو اُسے سامنے سے لیبوک کی صُورت دکھائی دی۔ لیبوک۔ ہیری کو دیکھ کر بہُت گھبرایا۔ آخر دِل کڑا کرکے اور بیحیائی کی ٹھیکری آنکھوں پر رکھ کر یُوں مخاطب ہُوا:-

لیبوک۔ (بظاہر گرمجوشی کے ساتھ) اوہو! والٹن آپ یہاں کہاں؟

ہیری۔ (سرد مہری سے) آپکو اِسقدر تعجُّب کیوں ہُوا +

لیبوک۔ تاہم کچھ تو فرمائیے۔ کیسے تشریف لائے ہیں؟ +

ہیری۔ اپنے کام کے لئے +

مثل مشہُور ہے کہ چور کی داڑھی میں تنکا۔ لیبوک کو ہیری کی صُورت دیکھتے ہی یہ بات کھٹک گئی کہ شائد یہ میرے تعاقب میں آئے ہیں۔ ہیری کے مُہمل جواب نے اُس کے شک کو یقین کے درجے تک پہونچا دیا۔ اَب وہ بہُت بے چین ہوا۔ اِدھر ہیری بھی تاڑ گیا کہ اِسوقت اِن کی جان پر کیسی بنی ہوئی ہے +

لیبوک۔ آپ یہاں کسقدر عرصہ قیام فرمائینگے؟ +

ہیری۔ جب تک کام رہے گا +

یہ کہکر ہیری پھر اخبار پڑھنے لگا۔ آخر لیبوک سے نہ رہا گیا اور ہیری کو علحدہ لیجاکر کہنے لگا کہ مَیں ایک طرح آپکا قصُور وار ہُوں گو مَیں آپ کی اور مسٹر میرل کی بلا اجازت یہاں چلا آیا ہُوں اور ابتک آپکو کچھ لکھ بھی نہیں سکا۔ مگر بعض حالات اِس

قسم کے تھے کہ جنکی وجہ سے مجھے جلدی تھی - اب یہاں میں اچھے کام پر ہوگیا ہوں اور آپ کی عنایت سے تنخواہ بھی کسیقدر زیادہ ملتی ہے اب میں خود مسٹر مبرل کو بقایا بھیجدوں گا - اور آپ کے بھی مجھ پر آٹھ ڈالر نکلتے ہیں - جن میں سے پانچ ڈالر اسوقت نذر کرتا ہوں (جیب سے پانچ ڈالر کا نوٹ نکالکر ہیبری کو دیدیا) باقی ہفتہ عشرہ میں خود پہنچا دونگا - آپ مطمئن رہیں (عجز آگین لہجہ میں) مگر میری غلطیوں کو ہرگز افشاء نہ کریں - ورنہ مجھے نقصان پہنچیگا +

ہیبری نے چپکے سے پانچ ڈالر جیب میں ڈال لیئے اور دل میں بہت خوش ہوا کہ یہ سراسر عنایت ایزدی ہے کہ گئی ہوئی رقم یوں چپکے سے مل گئی +

دوسرے دن جب لیوک کو معلوم ہوا کہ "ہیبری - پروفیسر صاحب کے ساتھ ہے" تو اسے دل میں بڑا قلق ہوا کہ ناحق میں نے بغیر سوچے سمجھے پانچ ڈالر نکال کر اسے دیدیئے +

فصل چوبیسویں ۲۴

ایک نیا کام

رات کو قابلِ تعریف تماشہ ہُوا۔ لوگوں کا بہت اژدحام تھا سب کے سب تماشائی پروفیسر صاحب کے ثناء خواں نظر آتے تھے۔

دُوسرے دِن صبحکو کھانا کھانے کے بعد پروفیسر صاحب نے ہیری سے کہا کہ "ہمارے اِشتہار ختم ہو گئے ہیں یہاں ایک مطبع سنٹر یول گزٹ ہے۔ وہاں جاؤ اور مُہتمم مطبع سے دریافت کرو کہ آیا وہ ہمیں چسپاں کرنے کے لئے ایک ہزار بڑے اشتہار اور دستی تقسیم کرنے کے لئے دس ہزار کل تک طبع کر دینگے اور ساتھ ہی نرخ بھی پوچھتے آنا"۔

ہیری نے ابتک چھاپہ خانہ نہیں دیکھا تھا۔ صرف بنجمن فرنیکلن کی سوانح عُمری میں اِس کا ذکر پڑھا تھا۔ یہ اپنے دل میں نہایت خوش ہوا کہ آج خوش قسمتی سے مطبع کی سیر کا اچھا موقعہ ہاتھ آگیا ہے۔ راستہ میں یہ خیال اُس کے دل کو لبھاتا رہا کہ بنجمن فرنیکلن بھی چھاپہ خانہ میں تھا اور وہیں اُس نے بہت کچھ

ترقی کی تھی۔ کیا تعجب ہے کہ مجھے بھی ایک دن چھاپہ خانہ میں کام
جاوے اور میں بھی وہاں رہ کر کچھ ترقی کر سکوں۔ یہ اپنے خاندان
اصول "پیر شو بیاموز" ہر وقت پیشِ نظر رکھتا تھا۔ اور حقیقت
ہے کہ علمی ترقی کا کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہیں دیتا تھا۔
روز مرہ گھنٹہ دو گھنٹہ مطالعہ اور اِنشا پردازی میں صرف کیا
کرتا تھا۔ روز مرہ کے واقعات کو تنہائی میں بیٹھکر مسلسل لکھنے
کی بھی مشق اِس نے بند نہیں کی تھی۔ بعض بعض نئے قدرتی نظاروں
کے قلمبند کرنے میں خوب زورِ قلم اور جولانئ طبع دکھاتا تھا +

اِس کی شب و روز یہی آرزو رہتی تھی کہ میں اپنے چھوٹے بھائیوں
کو کسی طرح کالج کی تعلیم دِلوا سکوں۔ اِس کا قول تھا کہ خاندان
میں اگر ایک کو عروج حاصل ہوجاوے تو وہ بآسانی اپنے عزیز و
اقارب کو بھی بتدریج اوج پر پہونچا سکتا ہے۔ اسے ہمیشہ یہ خیال
رہتا تھا کہ کسی طرح میں اپنے ابنائے جنس کی کچھ خدمت کر سکوں
اِس تھوڑے سے عرصہ میں بہت سے اشخاص سے اُسکی مُلاقات
ہو گئی تھی۔ وہ سب اِس کے نیک اطوار سے اپنے دِل میں یہ
پیشین گوئی کیا کرتے تھے کہ ضرور کسی دِن یہ اعلےٰ رُتبہ کو پہنچ جاویگا
اور فی الواقع یہ صحیح ہے کہ "ہونہار چھپے نہیں رہتے" +

ہیری کو سنٹرل گزٹ کا مطبع تلاش کرنے میں کچھ دِقت
پیش نہیں آئی۔ پروفیسر صاحب نے پتہ بتلا دیا تھا یہ سیدھا

وہیں جا پہونچا۔ دروازہ کے باہر ایک بڑے تختے پر مطبع کا نام موٹے حروف میں منقوش تھا۔ ہیری جب دفتر کے اندر گیا تو اس نے دیکھا کہ ایک بڑے کمرہ میں چاروں طرف ڈھلے ہوئے سیسہ کے انگریزی حروف لکڑی کے چھوٹے چھوٹے خانہ دار تختوں میں بھرے ہوئے ہیں۔ اونچی اونچی میزوں پر دو نوجوان آستین چڑھائے حروف بہت جلدی جلدی خانوں میں سے نکال نکال کر جوڑ رہے ہیں۔ اُن کے سامنے قلمی مسودے اور کچھ اخبارات رکھے ہیں۔ جن کو دیکھ دیکھ کر وہ اپنا کام نہایت احتیاط کے ساتھ کئے جاتے ہیں۔ دوسری طرف اُسے ایک چھوٹا سا کمرہ نظر آیا۔ جس میں چند الماریاں تھیں اور اُن میں کتابیں اور مطبوعہ کاغذات چُنے ہوئے تھے۔ وسط میں ایک میز تھی جسپر اڈیٹر صاحب بیٹھے ہوئے کام کر رہے تھے۔ اُن کے دائیں بائیں دو چھوٹی چھوٹی میزوں پر اخبارات۔ رسالجات اور بہت سی کتابوں کا انبار تھا۔ لکھنے کی میز پر دو پھولوں کے گلدستے قرینے سے گلدانوں میں لگے ہوئے تھے ؂

ہیری اس کمرہ کی کیفیت کو دیکھ کر نہایت مسرور ہوا اور بے اختیار دل میں کہنے لگا کہ "وہ بھی کوئی دن ہوگا کہ میں بھی اسیطرح کام کرتا ہونگا۔ لیکن وہ خوب سمجھتا تھا کہ یہ کام نہایت نازک اور ذمہ واری کا ہے۔ اس میں رات دن دماغی محنت کرنی پڑتی ہے۔

اِس میں استقلال کی بہت ضرورت ہے۔ اور اِس کام کے آدمی کے لئے بُردباری فہم و فراست اور متانت لازمی ہے۔ مگر تاہم وہ ابتداء سے اپنا قدرتی میلان طبع اسی جانب دیکھتا تھا۔ آخر اُس نے نہایت لیاقت کے ساتھ ایک کارکن مطبع سے دریافت کیا کہ میں کچھ اشتہارات چھپوانا چاہتا ہوں اُسنے مودبانہ طریق سے جواب دیا کہ "آپ اس سامنے کے کمرہ میں تشریف لے جائیے۔ وہاں مسٹر انڈرسن موجود ہیں۔ وہی اِس کارخانہ کے مالک۔ اڈیٹر اور مُہتمم ہیں۔ وہ آپکو اِس بارہ میں جواب دے سکینگے"۔

ہیری مُہتمم صاحب کے پاس گیا اور اُن سے اپنا مدّعا ظاہر کیا۔ اُنھوں نے فرمایا کہ آپ کا کام بہت جلدی کا ہے۔ اور آج ہمارے اخبار کے نکلنے کا دن ہے۔ اِس لئے شام تک کام کی تکمیل بہت مُشکل معلوم ہوتی ہے۔ اِسپر ہیری نے یوں تقریر کی:۔

ہیری۔ کل قصبہ برلن میں تماشہ کا اعلان ہو چکا ہے اور چھوٹے اشتہار کل ختم ہو چکے ہیں ہمیں خیال تھا کہ یہ آپ کے مطبع میں بہت جلد تیار ہوسکیں گے۔

مُہتمم۔ (مُسکراکر) آپنے لفظ "ہمیں" اِس موقعہ پر استعمال کیا ہے۔ کیا آپ اور پروفیسر صاحب باہم شریک ہیں؟

ہیری۔ جی نہیں۔ مَیں اُنھیں صرف کام میں مدد دیتا ہوں۔

مُہتمم۔ یہ بات ہے! اِس کام سے مجھے اُمید ہے کہ آپ بہت

مانوس ہونگے +

ہیری ۔ اِس بارہ میں صرف اِتنا کہہ سکتا ہُوں کہ" مَیں اپنے فرائضِ منصبی بوجہ احسن انجام دینے کی کوشش کیا کرتا ہُوں ۔ ابتک مَیں نے اپنے آقا کو کبھی شکایت کا موقعہ نہیں دیا۔ مگر جب آپ اِس درجہ محبت سے دریافت فرماتے ہیں تو مجھے یہ عرض کر دینے میں ذرا تامل نہیں ہوسکتا کہ مَینے جیسے بنجمن فرینکلن کی سوانح عُمری پڑھی ہے ۔ اُس وقت سے مجھکو کسی مطبع میں کام کرنے کا دِلی شوق پیدا ہو گیا ہے +

مسٹر اینڈرسن کی عُمر کوئی پچاس برس سے اُوپر ہوگی ۔ انہیں اخبار نویسی کا معقول تجربہ تھا۔ اِن کی سرشت میں ہمدردی اور لوگوں کی خیر اندیشی کُوٹ کُوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ اور اُنکی ہمیشہ یہی خواہش رہتی تھی کہ مُلک کے نوجوانوں کی ہر ایک نیک کام میں حتی الامکان حوصلہ افزائی کی جاوے +

اُنھوں نے ہیری کے بَشرہ سے دِل میں سمجھ لیا کہ یہ نوجوان ہونہار ہے۔ اگر اِسے اپنے مرغوبِ طبع کام کرنے کا موقعہ ملے تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ یہ کچھ کرکے نہ دکھلاوے ۔ آخر مسٹر اینڈرسن ۔ ہیری سے یوں گویا ہوئے :۔

اینڈرسن ۔ (کسیقدر مسکراکر) میرے عزیز!! ہم سب بنجمن فرینکلن نہیں ہوسکتے +

ہیری۔ آپ کا فرمانا بجا ہے۔ مجھے خود توقع نہیں ہے کہ میں بنجمن فرینکلن کا ہم پلّہ ہو جاؤنگا۔ مگر میرا یہ خیال ہے کہ اُس کے نقشِ قدم پر قدم رکھنے سے میں اپنے کام میں بہت کچھ ترقی کر سکتا ہوں +

اینڈرسن۔ (بے تکلفی کے ساتھ) یہ بالکل صحیح ہے کہ جو شخص اپنے کام کو دلی شوق سے کرتا ہے وہ بہت جلد کامیاب ہوجاتا ہے۔ اچھا میں تم کو ایک موقعہ دے سکتا ہوں یکم اپریل کو میرا ایک آدمی اپنے کام سے مستعفی ہوگا۔ اُسے کچھ ترکہ مِل گیا ہے اور وہ اُس کے انتظام کے لئے اپنے وطن کو جائیگا۔ آپ اُس کی جگہ کام کر سکتے ہیں۔ مگر پہلے کچھ دن کام سیکھنے کی ضرورت ہوگی + پھر حسبِ موقع ترقی کی بہت گنجایش ہے۔ جبتک آپ کام سیکھیں گے میں آپکو اپنے مکان میں بطور مہمان رکھونگا۔ ازاں بعد علاوہ کھانے کے آٹھ ڈالر فی ہفتہ نذر کیئے جاوینگے +

ہیری نے ذرا سوچکر کہا کہ بہت بہتر۔ آخر مارچ تک مجھے بہرحال پروفیسر صاحب کے ساتھ رہنا ہوگا۔ بعد ازاں اگر میرے والدین نے مجھے اجازت دیدی تو یکم اپریل کو میں بخوشی تمام آپکی خدمت میں حاضر ہو جاؤں گا۔ ابتک میرا یہی وطیرہ رہا ہے کہ اپنے کلّ حالات گھر لکھ دیتا ہوں۔ وجہ یہ کہ میری یہ عین خواہش ہے کہ کوئی کام اُن کی رائے کے متضاد نہو +

اینڈرسن - بہت معقول - والدین کی اجازت بہت ضروری ہے۔ میں نہیں چاہتا کہ کوئی نوجوان اپنے والدین کی مرضی کے خلاف کسی کام کو کرے +

اخیر میں اینڈرسن نے ہیری سے وعدہ کیا کہ کل صبح نو ۹ بجے آپ کی یہاں سے روانگی کے پیشتر اشتہارات طبع کرا کے اپنے آدمی کے ہاتھ آپ کو بھیجدیئے جاوینگے"۔ ہیری آداب بجالاکر مسٹر اینڈرسن سے رُخصت ہُوا +

پروفیسر صاحب کی خدمت میں واپس آکر ہیری نے کل ماجرا بیان کر دیا۔ پروفیسر صاحب اِسے سُن کر بہت خوش ہوئے اور کہنے لگے کہ لو تمھاری مُراد دلی بر آئی۔ مجھے بہت مسرّت حاصل ہوئی۔ خیر ابھی مارچ تک میرا تمھارا ساتھ ہے۔ مجھے کامل اُمید ہے کہ تم اپنے نئے کام میں خاطر خواہ ترقّی کروگے۔ کام بہت اچھا ہے۔ مہذّب ممالک میں اخبارات بڑی بھاری طاقت سمجھے جاتے ہیں +

ہیری نے اِس نئے کام کو اختیار کرنے کے لئے حسب معمول اپنے والدین سے اجازت طلب کی۔ اُنھوں نے اس کام کی نسبت اظہار پسندیدگی کے علاوہ یہ خواہش ظاہر کی کہ اِسے دلی شوق سے کرنا چاہیئے۔ خط کے خاتمہ پر یہ لکھا تھا کہ" اپنے نئے کام کو اختیار کرنے کے پیشتر کم ازکم ایک ہفتہ کے لئے ضرور گھر ہو جانا۔ سب

کی طبیعت تمہارے دیکھنے کو چاہتی ہے"+
ہیری نے جب اِس خط کو پڑھا تو بہت شادماں ہوا اور دِل میں کہنے لگا کہ پروفیسر صاحب سے ایک ہفتہ پیشتر رخصت حاصِل کر لینا کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ میں ضرور بشرط خیریت ایک ہفتہ کے لئے گھر ہو آؤں گا +

فصل پچیسویں

ایک لمبی موچھوں والا

رات کو جیسا کہ اعلان ہو چکا تھا دوسرے قصبہ برلن میں تماشہ ہوا۔لوگ بہت محظوظ ہوئے۔دوسرے دن صبح کے وقت ہیری اپنے کمرہ میں ایک فلسفہ کی کتاب کا مطالعہ کر رہا تھا کہ ایک خدمتگار نے اُسکے رُوبرو آکر ادب سے عرض کی کہ پروفیسر صاحب کی رات سے کچھ طبیعت ناساز ہے۔اپنے کمرہ میں آپکو یاد فرماتے ہیں"۔

ہیری فی الفور پروفیسر صاحب کے پاس گیا۔اور مزاج کی کیفیت دریافت کی۔اُن کا چہرہ تمتما رہا تھا اور جسم اعتدال سے زیادہ گرم معلوم ہوتا تھا۔پروفیسر صاحب نے ہیری کو متشوش دیکھ کر تشفی کی اور یوں کہنے لگے :۔

پروفیسر۔عزیز گھبرانے کی کوئی بات نہیں ہے۔مجھے اندیشہ ہے کہ کچھ دنوں ہمیں بُخار کی میزبانی کرنی پڑے گی۔مگر اِس موسم میں اِن کی تشریف آوری کی توقع کم تھی۔شائد رات مجھے سردی لگ گئی ہے۔خیر کچھ مضائقہ نہیں۔بہتر یہ ہے کہ تم یہاں اچھّی طرح

سے دریافت کر کے جو سب سے لائق اور تجربہ کار ڈاکٹر ہو اُسے اپنے ہمراہ لے آؤ +

ہیری۔ بہت بہتر۔ میں ابھی آپ کے ارشاد کی تعمیل کرتا ہوں

ہیری نے قصبہ میں جاکر چند معزز اور بزرگ آدمیوں سے جن سے پروفیسر صاحب کا ربط ضبط تھا دریافت کیا کہ یہاں کون سے ڈاکٹر صاحب ایسے ہیں کہ جو علاوہ لائق ہونے کے مریض کی حالت سے بھی ہمدردی ظاہر کرنے کے خوگر ہوں اور توجہ سے علاج کریں" اِن سب نے ایک ڈاکٹر صاحب کا پتہ دیا۔ جن کا نام نامی ڈاکٹر پارکر تھا۔ در حقیقت اِن ڈاکٹر صاحب میں وہ تمام خوبیاں موجود تھیں کہ جن کا ہونا ہیری کے خیال میں ضروری تھا۔ اِن کے مزاج میں ہوس بہت کم تھی۔ اور لالچ میں آکر مریض کو لٹکائے نہیں رکھتے تھے۔ مریض کی اِس طور سے تشفّی کرتے تھے کہ اُس کی آدھی بیماری اُن کی شیریں کلامی اور دلدہی سے رفع ہو جاتی تھی۔ اگر نازک سے نازک حالت میں بھی اِن کو بلایا جاتا تھا تو علاج معالجہ سے یہ کبھی کوتاہی نہیں کیا کرتے تھے۔ اِن کا قول تھا کہ طبیب کا کام حکمت ہے۔ مایوس ہونا نہیں ہے۔ لوگوں کا اِن پر بہت اعتماد اور اعتقاد تھا۔ چنانچہ کئی اشخاص نے اِن کو اپنے گھر کا دائمی طبیب مقرّر کیا ہوُا تھا۔ سالانہ ایک مقررہ رقم نذر

کردیا کرتے تھے - اور جب کبھی علاج اور مشورہ کی ضرورت ہوتی تھی تو اِن سے بلاتکلّف رجُوع لاتے تھے - اِس صُورت میں طرفین کو فائدہ رہتا تھا۔ ڈاکٹر صاحب اُن گھرانوں کے سب کے مزاج اور عادات سے اچھّی طرح واقف ہو جاتے تھے۔ جس سے انھیں علاج معالجہ میں سہولیت رہتی تھی۔ لوگوں کو بھی اِن کی ذات سے بڑی تقویت رہا کرتی تھی۔ یہ سب کو ہر ایک موسم کے تغیّر و تبدّل پر ضرورُی احتیاطیں بتا دیا کرتے تھے اور سب کی صحت سے باخبر رہتے تھے +

ہیبری۔ ڈاکٹر پارکر کے مکان پر پہونچا اور اُن سے پروفیسر صاحب کی علالت طبع کے بارہ میں ذکر کیا۔ وہ فی الفور ہیبری کے ساتھ گاڑی پر سوار ہوکر پروفیسر صاحب کے جائے قیام پر پہونچے۔ پہلے پروفیسر صاحب سے اِدھر اُدھر کی باتیں کرتے رہے۔ کچھ کچھ مذاق بھی ہوتا رہا تاکہ مریض سے بے تکلّفی ہو جاوے اور مزاج کی اصل کیفیت بآسانی اور جلد سمجھ میں آجاوے شُروع کا مذاق کسی قدر سُننے کے قابل ہے :-

ڈاکٹر۔ کہیئے پروفیسر صاحب کیا نقشے ہیں۔ کہیں آپ پر پریوں کا سایہ تو نہیں ہوگیا۔ یا آپکا جادُو اُلٹا تو نہیں پڑ گیا ؟ +

پروفیسر۔ معلوُم ہوتا ہے کہ اِس قصبے کا کوئی بھُوت یا جن میرے

سلہ مُراد بخار وغیرہ جو بالعمُوم نقص صفائی و خراب آب وہوا کے سبب پھیل جاتے ہیں یا بے احتیاطی و بد پرہیزی وغیرہ کے سبب لاحق ہوجاتے ہیں +

سر پر سوار ہوگیا ہے۔ اب کچھ نذر و نیاز لئے بغیر اسکا ٹلنا مشکل معلوم ہوتا ہے۔ اگر مجھے ایسی خبر ہوتی تو میں پہلے ہی کچھ نذر کردیتا۔
ڈاکٹر۔ (ہنسکر) اخّا۔ تو آپ جن بھوت کے بھی قائل ہیں !!
پروفیسر۔ جب آپ سے ڈاکٹر اور سائنس واں پریوں کے قائل ہیں تو میرے جن بھوت کے قائل ہونے میں تعجب کی کونسی بات ہے +

کچھ دیر اسی قسم کا مذاق ہوتا رہا زاں بعد ڈاکٹر صاحب نے اچھی طرح سے ملاحظہ کرکے یہ تشخیص کی کہ "بخار کا پیش خیمہ آگیا ہے"۔ پروفیسر صاحب نے دریافت کیا کہ "کیا ان کی مہمانی کچھ زیادہ دنوں تک تو نہیں کرنی پڑے گی"؟ اسپر ڈاکٹر صاحب نے مسکراکر جواب دیا کہ ابھی میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ شام کو عرض کردونگا۔ اگر انھیں آپ کی خاطر و مدارات پسند آگئی تو ہفتہ عشرہ ضرور قیام فرماوینگے۔ ورنہ روکھی پھیکی دعوت دیکھ کر جلد مراجعت فرما ہوں گے +

ڈاکٹر۔ میں ایک شخص کو بھیجوں گا جو تیمار داری اور ادویات کے بنانے اور پلانے میں بہت تجربہ کار ہے اور در اصل وہ خاص اسی مطلب کا آدمی ہے۔ جہاں ضرورت سمجھتا ہوں اُسے بھیج دیا کرتا ہوں۔ مگر ابھی اُسکے آنے میں کچھ دیر ہے جبتک مسٹر ہیری والٹن آپ کے پاس بیٹھیں گے میں انہیں ادویات کی

پڑیاں اور عرق دئے جاتا ہُوں۔ سب پر نشان کر دونگا۔ اور ترکیب سمجھا دونگا۔ اُسی کے مُطابق مقرّرہ وقت پر وہ آپ کو دوا پلاتے رہینگے۔ شام کو مَیں خود آؤنگا۔ آپ اطمینان رکھیں۔ ذرہ بھی تشویش کی بات نہیں ہے +

پروفیسر۔ بہت بہتر۔ آپ اُس آدمی کو جلد میرے پاس بھیجدیجئے گا۔ ہیری جیسے نوجوان کے لئے ایک مریض کے سرہانے دیر تک بیٹھنا فرحت کا کام نہیں ہوسکتا۔ اور میں یہ بھی نہیں چاہتا ہُوں کہ ایسے نوجوان کو کلیتاً یہ خدمت سپرد کی جاوے +

ڈاکٹر۔ آپ اطمینان رکھئے۔ میں تین گھنٹہ کے اندر اُسے ضرور بھیج دونگا اِسوقت وہ موجود نہیں ہے ورنہ ابھی بھیجدیتا +

اِس قصبے کے آگے دُوسرے قصبے میں جو یہاں سے سات میل کے فاصلہ پر تھا۔ شب کو پروفیسر صاحب کے تماشے کا اشتہار دیا جاچکا تھا۔ جب ڈاکٹر صاحب چلے گئے تو پروفیسر صاحب نے ہیری سے کہا کہ دُوسرے قصبے میں شام سے پہلے خبر ہو جانی چاہیئے کہ تماشہ نہیں ہوسکے گا۔ ورنہ لوگوں کو بہت تکلیف ہوگی۔ بہتر یہ ہے کہ جسوقت ڈاکٹر صاحب اپنا آدمی بھیجدیں۔ تم اُسی وقت سوار ہوکر وہاں چلے جاؤ اور جاتے ہی مشتہر کردو کہ علالت طبع کے باعث پروفیسر صاحب اپنے عنایت فرماؤں سے معافی کے خواستگار ہیں۔ واپس آنے کی کچھ جلدی نہیں۔ وہاں سے

شب کا کھانا کھاکر اگر موسم اچھا ہو تو چلے آنا۔ ورنہ وہیں شب باش ہو جانے میں کوئی ہرج متصوّر نہیں ہے +

ہیری شام سے پہلے دوسرے قصبے میں جہاں تماشہ کا اشتہار دیا گیا تھا جا پہونچا۔ اُس نے جاتے ہی ہاتھ سے بڑے بڑے اشتہار تماشے کے ملتوی ہونے کی نسبت لکھکر جا بجا علم گزر گاہوں اور عوام الناس کی سیر و تفریح کے مقامات پر چسپاں کر دئے۔ جسوقت یہ اپنے کام سے فارغ ہُوا اُس وقت اِس نے گھڑی جیب سے نکال کر دیکھی تو آٹھ بج چکے تھے۔ اُس نے مناسب سمجھا کہ سب سے پہلے کھانا کھا لینا چاہئیے۔ بعد ازاں واپس جانے نہ جانے کی نسبت دیکھا جاویگا۔ چونکہ آج سارے دن اسے دوڑ دھوپ کا کام رہا تھا اِس لئے اِس وقت بھوک بھی خوب لگی ہوئی تھی +

ہیری سرائے میں کھانا کھا رہا تھا کہ اِس اثناء میں اِس کے پاس ایک خوش لباس شخص آ کر بیٹھ گیا۔ ہیری کا دھیان کھانے میں تھا اِس لئے اِس نے چنداں توجہ نہیں کی کہ کون صاحب نئے تشریف لائے ہیں۔ نو وارد نے خانساماں سے گرما گرم چاء کی فرمائش کی اور جب خدمتگار نے تعمیلِ حکم کر دی تو وہ اُسے بہت سلیقہ کے ساتھ پینے لگا۔ اِس عرصہ میں وہ بہت غور سے ہیری کی طرف دیکھتا رہا اور آخر کار یوں مخاطب ہُوا:-

نو وارد "کیوں جناب۔ آج سردی تو کمال ہے"؟

ہیری نے جب نووارد کی جانب دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہ بالکل اجنبی آدمی ہے۔ اِس نے دِل میں بہت سوچا مگر اُس کے کچھ خیال میں نہیں آیا کہ یہ کون ہے۔ گو اس نے جواب فی الفور دے دیا۔ مگر اسے یقین تھا کہ پہلے اِسے کبھی نہیں دیکھا۔ نووارد کی عُمر کوئی چالیس برس سے اُوپر ہوگی۔ پست قد۔ کوتہ گردن۔ آنکھیں بہت چھوٹی چھوٹی۔ مگر سُرخ انگارے کی طرح چمکتی تھیں۔ چہرے پر کئی جگہ داغ تھے۔ جن سے پایا جاتا تھا کہ یا تو زخموں کے نشان ہیں یا کبھی بڑے بڑے پھوڑے نکلے ہونگے۔ ڈاڑھی مُنڈی ہوئی تھی مگر مُونچھیں بڑی لمبی لمبی تھیں +

ہیری۔ جی ہاں۔ آج سردی کچھ زیادہ معلوم ہوتی ہے +

نووارد۔ آپ شائد اِسوقت کہیں باہر سے تشریف لائے ہیں +

ہیری۔ جی ہاں۔ پروفیسر ہنڈرسن جن کے تماشہ کا آج کے لئے یہاں اعلان ہوچکا تھا کسلمند ہوگئے ہیں۔ میں یہاں تماشہ کا اشتہار تبدیل کرنے کے لئے آیا تھا +

نووارد۔ کیا آپ پروفیسر صاحب کے کام میں شریک ہیں؟

ہیری۔ مَیں اُن کا نائب ہُوں +

نووارد۔ خُوب۔ (مسکراکر) اور خزانچی بھی آپ ہی ہونگے؟

ہیری۔ (جلدی میں)، جی ہاں یہ منصب بھی مجھے حاصل ہے؟

جلدی میں ہیری یہ کہنے تو کہہ گیا۔ مگر اُس کو مِعاً خیال گزرا کہ

بھی شخص سے اِس طرح گفتگو کرنا سراسر نادانی ہے۔ ایسے سوالات
یکایک کوئی تعلیمیافتہ اور شریف آدمی نہیں کیا کرتا۔ اسوقت اِسے یہ
بھی یاد آیا کہ ہیری ایک جیب میں ڈیڑھ سو ڈالر پروفیسر صاحب
کی امانت موجود ہیں اور دوسری جیب میں چالیس ڈالر اپنے ہیں۔
چلتے وقت اِن دونوں تھیلیوں کو مُقفّل کر کے ضرور رکھ آتا۔ مگر
چونکہ ڈاکٹر صاحب کے آدمی نے آنے میں دیر کی اِس لِئے
وہاں پہونچنے کی جلدی میں یہ خیال نہیں رہا +

ہیری کو اپنی تعجیل پر افسوس ہوا۔ مگر یہ خیال بھی اُس کے
دل میں جاگزین تھا کہ مسافت بہت تھوڑی ہے۔ ابھی رات بھی
بہت نہیں گئی ہے۔ چاندنی ہے۔ اور اِس نواح کے دیہات
کے لوگ شریف اور نیک معاش مشہور ہیں۔ اِس لئے کوئی خطرہ
کی بات نہیں ہے +

کھانا کھانے کے بعد ہیری نے یہی فیصلہ کیا کہ ضرور چلنا
چاہیئے۔ پروفیسر صاحب بیمار ہیں۔ شاید اُنھیں کسی کام کے لئے
میری ضرورت ہو +

جب ہیری کھانا کھا چکا تو نو وارد نے پھر یہ سوال کیا کہ
آپ کا کیا اِرادہ ابھی تشریف لے جانے کا ہے؟ بہتر ہے کہ شب
کو آپ اِسی جگہ آرام فرماویں صبح کو چلے جائیگا۔ سردی اِس وقت
زیادہ پڑ رہی ہے۔ ایسی صورت میں طبیعت کے خراب ہوجانے

کا احتمال ہُوا کرتا ہے +

ہیری نے جواب دیا کہ میں ابھی تھوڑی دیر میں سواری کا انتظام کر کے ضرور واپس جاؤں گا۔ پروفیسر صاحب بیمار ہیں۔ مَیں یہاں ٹھہرنا مناسب نہیں سمجھتا۔ نہ معلوم کِس وقت اُن کو میری ضرورت ہو +

فصل چھبیسویں

رہزنی

ہیری اس اجنبی کو وہیں ڈاک بنگلہ میں چھوڑ کر ایک گاڑیوں کے ٹھیکہ دار کے پاس گیا جو قریب ہی رہتا تھا۔ اس شخص کی گاڑیاں کرایہ پر چلتی تھیں۔ ٹھیکہ دار آدمی بہت شریف اور ثروت تھا۔ سرکاری ڈاک کا بھی اس نے عرصہ دراز سے ٹھیکہ ہوا تھا اور ہمیشہ اپنے کام کو اس خوبی سے انجام دیتا تھا ڈاکخانہ کے تمام افسر اس کے ثناخواں رہتے تھے۔ ہیری اس سے اپنا مدعا بیان کیا۔ اس نے بہت ادب کے ساتھ ب دیا کہ اس وقت گاڑی اور گھوڑا تو ہم آپ کو آپکے اعتبار لیسکتے ہیں۔ مجھے زیادہ تفتیش کی کچھ ضرورت معلوم نہیں ہوتی شرافت کبھی چھپی نہیں رہتی۔ مگر اس وقت ہمارے پاس آدمی آپ کے ہمراہ جانے کے لئے موجود نہیں ہے۔ اگر خود تکلیف گوارا فرماویں اور منزلِ مقصود پر پہونچ کر گاڑی بحفاظت تمام وہیں ہمارے اصطبل میں پہنچوادیں تو مجھے عذر نہیں ہے"۔

ہیری نے یہ شرط منظور کرلی اور ٹھیکہ دار نے ایک ٹم ٹم

گھوڑا جوت کر اُس کے حوالہ کردی +

رات کو چاندنی تھی۔ مگر چاروں طرف دُھند چھائی ہوئی تھی۔ لٹم کی لالٹینیں بھی مدھم روشنی دے رہی تھیں۔ مگر راستہ دکھانے کے لئے اُن کی روشنی کافی تھی +

ہیری جب دو میل راستہ طے کرچکا تو اُسے ایک دوراہہ ملا۔ یہاں کوئی ہاتھ نہیں لگا ہوا تھا۔ جس سے یہ معلوم ہوتا۔ کہ کونسا راستہ کدھر کو جاتا ہے۔ اِس وقت اسے بہت تذبذب پیدا ہوا کہ کدھر کو جاؤں۔ کدھر کو نہ جاؤں۔ آس پاس اُسوقت کوئی ایسا بھی دکھائی نہیں پڑا کہ جس سے دریافت کرلیتا۔ اِتنے میں ایک شخص سیاہ لبادہ پہنے اُس کی جانب آتا ہوا نظر پڑا۔ جب یہ پاس آیا تو ہیری نے پہچانا کہ یہ وہی حضرت ہیں جو ڈاک بنگلہ میں کھانا کھاتے وقت میرے پاس رونق افروز تھے۔ "خدا خیر کرے۔ آدمی تو کچھ مشتبہ نظر آتے ہیں" +

اجنبی۔ اوہو! آپ آ پہونچے۔ گاڑی میں اور اِس قدر دیر۔ میں پیدل چلا تھا اور آپ سے پہلے یہاں تک پہونچ گیا +

ہیری۔ آپ یہاں کہاں ؟

اجنبی۔ ڈاک بنگلہ سے جب میں باہر نکلا تو مجھے خیال آیا کہ بڑی بہن سے ملے ہوئے کئی ہفتے ہوگئے ہیں۔ پینیٹ کل شاید میل جگہ ہے۔ چلو مل آؤ۔ ابھی رات بہت نہیں گئی ہے۔ ساڑھے

نو بجے تک وہاں پہونچ جاوینگے +

ہیری۔ کس راستہ مڑنا چاہیئے ؟

اجنبی۔ (غلط راستہ بتاکر) یوُں چلیئے۔ اگر کچھ مضایقہ نہو تو میں بھی سوار ہو لوں۔ ہیری کے دل میں اس وقت بہت شک گزرا۔ مگر اس نے عذر اور انکار کرنا مناسب نہ سمجھکر اجازت دے دی۔ جب کچھ راستہ طے ہو چکا تو ہیری نے کہا کہ جہانتک مجھے یاد ہے یہ راستہ پیبنٹ کو نہیں جاتا۔ اجنبی نے لاپروائی کے لہجہ میں جواب دیا کہ آپ کا خیال غلط ہے۔ میرا رات دن اس طرف آنا جانا رہتا ہے۔ مجھے دھوکا نہیں ہوسکتا۔ ذرہ دیر بعد اُسنے باگیں ہیری کے ہاتھ سے یہ کہہ کر لے لیں کہ "غالباً آپکو ہانکنے کا کم اتفاق ہوُا ہے۔ مجھے دیجیئے۔ آپ مُلاحظہ فرماوینگے کہ گاڑی کس تیزی کے ساتھ چلتی ہے"+

جب ایک میل راستہ اور طے ہوچکا تو ایک کچّا راستہ ملا جو سڑک سے دائیں ہاتھ کو جاتا تھا۔ اُس کے سرے پر درختوں کی ایک گنجان جھاڑی تھی۔ یہاں پہونچکر اجنبی نے گاڑی روک لی۔ اور ہیری سے یوُں مُخاطب ہوا :۔

اجنبی۔ لو جناب۔ اخلاص کی باتیں تو بہت ہوچکیں۔ اب مطلب کی بات پر آیئے +

ہیری۔ (کسیقدر گھبراہٹ اور تعجب کے ساتھ) مطلب کی بات!

وہ کیا؟ +
اجنبی۔ وہ یہ کہ "آپ کی صدری کی جیب میں جو کچھ مال ہے وہ میری نذر کیجئے" +
ہیری جٹ لمبی مونچھوں والے کی اصلیت اور موقعہ و محل کو سمجھ گیا۔ اُسے اپنے والد کا یہ قول اچھی طرح سے یاد تھا کہ "اصل جوانمرد وہی ہے کہ جسکے مصیبت اور خوف کے وقت اوسان خطا نہ ہوں"۔ اس نے رہزن کو یوں جواب دیا:۔
ہیری۔ (تیز ہوکر) تم صاف صاف کہو کہ کیا چاہتے ہو" +
رہزن۔ میں جو کچھ کہہ چکا ہوں وہ بالکل صاف ہے +
ہیری۔ تو معلوم ہوا کہ تم رہزن ہو اور ایک سنگین جرم کے مرتکب ہونا چاہتے ہو۔ جس کی سزا کچھ کم نہیں ہے +
رہزن۔ کچھ سمجھ لیجئے۔ مگر زیادہ دیر نہ کیجئے۔ (طمنچہ جیب سے نکال کر) ہاں پھر کیا ارشاد ہے؟
ہیری۔ (طمنچہ کی طرف اشارہ کرکے) یہ کیا؟
رہزن۔ یہ ایک شے ہے جو وقتِ ضرورت کام آتی ہے +
ہیری ہرگز بزدل نوجوان نہیں تھا۔ بمقتضائے عمر اُسے بہت جوش آیا کہ اس نا اہل ناہنجار اور بدمعاش آدمی کے بغیر مردانہ وار مقابلہ کئے سہل طور پر قابو میں نہیں آجانا چاہیئے۔ حفاظت خود اختیاری ہر شخص پر لازمی ہے۔ اور یہ کوئی گناہ نہیں

ہے۔ اس کے پاس بھی اِس وقت ایک پستول تھی۔ جسے پروفیسر صاحب کے کمرہ سے یہ چلتے وقت پتلون کی جیب میں ڈال لایا تھا۔ مگر افسوس ہے کہ وہ بھری ہوئی نہیں تھی۔ اور نہ راستہ میں اِسے بھرنے کا کچھ خیال آیا۔ دوبارہ غور کرنے پر اُس نے موقعہ و مصلحت وقت کے لحاظ سے آشتی مناسب سمجھی۔ وجہ یہ تھی کہ پتلون کی جیب میں اِس کے پاس پروفیسر صاحب کے ڈیڑھ سو ڈالر موجود تھے۔ اور صدری کی جیب میں اپنے چالیس ڈالر تھے۔ اس نے سوچا کہ شرطِ وفاداری یہی ہے کہ اپنے مال پر آنچ آ جائے تو آ جائے مگر آقا کے مال کو حتے المقدور ضرر نہ پہونچے میں اپنی کمی تو کبھی نہ کبھی زیادہ محنت و مشقت سے پوری کرلونگا مگر آقا کا جو ناحق میری غفلت اور سہل انگاری سے نقصان ہوگا۔ اُسے میں کبھی پورا نہیں کر سکوں گا۔ اور یہ میرے لیئے شرم کی بات ہوگی اگر میں اپنا مال بچالوں اور اپنے آقا کے مال کو لٹوا دوں۔ دوسرے گو آقاے نامدار آدمی نہایت شریف اور قیافہ شناس ہیں مگر ممکن ہے کہ اُنھیں یہ شبہ گزرے کہ اِس کا گھر بھیجنے یا اپنے ذاتی استعمال کے لئے یہ بہانہ ہے۔ غرضیکہ یہ تمام امور دو لمحوں کے اندر اُس کے ذہن میں گزر گیئے اور اُس نے بالآخر تدبیر اور آشتی سے کام لینے کو بہتر سمجھا +

رہزن۔ آپ کس وہم اور سوچ میں ہیں؟

ہیری۔(افسوسناک لہجہ میں) بلاشک میری صدری کی جیب میں کچھ نقدی ہے۔ مگر یہی میری ساری کائنات ہے ؛

رہزن۔ آپ نکالئے تو سہی اِسوقت مجھے خاص ضرورت ہے جب کبھی آپکو ضرورت ہوگی اور مجھسے ملنے کا اتفاق ہوگا (مسکراکر) تو میں آپ کو امداد دینے میں دریغ نہیں کروں گا ؛

ہیری۔(نقدی نکال کر اور رہزن کے حوالہ کرکے) بس آپ کا سلوک تو دیکھ لیا۔ مگر اس میں سے کم از کم پانچ ڈالر تو چھوڑ دیجیئے ؛

رہزن۔(گن کر) اوہو۔ یہ تو میرا ایک دن کا بھی خرچ نہیں ہے۔ کیا رکھوں اور کیا آپ کو دوں ؛

ہیری۔ بہت اچھا لیجایئے۔ مگر اس وقت تو میری بڑی بڑی امیدوں پر پانی پھر گیا ہے۔ آیندہ جو تقدیر ؛

رہزن۔ اوہ کچھ بات نہیں۔ آپ نوجوان ہیں بہت جلد ساری کمی پوری کرینگے۔ یہ آپ کا کوٹ مجھے بہت اچھا معلوم ہوتا ہے۔ میں ایک پست قد آدمی ہوں۔ میرے یہ ٹھیک آجاوے گا ؛

ہیری۔ تو کیا اب میں اپنے کوٹ کی بھی خیر نہ سمجھوں ؟

رہزن۔ اگر آپ کے پاس کوئی دوسرا موجود نہیں ہے تو خیر میرے کوٹ سے تبادلہ کرلیجیئے۔(گاڑی سے نیچے اُتر کر) آپ بھی نیچے اُتر آئیے تاکہ ہم آسانی سے کوٹوں کا آپس میں تبادلہ کرسکیں ؛

ہیری۔ نہایت شرم کی بات ہے کہ تم نے میرا سارا سرمایہ چھین لیا۔

اَب کوٹ پر بھی دانت ہے (نیچے اُتر کر) بہت اچھا * لیجیئے۔ (کوٹ اُتار کر حوالہ کر دیا) *

رہزن۔ (اپنا کوٹ جو بہت پرانا اور موٹے کپڑے کا تھا ہیری کے کندھے پر رکھ کر) لیجیئے۔ اب میں رُخصت ہوتا ہوں۔ مگر اِس خیال سے کہ مُبادا آپ میری مُفارقت گوارا نہ فرماویں اور معہ اپنے دوستوں کے میرے تعاقب میں رواں ہوں۔ آپ کو اِس سامنے والے درخت سے بغلگیر کرانا چاہتا ہوں (یہ کہہ کر رہزن نے اپنی جیب سے ایک سُوت کی مضبوط رسّی نکالی اور ہیری کو ایک درخت کے موٹے تنہ سے کس کر باندھ دیا۔ (اور شب بخیر کہہ کر رُخصت ہوا) گاڑی معہ گھوڑے کے سڑک پر کھڑی رہی۔ گھوڑا بہت اصیل تھا۔ ذرا جگہ سے نہیں ہلا *

اِس وقت ہیری کو اپنی حالت پر کچھ افسوس اور کچھ ہنسی آئی افسوس اِس لئے کہ اپنی جلد بازی۔ بے احتیاطی اور نا تجربہ کاری کے سبب یہ روزِ بَد دیکھنا پڑا۔ اگر سرائے سے روانہ ہونے سے پیشتر میں کسی سے مشورہ لے لیتا یا کسی معزز شخص کے پاس نقدی بطور امانت رکھ دیتا تو یہ بات نہوتی۔ مگر اسے اِس بات سے کمال خوشی اور دلجمعی تھی کہ اپنے آقا کا مال صاف بچا لیا۔ ہنسی اِسے اِس بات پر آئی کہ اگر جلدی کسی بھلے مانس کی مدد نہ ملی تو ساری رات اِس درخت کے تلے کاٹنی ہوگی اور مارے سردی کے صبح تک اکڑ

جاؤں گا۔ گھوڑا بیچارہ الگ ٹھٹر کر رہ جاویگا۔ اتنے میں پاس سے ایک کُتّا بھونکا۔ اِس نے اِس وقت اُس کی آواز کو بھی غنیمت سمجھا اِس وقت کچھ کچھ چاند پر ابر آگیا تھا۔ ہیری کُتّے کی خونخوار صورت دیکھ کر گھبرایا اور دِل میں کہنے لگا کہ " واہ! یہ اور بلا نازل ہوئی۔ کُتّا اسے اِس حالت میں دیکھ کر اور شیر ہو گیا۔ خوب زور زور سے بھونکنے اور منہ پھاڑ پھاڑ کر اپنے تیز دانت دکھانے لگا۔ ہیری نے بہت پُچکارا۔ مگر وہ اِس خوشامد میں کب آنے والا تھا۔ اِس کے گرد ہوگیا اور قریب تھا کہ کاٹ کھائے مگر خوش قسمتی سے اُس کا مالک آ پہونچا اور اُس نے کُتّے کو ڈانٹ بتائی۔

اِس کتّے کا مالک ایک نوجوان دہقان تھا۔ ہیری سے شاید برس دو برس بڑا ہوگا۔ گھر کا آسودہ حال زمیندار تھا اور اِس وقت ایک دُوسرے گاؤں سے دعوت کھاکر اپنے مکان کو واپس آ رہا تھا۔ ورنہ روز مرّہ معمول کے مُطابق وہ نو بجے سے پہلے سو جاتا تھا۔ یہ مزاج کا بہت نیک۔ راست باز۔ فیّاض۔ اور مِلنسار تھا اور ہمیشہ اِس کی یہی خواہش رہتی تھی کہ میں کِسی کے کام آسکوں۔

ہیری نے اپنے ہمجنس کو دیکھ کر شُکر کیا۔ مگر قاعدہ کی بات ہے کہ دُودھ کا جلا چھاچھ کو بھی پھُونک کر پیتا ہے۔ اِس کے دِل میں اِسوقت یہ خیال گزرا کہ " کہیں یہ حضرت لمبی مُوچھوں والے کے شاگرد رشید نہوں"۔ آخر سلسلۂ سخن یوں شروع ہوا:۔

ہیری - پہلے اپنے کُتّے کو سنبھالیئے - ورنہ یہ مجھے بغیر کاٹے نہیں رہیگا
نوجوان دہقان - آپ گھبرایئے نہیں - اب کُتا مجال نہیں کہ آپ کی گُستاخی کرسکے - (ذرا غور سے دیکھ کر) آپ اِسوقت کہاں اور یہ کیا ماجرا ہے ؟

ہیری نے مختصر طور پر اِس نوجوان دہقان کو اپنی کلُ داستان سُنادی - یہ سُنکر وہ بہت تعجب کے ساتھ کہنے لگا کہ اِس علاقہ میں یہ واقعہ کیسے ہوا - یہ آج بالکلُ نئی بات ہے - کوئی بد معاش ضرور قرب و جُوار کے کِسی گاؤں میں آ رہا ہے +

مجھے سخت افسوس ہے کہ یہ واقعہ میرے گاؤں کے قریب ہوُا اِس میں ہمارے گاؤں کی سخت بد نامی متصور ہے - خیر میرا مقدم فرض یہ ہے (ہنسکر) کہ اَب آپ کی بند خلاصی کروں (درخت سے کھول کر) اَب آپ میرے ہمراہ تشریف لے چلیئے - رات بہت گئی ہے - میرا مکان یہاں سے کوئی پاؤ میل کے فاصلہ پر ہے - آپکی گاڑی کو میرے آدمی اصطبل میں کر دینگے - اور گھوڑے کو دانہ گھاس دیکر محفوظ جگہ کمبل ڈال کر باندھ دیا جاویگا - آپ میرے کمرے میں استراحت فرمایئے گا - صُبح کو پھر بات چیت ہوگی +

ہیری کو یہی مناسب معلوُم ہوا کہ اپنے دہقان دوست کا آج شب کے لیئے مہمان ہونا منظور کر لے +

مکان پر پہونچکر وہ نوجوان دہقان کمال خاطر سے پیش آیا -

پہلے گرم چاء پلائی پھر سونے کے لئے بہت اچھا کمرہ گرم بستر اور لباس شب مہیا کر دیا +

ہیری سارے دن کا تھکا ماندہ تھا لیٹتے ہی اُسے گہری نیند آگئی۔ دُوسرے روز صبح کو کسیقدر دن چڑھے جاگا۔ جب اُس نے وقت دیکھا تو مُضطرب ہوا۔ دل میں سوچنے لگا کہ پروفیسر صاحب کو میرا رات بھر انتظار رہا ہوگا۔ وہ اپنے دل میں کیا کہتے ہونگے۔ بہت جلد غسل کر کے اور کپڑے بدل کر یہ اپنے میزبان کے کمرہ میں داخل ہوا +

ہیری نے رہزن کے کوٹ کو ہاتھ تک نہیں لگایا بلکہ ایک اوور کوٹ جو اُس کے میزبان نے اُس کے پلنگ کے پاس رکھوا دیا تھا پہن لیا۔ ہیری نے سب سے اوّل دیر سے اُٹھنے کا عُذر کیا اور پھر واپس جانے کے لئے جلدی ظاہر کی۔ اُسکے دہقان دوست نے کہا کہ "یہ غیر ممکن ہے کہ آپ بغیر کھانا کھائے جاسکیں۔ کھانا دیر سے طیّار ہے۔ صرف آپکے تناول فرمانے کی دیر ہے۔ وہ اِسے دُوسرے کمرہ میں لے گیا جہاں کھانا چُنا ہُوا تھا۔ اور اُس نوجوان کے بُوڑھے والدین اِن دونوں کے مُنتظر تھے +

نوجوان دہقان نے جسکا نام جیفرسن سلڈن تھا ہیری کو جاتے ہی اپنے والدین سے مُلاقی کرایا اور پھر سب نے مِل کر بہت ہنسی خوشی اور بے تکلفی کے ساتھ کھانا کھایا۔ چلتے وقت

ہیری نے علیحدہ اپنے دوست سے کہا کہ یہ کوٹ آپکا میں عارضیتاً لئے جاتا ہوں۔ مکان پر پہونچکر واپس کروں گا۔ نوجوان جیفرسن نے مسکرا کر کہا کہ آپ اِسے شوق سے پہن جایئے واپس کرنے کی کچھ ضرورت نہیں ہے۔ یہ میری نشانی تصوّر کیجیئے گا۔ اور وہ تبرّک بھی جو آپ کو رات مِلا ہے تہ کرکے اپنے ساتھ لیتے جایئے ؁

جیفرسن سلڈن نے رہزن کے لبادہ کو تہ کرکے ہیری کو دینا چاہا۔ اتفاقاً اُس کا ہاتھ اُس لبادہ کی ایک جیب میں پڑگیا۔ اور اُسے کچھ کاغذات اندر معلوم ہوئے۔ نکال کر دیکھا تو نوٹ تھے۔ گِنے تو ۹۷ ڈالر کے نکلے۔ اور جیبوں کو ٹٹولنے سے کچھ نہیں نِکلا۔ جیفرسن خوش ہوکر ہیری سے از راہِ مذاق کہنے لگا کہ لو تم قسمت کے ولی ہو۔ چالیس ڈالر گئے اور ۹۷ ڈالر تبادلہ میں آئے

ہیری نے مسکرا کر یوں جواب دیا:۔

ہیری۔ آخر میرا مال مُفت کا تو نہیں تھا۔ گاڑھے پسینے کی کمائی تھی۔ خیر جاتے ہی میں کُل ماجرا پروفیسر صاحب کی خدمت میں عرض کر دوں گا۔ جو رائے وہ دینگے اُسپر عمل کروں گا ؁

نوجوان جیفرسن۔ ہیری کے ہمراہ دو میل تک آیا۔ رُخصت ہوتے وقت باہم خط وکتابت جاری رکھنے کے لیئے عہد واثق ہو گیا ؁

اب پروفیسر صاحب کی کیفیت سُنیئے۔ اُن کے پاس ڈاکٹر

صاحب کا آدمی برابر بیٹھا ہوا تھا اور ہدایت کے مطابق وقت مقررہ پر ادویات پلاتا رہتا تھا۔ آدمی جہاندیدہ تھا اسلئے باتوں کا اُس کے پاس کافی ذخیرہ رہتا تھا۔ پروفیسر صاحب بھی جب چاہتے تھے کچھ ذکر چھیڑ دیتے تھے۔ جب رات کے دس بجے اور ہیری واپس نہ آیا تو اُنھیں خیال ہوا کہ ابتک نہ لوٹنے کی کیا وجہ ہے۔ پہلے ۹ بجے تک یہ خیال رہا کہ کام میں دیر لگ گئی ہوگی یا کھانا دیر سے ملا ہوگا۔ دس بجے تک ضرور آجائے گا۔ گو اُنھوں نے اُسے خود اجازت دیدی تھی کہ واپس آنیکی چنداں ضرورت نہیں ہے۔ مگر تاہم دس بجے بعد اُنہیں زیادہ خیال پیدا ہوگیا۔ اور گیارہ بجے کے قریب پوری تشویش ہوگئی۔ تیمار دار نے پروفیسر صاحب سے اُن کی بیقراری اور تشویش کا سبب پوچھا اور اُنھوں نے مختصر طور پر جواب دیا کہ مجھے اپنے نائب کے واپس نہ آنے کا بڑا خیال ہو رہا ہے۔ وہ ابھی نوجوان ہے اور اِدھر آنے کا اُسے پہلے اِتفاق نہیں ہوا۔ غالباً اُس کے پاس کچھ نقدی بھی ہوگی۔ ایسا نہ ہو کہ راستے میں اُسے کوئی خطرہ پیش آئے۔ جہاں تک میں سوچ سکتا ہوں وہ یہ ہے کہ بلا اشد ضرورت وہ وہاں رہنے والا نہیں۔ مجھے بظاہر اُسکے وہاں ٹھیرنے کی کوئی خاص وجہ معلوم نہیں ہوتی کیونکہ کام زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ کا تھا۔ سواری کا ملجانا کچھ مشکل نہ تھا۔ یہ صحیح

ہے کہ - ع - فکر ہر کس بقدرِ ہمتِ اوست"۔ اُس آدمی نے ذرا سوچکر اور سر ہلاکر کہا کہ "جناب آجکل زمانہ نازک ہے۔ لالچ بُری بلا ہے۔ کسی پر اعتبار نہیں کیا جا سکتا"۔ یہ سُن کر پروفیسر صاحب کو بہت غصّہ آیا۔ مگر وہ ضبط کر گئے اور آہستہ سے کہا کہ "بس تمہیں اِن معاملات سے کچھ سروکار نہیں تم چُپکے بیٹھے ہوئے اپنا کام کئے جاؤ۔ ورنہ میں ابھی ڈاکٹر صاحب کو لکھ کر دُوسرا آدمی بُلوا لُونگا۔ تم عجیب آدمی ہو کہ بغیر سوچے سمجھے جو جی میں آتا ہے کسی کی نسبت کہہ دیتے ہو"+

رات بھر پروفیسر صاحب کو تشویش رہی۔ صبح دس بجے کے قریب ہیری اُن کے سرہانے آموجود ہوا۔ پروفیسر صاحب اُسے دیکھکر مارے خوشی کے اُٹھ بیٹھے۔ ہیری نے اول غیر متوقع امُور کے باعث اپنی غیر حاضری کے لیئے معافی چاہی۔ اور پھر اپنا سارا قصہ بیان کرکے رہزن کا وہ کوٹ مع ۹۷ ڈالروں کے پروفیسر صاحب کے آگے رکھ دیا۔ پروفیسر صاحب نے کُل داستان نہایت شوق سے سُنی اور اخیر میں ہنسکر ہیری سے یُوں مخاطب ہوئے:

پروفیسر۔ مجھے نہایت افسوس ہے کہ تمھیں اسقدر تکلیف اُٹھانی پڑی۔ مگر خیر تم میرے لیئے کمائی بڑی اچھی کر لائے ہو۔ اور ہاں وہ حضرت خلعت تو آپ کو بیش بہا مرحمت فرما گئے ہیں +

ہیری۔ (کسیقدر شرماکر) اگر مجھے آپ کا ہُنر آتا ہوتا اور مشق ہوتی

توکل ہیں خود آپ کے بجائے کام کرتا۔ وہ البتہ کمائی ہوتی۔ یہ کیا کمائی ہے۔ اور اِس سروپا یا خلعتِ فاخرہ کا میں کسی حالت میں مُستحق نہیں تھا۔ مگر مجبور ہوں +

پروفیسر صاحب نے ہیری کو اُسکی بُلند حوصلگی پر مبارکباد دی۔ اور کہا کہ تمھیں اپنی وفاداری کی بدولت ہرگز نقصان نہیں اٹھانا پڑے گا +

شام کو ایک درزی کو بُلواکر پروفیسر صاحب نے ہیری کے لئے دو جوڑے نہایت عمدہ طیّار کرنے کی فرمایش کی اور اسی ڈالر نقد اپنے پاس سے عطا کئے۔ ہیری نے پروفیسر صاحب کی عنایات کا نہایت موزوں الفاظ میں شکریہ ادا کیا +

پروفیسر ہنڈرسن قریب تین ہفتوں کے اِس مقام پر ٹھہرے۔ جب شفایاب ہوگئے تو ہیری سے کہنے لگے کہ اگر میں اچھا رہتا تو دس پندرہ دِن اور دورہ کرتا۔ مگر اَب طبعیت نہیں چاہتی۔ اِسلئے اپنے مکان کو واپس جاتا ہوں۔ پانچ چھ مہینے زمینداری کے انتظام میں صرف ہوں گے بشرط خیریت آیندہ موسم سرما میں پھر دیکھا جاویگا۔ جو جو مقامات اِس وقت رہگئے ہیں سب سے اوّل اُنھیں میں جاؤنگا۔ پرسوں میں یہاں سے روانہ ہوں گا۔ اگر تم چاہو تو میرے ہمراہ چلو۔ ورنہ میرے چلے جانے کے بعد آزاد ہو۔ کچھ دنوں کے لئے گھر ہو آنا۔ ازاں بعد حسب

ندہ مطبع سینٹر یول گزٹ میں آجانا۔ وہاں تمھیں اپنے
ب منشاء کام کرنے کا موقع مل جاوے گا۔ اُمید ہے کہ آیندہ
ل میں تم سے پھر ملوں گا ✤

فصل ستائیسویں

ہیری کا گھر

ایک دِن شام کے وقت کھانا کھانے کے بعد ہیری کے والد اور والدہ میں یوں بات چیت ہونے لگی :-

خاوند-(بیوی سے مخاطب ہوکر) اب کئی دِن سے ہیری کی کوئی خیر خبر نہیں آئی - نہ معلوم کیا سبب ہے ؟

بیوی - میں بھی آج صُبح سے اِسی سوچ میں ہوں - اسوقت بھی یہی خیال تھا - بلکہ سارے دِن آج میرا دِل اُداس سا رہا - بھلا اُس کی آخری چِٹھی کب آئی تھی ؟

خاوند- کوئی ہفتہ ہوا ہوگا- قصبہ پینٹ سے اُس نے لکھا تھا کہ پروفیسر صاحب بیمار ہیں- کام ملتوی کر دیا گیا ہے - مُعالجہ ہو رہا ہے - اُمید ہے کہ ہفتہ دو ہفتہ میں تندرُست ہو جاوینگے +

بیوی - شائد تیمار داری کی وجہ سے اُسے فرصت نہ ملی ہو - مگر پھر بھی وہ بڑا دُور اندیش لڑکا ہے - اُسے ضرور خیال ہوا ہوگا کہ میری خاموشی سے گھر میں بڑی فکر پیدا ہوگی - کہیں ایسا نہو کہ وہ خود بیمار ہوگیا ہو - مجھے اِسی بات کا زیادہ اندیشہ ہے +

خاوند- ایسا ہوتا تو وہ ضرور لکھتا یا کسی سے لِکھوا دیتا - قیاسی اُمر

ہی باتوں پر ہمیں بہت اندیشہ نہیں ہونا چاہیئے۔ مجھے یقین ہے
دو ایک روز میں اُس کی چٹھی ضرور آجاوے گی +

بیوی۔ میرا دل بھی یہی کہتا ہے کہ "آج کل میں ضرور اُس کی خبر
ے گی۔ مگر اِس وقت کچھ تمھاری طبیعت مجھے متفکر سی معلوم ہوتی ہے

خاوند۔ (ذرا تامل کے بعد آہستگی سے) بات یہ ہے کہ سکوائر گرین
ے جو گھوڑا لیا تھا اُس کی قیمت کی ادائگی کا کل تک وعدہ ہے
۴ ڈالر دینے ہیں۔ اور میرے پاس اِس وقت سوائے دو ڈالروں
ے اور کوئی فالتو رقم نہیں ہے۔ اِس لیئے تذبذب میں ہوں کہ
یا کروں اور کیا نہ کروں ؟ +

بیوی۔ اگر کل تک ادا نہ کر سکے تو سکوائر گرین کیا کرے گا ؟

خاوند۔ حسب معاہدہ اپنا گھوڑا واپس لے لیگا اور ایک رقم بطور
تاوان دینی پڑے گی +

بیوی۔ ایسا ہی ہو تو گھوڑا کوئی اور خرید لینا +

خاوند۔ اور کہاں سے خرید لونگا۔ یہاں ایسا کون اپنا رفیق بیٹھا
ہے جو دے دیگا۔ زمانہ کا عجب حال ہے۔ جھوٹے اور دغا باز
بیوں کا لوگ لالچ میں آکر اعتبار کر لیتے ہیں اور سچے اور بھلے
لوگوں کو ہزار وقتیں پیش آتی ہیں۔ اور تو اور درماندگی اور پریشانی
کے وقت عام لوگ ہمدردی سے بھی جاتے رہتے ہیں +

بیوی۔ کچھ جواب دینے ہی کو تھی کہ اِتنے میں باہر سے کسی نے

دروازہ کی زنجیر کھٹکھٹائی۔ ایک لڑکے نے دروازہ جاکر کھول دیا۔ سکوائر گرین اندر داخل ہوئے اور اپنی منحوس صورت سے گھر بھر کی طبیعت پژمردہ کردی۔ مزاج پرسی کے بعد سکوائر گرین والٹن سے یوں مخاطب ہوئے:-

سکوائر گرین۔ آج مجھے ہی کچھ زیادہ سردی معلوم ہوتی ہے یا درحقیقت ایسا ہی ہے +

والٹن۔ (دل میں اپنے بباس سے دریافت کیجئے) ہاں آج ٹھنڈ ہے۔ مگر سردی گرمی کا کم یا زیادہ محسوس ہونا اپنے اپنے مزاج اور اپنی اپنی صحت پر منحصر ہے +

گرین۔ بجا ہے۔ بجا فرمایا۔ میری طبیعت کچھ دنوں سے اچھی نہیں رہتی۔ آج میں اپنے کاغذات دیکھ رہا تھا۔ وہ آپ کا وعدہ کل پورا ہوگا۔ امید ہے کہ آپ کو خود خیال ہوگا۔ اور آپ نے بندوبست کر رکھا ہوگا +

والٹن۔ افسوس ہے کہ اس وقت تک کچھ بندوبست نہیں ہوسکا میں نے اپنی جانب سے تردد اور کوشش میں کوتاہی نہیں کی۔ مگر ضروری اخراجات اور کمی پیداوار کی وجہ سے کچھ پس انداز نہیں ہوسکا۔ مجبور ہوں +

گرین۔ تعجب ہے کہ آپ اس قدر بے فکر رہے۔ خیر معاہدہ کے مطابق آپ نے کم از کم دس ڈالروں کا تو انتظام ضرور کر لیا ہوگا

دے کر گھوڑا آپ مجھے واپس کر سکتے ہیں +

والٹن - میرے پاس اِس وقت صرف ۲ دو ڈالر موجود ہیں - کل
سے کوئی رقم مِلنے والی نہیں - تین ۳ ڈالر نقد میں آپکو گھوڑے
کے سودے کے وقت دے چُکا ہُوں +

فی الحقیقت گرین دِل میں خُوش تھا کہ اگر بنا معاہدہ ہُوا تو اَور
کڑی شرائط لِکھوا لونگا اور آخر کبھی نہ کبھی رقم وصُول ہو ہی جاویگی۔
پر چڑھانا مُشکل ہے وصُول رفتہ رفتہ ہو ہی جاتا ہے - گرین آخر
ناک بھوں چڑھاکر والٹن سے کہنے لگا کہ آپ دُور اندیشی اور کِفایت
شعاری سے کام نہیں لیتے - اگر یہی حال رہے گا تو کبھی کچھ نہیں
بچ سکتا اَور جس کا دینا ہے اُس کا آخر دینا ہے +

یہ کلمات سُن کر والٹن کی بیوی کو بہُت غُصّہ آیا - اَور جب وہ
ضبط نہ کر سکی تو گرین سے یُوں مُخاطب ہوئی :-

بیوی - آپ نے ہماری کَون سی ایسی فضولخرچی دیکھی ہے جو کِفایت
شعاری کی اِتنی تاکید فرماتے ہیں - سب آپ جَیسے مزاج کے نہیں
ہوسکتے - اور نہ سب اِس طرح مالدار ہوسکتے ہَیں +

گرین - (دل میں بہت شرماکر - آشتی کے لہجہ میں) نہیں نہیں میرا
ہرگز یہ منشا نہیں تھا کہ آپ ناراض ہوں - صرف دوستانہ طَور پر مَینے
والٹن کو ایک نیک صلاح دی تھی +

بیوی - واہ اچھّی صلاح دی - آپ کو ذرہ یہ خیال نہ آیا کہ پہلے تو ایسی

ایسی کڑی شرطیں لکھوالیں اور اُوپر سے خود ہی تاوان مقرّر کر دیا۔ مال جو دیا وہ آدھے داموں کا بھی نہیں ہے۔ مگر سچ ہے کہ گوں باولی ہوتی ہے اِس میں آپ کا کیا قصور ہے۔ آج آپ ہمیں نیک صلاح دینے آئے ہیں +

گرین (بہت شرمسار ہوکر) **مسٹر والٹن** کی بلا رضامندی میں نے کچھ نہیں کیا ہے +

بیوی۔ قاعدہ کی بات ہے کہ جب آدمی چاروں طرف سے مجبور ہوتا ہے تو اُسے جو دُوسرا کہتا ہے وہ اُسے اپنی غرض پوری کرنے کے لیئے ماننا پڑتا ہے مگر کسی کی مصیبت یا مجبوری سے ناجائز فائدہ اُٹھانا ہرگز قرینِ انصاف نہیں ہے۔ آخر آپ جانتے ہیں کہ انسان کا اِنسان سے کام پڑتا ہے اور ہماری تو تھوڑی بہت زمینداری بھی ہے +

گرین۔ آج آپ سب مجھ سے ناخوش ہیں۔ اِس لیئے میں جاتا ہُوں (والٹن سے مخاطب ہوکر) اُمید ہے کہ کل کسی وقت آپ مجھ سے ملیں گے +

در حقیقت سکوائر **گرین** کا شیوہ قابلِ نفرین تھا۔ اور والٹن کی **بیوی** نے جو اُسے ملامت کی وہ اُس کا مستحق تھا۔ مگر چُونکہ وہ انتہا درجہ بخیل اور حد سے زیادہ سُود خوار تھا اِس لیئے وہ اپنی دُھن میں ایسی باتوں کو کم سُنتا تھا۔ یوں تو شروع سے اُس کی

اخلاقی اور رُوحانی حالت قابلِ رشک نہیں تھی۔لیکن جُوں جُوں
اُس کی عُمر ڈھلتی گئی وہ اور بوالہوس ہوتا گیا۔اُسے کبھی یہ خیال تک
نہیں آتا تھا کہ جس طرح میں مال جمع کر رہا ہُوں اُس کا انجام کیا ہوگا۔کیا
میں یہ سب اپنی چھاتی پر رکھ کر لے جاؤں گا یا یہ مال میری
عاقبت بخشوائے گا۔اُس کے دل میں ذرا خُدا ترسی نہیں تھی اور
رحم کے تو یہ معنی بھی نہیں سمجھتا تھا۔اسے کبھی یہ بات نہیں کھٹکتی تھی
کہ مَیں جو لوگوں کا ناحق گلا گھونٹ گھونٹ کر اور اُن کے بال بچّوں
کو ستا کر جمع کر رہا ہُوں وہ کوُچ کے وقت ہرگز میرے ساتھ نہیں
چلے گا۔

فصل اٹھائیسویں

رنج کے بعد راحت

سکوائر گرین کے چلے جانے کے بعد والٹن اور اُسکی بیوی کے چہروں پر کسی قدر اُداسی سی چھا گئی۔ اُن کے دل میں اِسوقت یہ خیال گزرا کہ نہ ایسے مُوذی آدمی سے واسطہ پڑتا اور نہ اِس طرح کہنے سُننے کی نوبت آتی۔ جب تک اُن کا بُوڑھا گھوڑا زندہ تھا تب تک وہی سب کام دیتا تھا۔ یہ بھی اُس کی اچھی طرح سے خدمت کیا کرتے تھے۔ اپنے گھر میں تنگی فراخی سے جس طرح ہوسکتا تھا امن چین سے گزارہ کئے جاتے تھے اور کبھی اِس قسم کے وسوسے دل میں پیدا نہیں ہوتے تھے۔ سارے گھر میں ہر وقت خوشی برستی رہتی تھی۔ کسیکے جھگڑے بکھیڑے سے اُنہیں کچھ سروکار نہیں تھا۔ سب سے علیحدہ رہتے تھے۔ وقت پر ہر ایک سے ہمدردی و مروّت سے پیش آتے تھے۔ مگر ناحق کسیکے معاملات میں کبھی درک نہیں دیتے تھے۔ بیوی نے اپنے خاوند کی پریشانیٔ خاطر گوارا نہ کرکے بہت تشفی کی اور کہا کہ یہ کیا بات ہے۔ رفتہ رفتہ سب حساب بیباق ہوجاویگا۔ ہمّت اور اِستقلال کو ہاتھ سے نہیں دینا چاہیئے۔ تدبیر شرط ہے۔

بفضلِ خدا ہیری اب تمہیں مدد دینے کے قابل ہو گیا ہے۔ دیکھو تو پروۂ تقدیر سے کیا ظہور میں آتا ہے +

والٹن کا دِل اپنی نیک نہاد بیوی کی حوصلہ افزائی سے خوش ہو گیا اور وہ آرام چوکی پر بیٹھا ہوا دیر تک اِدھر اُدھر کی باتیں کرتا رہا یہ باتیں بچّوں کو بھی بہت دلچسپ معلوم ہوئیں اِس لئے وہ سب بہت غور سے بیٹھے ہوئے سُنتے رہے۔ آخر اُن کی والدہ نے اُنھیں کہا کہ اَب بہت رات گئی ہے۔ تم سب جاکر سو رہو۔ اِسپر سب یوں بولے کہ "اچھّا جاتے ہیں ذرا دیر اَور پاپا کی باتیں سُن لیں"۔ یہ سُن کر والٹن خود اپنی بیوی سے کہنے لگا کہ میں بھی جاکر سوتا ہوں۔ آج سارے دِن مجھکو بہت کام رہا ہے۔ بیوی نے اصرار کیا کہ تھوڑی دیر اور بیٹھو۔ میں چاء طیّار کرتی ہوں پی کر آرام کرنا +

چاء بہت جلد طیّار ہو گئی اَور سب اپنی اپنی پیالیوں میں پینے لگے۔ سکوائر گرین کے چلے جانے کے بعد کسی نے باہر کا دروازہ بند نہیں کیا تھا۔ یک بیک کِسی کے پاؤں کی چاپ سُنائی دی۔ سب دروازہ کی طرف دیکھنے لگے۔ دیکھتے کیا ہیں کہ ہیری مع اپنے مختصر سے اسباب کے آرہا ہے۔ اب کیا تھا تمام گھر میں خوشی کے شادیانے بجنے لگے۔ بے اختیار ہو کر سب سے پہلے ماں نے اُسے گلے لگا لیا + ہیری کے والد نے بہت محبّت سے اُسکے سر پر ہاتھ پھیرا۔ چھوٹے چھوٹے بہن بھائیوں نے اُچھل کود کر ہیری سے مصافحہ کیا۔ غرضیکہ

ہیری کے آنے سے سارے گھر میں خُوشی چھاگئی اور درحقیقت
رنج راحت سے بدل گیا۔ ہیری کے لیئے کچھ کھانے کا سامان
نکالا گیا۔ جس میں قریب قریب سب شریک ہوئے۔ کھانے سے
فراغت پاکر ہیری نے اپنے صندوقچہ میں سے ۱۰۰ سو ڈالر نقد نکالے
پچاس اپنے والد کو دیئے کہ سکوائر گرین کا حساب بیباق کردیں
تیس ڈالر اُس نے اپنی والدہ کے نذر کیئے اور بیس ڈالر اُسنے
اپنے بہن بھائیوں میں تقسیم کر دیئے +

والدہ۔ ہیری۔ معلوم ہوتا ہے کہ تُم نے اپنی ساری جمع پونجی بانٹ
دی۔ اپنے پاس کچھ نہیں رکھا +

ہیری۔ مینے اپنے پاس بہت کچھ رکھ لیا ہے۔ جب تک کہ مجھے
اپنے نئے کام کی تنخواہ ملے گی تب تک خرچ کے لیئے میرے پاس
کافی ہے +

والدہ۔ ہیری۔ تم نے اِس تھوڑے سے محنت میں اِسقدر کیونکر
پیدا کر لیا؟ +

ہیری۔ کچھ اپنی محنت اور دیانت داری سے۔ اور کچھ اپنی خُوش
قِسمتی کی بدولت +

تھوڑی دیر اور ہیری سے باتیں کرکے سب اپنی اپنی جگہ
جاکر سو رہے۔ سکوائر گرین کا تماشا دیکھنے کے لیئے ہیری نے
اپنے والد سے کہا کہ جب وہ آویں تو اُسی وقت ادائیگی کا ذکر نہ کیجئیگا

پہلے دیکھئے کہ وہ کیا کیا باتیں بناتے ہیں اور کیا رنگ لاتے ہیں +

دُوسرے دِن شام کے وقت پھر سکوائر گرین آموجود ہوئے۔ اِنھیں بھلا چین کہاں تھی۔ آتے ہی صاحب سلامت کرکے والٹن سے یوں مُخاطب ہوئے:۔

گرین۔ لیجئے۔ ملاحظ فرمایئے یہ آپ کی تحریر ہے +

والٹن۔ (دستاویز لے کر ایک چھوٹی سی میز پر جو سامنے موجود تھی رکھ دی) ہوگی۔ مجھے کب اِنکار تھا کہ مَینے آپ سے معاہدہ نہیں کیا مگر انسان آخر اِنسان ہے۔ مجبُوری کی حالت میں وہ قابل ہمدردی ہوا کرتا ہے

گرین۔ اگر آپ اِس درجہ مجبُور ہیں تو معاہدہ جدید کیلئے میں رضامند ہوں بنا سُود بحساب ۱۲ فیصدی مقرر دیجئے۔ میعاد زیادہ سے زیادہ اِس وقت چھ ماہ اور لکھ سکتے ہیں۔ اگر آپ اِس عرصے میں دے سکے تو فبہا ورنہ پھر کاغذ تبدیل کرنا پڑیگا کم از کم چار ڈالر تو مجھے اِسوقت ضرُور بطور شُکرانہ دِلوایئے۔ میں آپکو ناراض کرنا نہیں چاہتا

والٹن۔ (مُسکراکر) سکوائر۔ یہ تو حد سے زیادہ کڑا سودا ہے۔ میں تو پہلے ہی بہت پِسا ہوا ہوں۔ کیونکر ادا کرسکوں گا +

گرین۔ (چیں بہ جبیں ہوکر) نہ آپ اِس طرح مانتے ہیں اور نہ اُس طرح۔ پھر فرمایئے کہ کام کِس طرح سے چلے +

والٹن۔ اِسطرح سے کہ میں آپ کے دام دام ادا کردوں۔ ہاں آپ کا مجھ پر کیا نِکلتا ہے؟

گرین۔ خوب۔ آپ کی یاد کیسی ہے۔ کل تو میں بتا چکا ہوں کہ چالیس ڈالر اور بیس سینٹ +

والٹن۔ (جیب سے ۴۲ ڈالر نکالکر) یہ لیجئے اور مجھے آزاد کیجئے +

گرین۔ (نہایت متعجب ہوکر) واہ کمال کیا ہے۔ (مگر دل میں مایوس ہوکر کہ آگے کو لین دین ختم ہوا) مجھے امید نہیں تھی کہ آپ ایکدن میں کل کا انتظام کر دینگے +

والٹن۔ خدا مسبب الاسباب ہے۔ اُسے اپنا فضل و کرم کرتے ذرا دیر نہیں لگتی۔ انسان کو اُس کی بارگاہ سے مایوس نہیں ہونا چاہئیے

اِتنے میں ہیری اُس کمرہ کے اندر داخل ہوا۔ اور دور سے ہی سکوائر گرین کو سلام کرکے ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ سکوائر گرین اُس کی پوشاک اور بشاش چہرہ دیکھ کر دنگ رہ گیا۔ اور دل میں کہنے لگا کہ یہاں تو ایک ہی رات میں سارا نقشہ بدل گیا۔ سب سازو سامان نیا ہے۔ آخر اُس موذی بخیل نے ہیری سے آنکھیں نیچی کرکے مزاج پرسی کی۔ ہیری نے موزوں جواب دیا۔ کچھ دیر بیٹھکر سکوائر گرین رخصت ہوئے۔ چلتے وقت ہیری سے کہنے لگے کہ "جانے سے پہلے مجھ سے ملنا۔ مجھے تمھاری کامیابی سے بہت خوشی حاصل ہوئی ہے۔ ہیری صرف شکریہ ادا کرکے خاموش ہو رہا۔ اور دل میں کہنے لگا کہ "خدا اِن کے مکان پر کسیکو نہ لیجاوے" +

فصل اُنتیسویں

چھاپہ خانہ اور ایک نئی مُلاقات

ہیری ایک مہینہ کے قریب نہایت شادمانی سے اپنے گھر رہ کر قصبۂ سینٹر یول کو واپس چلا گیا۔ وہاں اُسکے دو چار مُعزّز اور بے تکلّف دوست موجُود تھے۔ اِس نے اُنہیں اپنی آمد کی تاریخ سے مُطلع کر دیا تھا۔ چُنانچہ اُن میں سے ایک کے مکان پر یہ جا کر ٹھیرا۔ تھوڑی دیر آرام کرکے مطبع سینٹر یول گزٹ میں پہونچا۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ مسٹر انڈرسن اپنے کمرہ میں اخبار کے مُتعلق کام کر رہے ہیں۔ یہ آدمی فی الحقیقت تجربہ کار مُعمّر اور شریف پرور تھے۔ چُونکہ کار خانہ بہت مُختصر سا تھا اِس لئے اِڈیٹری کا کام بھی آپ ہی کیا کرتے تھے +

ہیری نے اندر جاکر سلام کیا اور جواب کا مُنتظر کھڑا رہا۔ اِسوقت مسٹر انڈرسن ایک مضمون لکھنے میں محو تھے۔ اُنھوں نے ہیری کی آواز سُنتے ہی فی الفور گردن اُٹھاکر دیکھا اور نہایت تپاک سے سلام کا جواب دیا۔ مگر چُونکہ ہیری اور اُن کی مُلاقات بہت تھوڑی دیر کی تھی اور اِس بات کو قریب دو مہینوں کے

گزر چکے تھے اس لئے انھیں اسکے پہچاننے میں کسیقدر تذبذب ہوا۔ ہیری نے یہ بات معاً سمجھ لی اور مکرر اپنا پورا نام بیان کرکے انھیں انکے وعدہ کی نسبت یاد دلائی۔ اسپر مسٹر انڈرسن مسکرا کر یوں کہنے لگے:-

انڈرسن۔ اخا۔ آپ ہیں۔ معاف کیجیئے گا۔ مجھے خیال نہیں رہا تھا ایک عرصہ سے میری توجہ بہت منتشر رہتی ہے۔ مزاج اچھے ہیں۔ کب تشریف لائے۔ (کرسی کی جانب اشارہ کرکے) بیٹھ جائیے +

ہیری۔ (آداب بجا لاکر بیٹھ گیا) آپ کی عنایت ہے۔ میں آج ہی یہاں آیا ہوں۔ گھر چلا گیا تھا۔ وہاں کچھ دنوں رہا۔ آج وعدہ کے مطابق مجھے حاضر ہونا تھا +

انڈرسن۔ (بے تکلفی کے ساتھ) "میں نہایت خوش ہوں کہ تمھارے والدین نے تمھیں اس کام کے لئے اجازت دیدی۔ پابندی وقت کی صفت تم میں کمال درجہ ہے معلوم ہوتا ہے کہ اس کام کی جانب تمھاری دلی رغبت ہے +

ہیری۔ میں پہلے عرض کرچکا ہوں کہ میرا میلان طبع اسی جانب ہے۔ اور آپ ملاحظہ فرماوینگے کہ میں بہت شوق سے کام کرونگا +

انڈرسن۔ (متانت کے ساتھ) میں اپنے وعدہ پر قائم ہوں۔ آپ شوق سے اپنا گھر سمجھ کر میرے بنگلہ میں رہیئے۔ میرے ساتھ کھانا کھائیے۔ دوسرے مہینے سے آپ کو ۸ ڈالر فی ہفتہ جیب خرچ کے لئے

دیا کرونگا۔ چھ ماہ بعد استعداد دیکھ کر میں واجبی تنخواہ مقرر کردونگا
اُس وقت آپکو اختیار ہوگا کہ جہاں جی چاہے رہیں +
ہیری۔ میں بخوشی تمام اِن سب شرائط کو منظور کرتا ہوں +
انڈرسن۔ بہت بہتر۔ تو اپنا اسباب لے آیئے۔ میں ابھی آپکے
ساتھ چلکر کمرہ تجویز کر دیتا ہوں +
مسٹر انڈرسن نے ہیری کے لئے اپنے بنگلہ میں
ایک علیحدہ کمرہ تجویز کر دیا اور عذر کیا کہ گو یہ مختصر ہے مگر
فی الحال آپ اسی میں فروکش ہوجاویں۔ بعد میں اگر آپ چاہینگے
کوئی اَور خالی کرادونگا +
ہیری نے شکریہ ادا کرکے جوابدیا کہ یہ کمرہ میری ضرورت کے
لئے کافی ہے۔ آپ زیادہ تردّد نہ فرماویں۔ میں آپکو اپنی ذاتی
ضروریات کے لئے زیادہ تکلیف دینا نہیں چاہتا۔ اور در اصل
میری ضروریات بھی بہت ہی مختصر ہیں +
مسٹر انڈرسن۔ ہیری سے بہت خوش ہوئے اور دفتر
میں ہمراہ لیجاکر کارخانہ کے پرنٹر سے مُلاقی کرایا۔ اِس شخص کا
نام فرگیوسن تھا اَور یہ نہایت بامروّت دیانت دار۔ ہوشیار اور
خوش خلق آدمی تھا +
فرگیوسن کا نائب اپنی وضع قطع سے اچھا شخص معلوم
نہیں ہوتا تھا۔ ہیری کو پہلی ہی مُلاقات میں اُس کی نسبت شک

سا ہو گیا تھا۔ مسٹر انڈرسن نے ہیری کو فرگیوسن کے سُپرد
کیا اور اُس سے مُسکرا کر کہا کہ "انہیں ذرا توجہ کیساتھ کام سکھائیگا۔
مجھے یقین ہے کہ آپ اپنے نئے شاگرد کی کار گزاری سے بہت
خوش ہوں گے" +
فرگیوسن۔ ہیری کے شوق۔ راستبازی۔ سلامت روی اور
مہذب اطوار سے نہایت خوش ہوا۔ اِدھر ہیری بھی مطمئن تھا
کہ ایک شریف آدمی سے کام سیکھنے کا موقعہ مِلا +
شام کے وقت کھانا کھاکر حسب معمول ہیری باہر ہواخوری
کو نکلا۔ راستہ میں اُسے لیوک مِل گیا۔ اسے دیکھتے ہی وہ گھبرایا۔
کہ یہ آفت پھر کہاں سے نازل ہوئی۔ آخر کچھ پس و پیش کے بعد
بظاہر تپاک سے سلام کر کے یُوں مخاطب ہُوا :۔
لیُوک۔ آپ تو پروفیسر صاحب کے ساتھ تھے۔ یہاں پھر اب
کیسے آنا ہوا۔ مزاج تو اچھے ہیں ؟ +
ہیری۔ (سلام کا جواب دیکر اور کسیقدر کشیدگی کے ساتھ) ہاں میں
اچھی طرح سے ہوں۔ مجھے یہیں کام مِل گیا ہے +
لیُوک۔ کہاں۔ کیا تنخواہ کچھ معقول ہوگئی ہے ؟ +
ہیری۔ مطبع سینٹریول گزٹ میں۔ جسقدر میں مستحق سمجھا جاؤنگا
اُسی قدر تنخواہ مِل جاویگی۔ مجھے غیر واجبی طور پر مال جمع کرنے کی
خواہش نہیں ہے +

اِس آخری فقرہ کو سُن کر لیبوک اپنے دل میں کسقدر جھینپا
مگر چُونکہ وہ اِس قسم کی ملامت کا عادی ہوگیا۔تھا اِسلئے اُس کے
دل پر کچھ زیادہ دیر تک اِسکا اثر نہیں رہا +

ہیری۔ کبھی کسی بد اطوار شخص سے گُفتگو تک کرنا پسند نہیں
کیا کرتا تھا۔ مگر وہ چلتا چلتا کسیقدر عام مُروّت کے لحاظ سے ٹھہر
گیا تھا۔ ورنہ اُسے لیبوک کی مُلاقات سے کوئی حظ اُٹھانا منظور
نہیں تھا +

لیبوک جب میخانہ میں پہونچا تو اُسے وہاں جان فِلپ
مل گیا۔ یہ اُس کا ہم مذاق اور ہم نوالہ و ہم پیالہ دوست تھا (یہ
وہی نو جوان ہے جسے مطبع سینٹریول گزٹ میں دیکھ کر ہیری
کو اُس کی جانب سے شک سا پیدا ہو گیا تھا) اِن دونوں میں
اُن کے مذاق کے موافق اِدھر اُدھر کی فضُول گُفتگو ہونے لگی۔
ہیری کا بھی بیچ میں ذکر آگیا۔ یہ سُننے کے قابل ہے:۔

لیبوک۔ کہیے آج تو آپ کے دفتر میں ایک نئے صاحب رونق
افروز ہوئے ہیں +

فلپ۔ ہاں۔ آج سہ پہر کو ایک نئی صورت نظر آئی ہے۔ دیکھا
چاہیئے۔ آدمی تو کچھ خُشک سے معلوم ہوتے ہیں۔ کیا آپ
انہیں جانتے ہیں؟

لیبوک (آنکھیں نیچی کرکے) ہاں کچھ کچھ +

فلپ۔ کس مزاج کے ہیں۔ میرا خیال غلط تو نہیں ہے؟
لبوک۔ کبھی ایسا ہو سکتا ہے۔ آپ کو قیافہ شناسی میں کمال حاصل ہے۔ یہ حضرت وہ ہیں کہ جو انسانیت سے نکلکر فرشتہ بننا چاہتے ہیں۔ کتابوں کے تو کیڑے ہیں۔ فرصت کے وقت بس یہی شغل رہتا ہے۔
فلپ۔ تو پھر ہماری ان سے کب بنے گی۔ زندہ ولی اور مُردہ ولی میں بہت فرق ہے۔ بہتر تھا کہ یہ حضرت کسی گرجے کو رونق دیتے۔
لبوک۔ اجی وہ بنجمن فرنیکلن بننے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ پرلے سرے کے ممسک۔ میرا تو جی نہیں چاہتا کہ ایسے آدمی سے کلام کروں۔
فلپ۔ خیر سب حال معلوم ہو گیا۔ مجھے افسوس ہے کہ مسٹر انڈرسن نے ایسے شخص کو بھرتی کر لیا۔ میں ذرا کم مُنہ لگاؤں گا۔

اِدھر ہیری کی خوخصلت کی نسبت لغو اور بغیر سوچے سمجھے گفتگو ہو رہی تھی۔ اُدھر وہ اپنے خیالات میں محو ایک باغ کی روش پر ٹہل رہا تھا۔ سامنے سے ایک نوجوان طالبِ علم جس کی عمر قریب قریب ہیری کی ہی عمر کے برابر ہوگی۔ اپنے ذہن میں اُقلیدس کی کسی شکل کو حل کرتا ہُوا آ رہا تھا۔ اتفاق سے ان دونوں کا سر آپس میں ٹکرا گیا۔ اسپر دونوں چونک کر اور خجالت زدہ ہو کر ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔

یہ نوجوان طالب علم نہایت نیک سیرت خوش مذاق۔ با مروّت اور ایک امیر کبیر سوداگر کا لڑکا تھا۔ اس نے خود پیشقدمی کی اور

ہیری سے یوں مخاطب ہوا:۔

طالب علم۔ معاف فرمائیگا۔چوٹ تو نہیں لگی؟ +

ہیری۔ مجھے افسوس ہے کہ آپ کو صدمہ پہونچا۔ میں کچھ اپنے خیالات میں ایسا محو تھا کہ مجھ سے نادانستہ یہ غفلت سرزد ہوئی +

طالب علم۔ علے ہذا القیاس۔ میں اُقلیدس کی ایک شکل کے حل کرنے میں ایسا مشغول تھا کہ مجھے ذرا خیال نہیں رہا۔کہ سامنے سے آپ تشریف لا رہے ہیں۔ خیر میرے دماغ کو اُسکی سُستی کی اچھی طرح سزا ملگئی ہے۔ اگر شکل آسانی سے حل ہو جاتی تو اُسے یہ سزا نہ ملتی +

ہیری۔(ہنسکر) خوب۔ تمام کُند ذہنوں کو ذہین بنانے کی مجھے یہ سہل ترکیب ہاتھ آگئی ہے +

اس وقت چاندنی اچھی طرح سے چھٹک گئی تھی۔ یہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر نہایت خوش ہوئے۔ ہیری کو اس طالبعلم کے اوضاع و اطوار بہت پسند آئے۔ اور وہ طالب علم بھی ہیری کو دیکھ کر سمجھ گیا کہ یہ نہایت شریف اور با لیاقت نوجوان ہے +

طالب علم۔ مینے تھوڑے دن ہوئے آپ کو پروفیسر ہنڈرسن کے ہمراہ دیکھا تھا۔شائد اس مرتبہ آپ یہاں کسی اور کام کے لئے تشریف لائے ہیں +

ہیری۔جی ہاں۔ اب میں یہاں مطبع سینٹریول گزٹ میں کام سیکھنے کی غرض سے آیا ہوں +

طالبِ علم۔ بہت خوشی کی بات ہے۔ اُمید ہے کہ آپ سے دُوسرے تیسرے روز ضرور ملاقات ہوا کرے گی۔ اگر اِسوقت آپ کو کوئی ضروری کام درپیش نہ ہو تو میرے ہمراہ غریب خانہ پر تشریف نے چلیئے ٭

ہیری۔ میں بسرو چشم حاضر ہوں ٭

راستہ میں ہیری سے اُس طالبِ علم نے از راہِ مذاق یُوں کہا کہ چُونکہ خود بخود ہماری دونوں کی پیشانیاں آپس میں ٹکرا گئی ہیں اِس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہماری تقدیر لڑگئی ہے۔ مجھے کامل اُمید ہے کہ تا حیات ہم میں رشتۂ موانست قائم رہے گا۔ اب مَیں سب سے پہلے مختصر طور پر اپنا حال بیان کرتا ہوں تاکہ آپ کو خود دریافت کرنیکی ضرورت محسوس نہو۔ میرا نام اوسکر ولنسٹ ہے مقام بوسٹن میرا وطن ہے۔ میرے والد وہاں کارو بار تجارت کرتے ہیں۔ اُنھوں نے مجھے یہاں تحصیلِ علم کے لئے بھیجا ہے۔ اور میں یہاں شب و روز اپنی خواندگی میں مصروف رہتا ہوں ٭ یہاں کی آب و ہوا میرے عین موافق ہے۔ پہلے میری صحت میں کچھ فتور رہتا تھا۔ جب سے یہاں آیا ہوں بالکل تندرست ہوں۔ ڈاکٹروں نے بھی میرے والد کو اِسی جگہ بھیجنے کی رائے دی تھی اُنھوں نے میرے لئے علیحدہ مکان کا انتظام کر دیا ہے۔ اور اُنکا ایک پُرانا مُلازم میرے ساتھ رہتا ہے۔ اُسپر اُنھیں حدّ درجہ اعتماد ہے

ہیری نے یہ پُر اِنکسار تقریر سُن کر کہا کہ "اب مجھے بھی مُناسب معلوم ہوتا ہے کہ میں بھی اپنی نسبت کچھ عرض کردوں میرا نام ہیری والٹن ہے۔ میرے والد ایک چھوٹے سے زمیندار ہیں اور میں یہاں مطبع سینٹر یول گزٹ میں کام سیکھتا ہوں" +

اوسکر۔ بہت مبُارک۔ مجھے اُمید ہے کہ آپ اِس کام کو تہ دِل سے پسند کرتے ہونگے ؟

ہیری۔ میرا در اصل میلانِ طبع اِسی جانب ہے +

اوسکر۔ یہ بہت معزز پیشہ ہے۔ اِس کی فضیلت اور عظمت تمام مُہذّب ممالک میں یکساں تسلیم کی جاتی ہے۔ شوق چاہیئے رفتہ رفتہ اِنسان سب کچھ کرسکتا ہے۔ اِس وقت بوسٹن میں میرے چچا ایک روزانہ اخبار کے ایڈیٹر ہیں۔ ابتداء میں اُنھوں نے بھی آپ کی طرح ایک مطبع میں کام سیکھنا شروع کیا تھا۔ وہ بہت مطالعہ کیا کرتے تھے اور اپنے کام سے کبھی دل برداشتہ نہیں ہوتے تھے۔ خواہ کتنی ہی دِقتیں پیش آویں۔ مگر وہ کبھی مایوسی کو پاس آنے نہیں دیتے تھے۔ شاید آپکو معلوم ہوگا کہ ہمارے اخبارات اور اُن کے کارخانوں کی شروع میں وہ حالت نہیں تھی کہ جو اسوقت نظر آتی ہے۔ شوق۔ استقلال اور ہمّت نے تھوڑے ہی عرصہ میں اُن سب کو ذی اقتدار اور صاحبِ ثروت بنا دیا ہے +

ہیری۔ بس۔ میری آرزو بھی یہی ہے کہ میں اپنی ذاتی

کوشش سے ہی اِس دُنیا میں کامیابی حاصل کروں +
اوسکر۔(مُسکرا کر) جب آپ کسی بڑے اخبار کے اڈیٹر ہو جاوینگے
تو اپنے دوستوں کو بھول تو نہیں جاوینگے +
ہیری۔ اگر عارضۂ نسیان لاحق ہو گیا تو میں معذور ہونگا +
اوسکر۔ خیر۔ اُس کا ہم خود علاج کر لینگے۔ میری دلی رغبت صیغۂ
تعمیرات کی جانب ہے۔ مگر والد یہ چاہتے ہیں کہ میں ایک قانون
داں بنوں اور خاص اپنے شہر میں ہی کام کروں۔ اسی لیئے اُنھوں
نے مجھے یہاں لا کالج میں بھیجا ہے تاکہ قانون کا مطالعہ کر
سکوں۔ مگر میں علم حساب کے لیئے اب بھی گھنٹہ دو گھنٹہ
نکال لیتا ہوں +
ہیری۔ کالج کا نام سُن کر مجھے نہایت سرور حاصل ہوتا ہے۔
معاف کیجیئے گا مجھے آپ کی خوش قسمتی پر رشک آتا ہے۔ اگر
میرے والدین میں بھی توفیق ہوتی تو وہ ضرور مجھے کالج میں بھیجتے +
(یہ کلمات ہیری نے اِس طرح سے کہے کہ اوسکر کے
دِل پر وہ نقش ہو گیئے) +
اوسکر۔(ہمدردی کے لہجہ میں) اگر آپ کو ابتداء میں اِس قسم
کا موقع نہیں مِلا تو اب آپ بطور خود مطالعہ سے بہت کچھ
کر سکتے ہیں۔ کالج کے طالب علموں سے ربط ضبط پیدا کیجیئے۔
اِس طرح سے آپ کو خاصی مدد ملتی رہے گی۔ع۔ دو۔ پیر شو بیا موز۔

بہت اچھا اصول ہے +

ہبری۔(نہایت خوش ہوکر) یہی اصول میرے خاندان کا ہے۔ میں اِسے کبھی نظر انداز نہیں کرتا۔ اگر میں کسی قابل ہو جاؤنگا تو میں اپنے سب چھوٹے بھائیوں کو کالج میں داخل کرادونگا خواہ مجھے اپنی ذاتی آسایش میں کمی کرنی پڑے +

اِسی قسم کی باتیں کرتے ہوئے ہبری۔ اوسکر کے مکان میں داخل ہوا۔ جب وہ اُسکے کمرہ میں گیا تو اُسے بہت صاف اور آراستہ پایا۔ مگر وہ اُس کمرے کے کسی آرایش کے سامان کو دیکھ کر اِس قدر خوش نہیں ہوا کہ جسقدر کتابوں کی الماریوں کو دیکھ کر شادماں ہوا۔ چنانچہ وہ بے اختیار ہوکر اوسکر سے کہنے لگا کہ "آپ کا کُتب خانہ نہایت عُمدہ اور دلکش ہے۔ جس کے پاس اِسقدر اور ایسی مُفید کتابیں موجود ہوں۔ اُسکا وقت کس لُطف سے کٹتا ہوگا"

اوسکر نے ہبری کا شوق دیکھ کر نہایت اُلفت کے ساتھ جواب دیا کہ اِسے آپ اپنا کُتب خانہ سمجھئے اور جس کتاب کو آپ پسند کریں اُسے پڑھنے کے لئے لے جایئے۔ آخر کتابیں پڑھنے کے لئے ہی ہیں +

یہ سُن کر ہبری نے اوسکر کا شکریہ ادا کیا اور دو کتابیں نکال لیں۔ ایک منطق کی تھی اور دوسری ایک تواریخ تھی۔ کتابیں لیکر ہبری نے رکھ لیں اور پھر آپسمیں تفریح طبع کی باتیں ہونے لگیں

اوسکر نے ہیری سے فرمایش کی کہ اگر کچھ پروفیسر صاحب سے سیکھا ہو تو ہمیں بھی سکھایئے۔ ہیری نے پہلے عُذر کیا کہ مجھے پروفیسر صاحب کے ساتھ رہنے کا بہت تھوڑا اتفاق ہوا ہے۔ میرا زیادہ تر وقت انتظامی امور اور حساب کتاب میں صرف ہوتا تھا۔ اِس لئے اُن کے ہُنر سیکھنے کے لیئے وقت کا نکالنا مُشکل تھا۔ تاہم روا روی میں چند تماشے جو بہت اچھے خیال کیئے جاتے ہیں میںنے اُن سے سمجھ لیئے تھے۔ مگر یہ کام بھی مشق کے بغیر نہیں آتا۔ آپکے اِرشاد کی تعمیل مجھے منظور ہے اِس لئے میں اُنھیں آپکے روبرو کرتا ہُوں۔ مگر کہیں غلطی ہو جائے تو مجھے ہنسی میں نہ اُڑایئے گا +

ہیری نے اوسکر کو چند تماشے بہُت صفائی کے ساتھ دکھائے جن سے وہ کمال محظوظ ہوا۔ اُس نے اُنہیں بہت آسانی سے ذہن نشین کر لیا اور کہا کہ اِن کی مشق کئی دن تک میری تفریحِ طبع کا باعث ہوگی۔ فرصت کے وقت کبھی کبھی اِس قسم کی چیزیں بھی فرحت دیتی ہیں +

ہیری کے والدین گو مالدار نہ تھے مگر ہیری کی تربیت اِس طرح سے ہوئی تھی کہ وہ کبھی کسی دولتمند اور متمول شخص کے لڑکے کے روبرو اپنے آپ کو محض رُوپیہ کی کمی کے سبب کمتر خیال نہیں کرتا تھا۔ اُسے کبھی اس بات کی پرؔوا نہیں ہوتی تھی

کہ کِس کے والدین امیر ہیں اور کِسکے غریب۔ وہ ہمیشہ صدق دل سے اپنے سے عُمر میں بڑوں کی واجبی تعظیم کیا کرتا تھا۔ علم و ہنر کی تحصیل کا کمال شایق تھا۔ تعلیمیافتہ اور عالم آدمیوں کی خواہ وہ کیسے ہی پھٹے حالوں ہوں عزّت کرنا اپنا فرض سمجھتا تھا۔ اوسکر سے ہرگز وہ اِسلئے مُلتفت نہیں ہوا کہ وہ ایک امیر سوداگر کا لڑکا تھا۔ بلکہ اِس خیال سے کہ وہ نیک طبیعت۔ خوش خُلق۔ شریف اور بُلند خیال تھا +

تھوڑی دیر بعد اِس کمرہ میں ایک اَور نوجوان داخل ہوا۔ اوسکر سے اُس نے نہایت بے تکلّفی کے ساتھ مزاج پُرسی کی۔ اِس کے اوضاع و اطوار سے صاف ظاہر تھا کہ یہ تُنک مزاج مغرور۔ اور شیخی خور ہے۔ اوسکر نے عمداً اِس نوجوان سے جِس کا نام فلیچر تھا۔ ہیری کو باقاعدہ مُلاقی کرادیا۔ فلیچر نے بڑے انداز کے ساتھ ہیری سے ہاتھ مِلایا اور کہا کہ "مجھے آپ کی ملاقات سے نہایت خوشی حاصل ہوئی ہے +

فلیچر اپنے دل میں خیال کرتا تھا کہ ہیری۔ بوسٹن یا نیویارک کے کسی اعلےٰ افسر یا امیر کا لڑکا ہے اور یہاں کالج میں داخل ہونے آیا ہوگا۔ مگر وہ اُس کے لباس کو دیکھ کر پس و پیش میں تھا۔ آخر ہیری سے یوں مخاطب ہوا:۔

فلیچر۔ مسٹر والٹن۔ غالباً آپ یہاں کالج میں داخل ہونے کے لئے

آئے ہونگے؟ +

ہیری۔ جی نہیں۔ میری۔ بہت آرزو تھی کہ میں کسی کالج میں داخل ہوتا۔ مگر مجبور ہوں +

یہ سُن کر فلپچر کو یقین ہو گیا کہ یہ ضرور کوئی اوپرا لڑکا ہے۔ مگر اُسے کسقدر تعجب اس امر پر تھا کہ اوسکر نے اِس سے میری ہمسرانہ طور پر کیونکر مُلاقات کرائی +

فلپچر۔ جہاں تک مجھے خیال ہے۔ مینے آپکو پہلے کبھی نہیں دیکھا +

ہیری۔ میں یہاں نو وارد ہوں۔ اور جب سے آیا ہوں۔ باہر زیادہ آنے جانے کا موقعہ نہیں ملا ہے +

اوسکر ایک طرف بیٹھا ہوا مسکرا رہا تھا۔ کیونکہ وہ اپنے دل میں فلپچر کے باعث استعجاب اور اضطراب کو خوب سمجھتا تھا۔ آخر اُس نے فلپچر سے یوں کہا کہ "بلا شک میں تصدیق کرتا ہوں کہ یہ یہاں تازہ وارد ہیں۔ مطبع سنٹر یول گزٹ سے اِنکا تعلق ہے ابھی حروف جوڑنے کا کام سیکھتے ہیں اوسکر نے دانستہ آخری فقرہ کو خوب وضاحت کے ساتھ ادا کیا۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ فلپچر اسے سن کر اپنے دل میں بہت برگشتہ ہو گا +

فلپچر۔ (ناک بھوں چڑھاکر) خوب! جبھی میرے ہاتھوں میں سیاہی لگ گئی ہے۔ سیاہی پکی معلوم ہوتی ہے۔ اِس کا چھٹنا بھی دشوار ہے۔ بوسٹن میں کسی صابون کے بڑے کارخانہ سے ایک خاص

قسم کے صابون کے لیئے فرمایش کرنی پڑے گی +

اوسکر۔ بہتر ہے کہ آپ کسی تیز رندے سے کام لیں۔ صابون کے بس کا یہ کام نہیں ہے۔ تعجّب نہیں کہ مصافحہ کرنے سے جو سیاہی لگ گئی ہے وہ ہتھیلی کے وار پار ہو گئی ہو۔ اور انجام میں ہاتھ قلم کرانے کی ضرورت پڑے +

ہیری اِس طنز سے جو فلیچر نے اُسپر برملا کیا۔ ذرا نہیں شرمایا۔ بلکہ اُس کی شیخی پر دل میں ہنسنے لگا۔ وہ اچھی طرح سے سمجھتا تھا کہ جن لڑکوں کی ابتداء سے اچھی تعلیم و تربیت نہیں ہوتی وہ اکثر اِسی قسم کے شیخی خور۔ دریدہ دہن۔ تُنک مزاج اُور بد دماغ ہوا کرتے ہیں +

فلیچر (اوسکر سے مخاطب ہوکر) آج کچھ غیر معمولی بات ہے کہ آپ مجھے خالی بیٹھے نظر آتے ہیں۔ ورنہ کتاب کے تو آپ کیڑے مشہور ہیں +

اوسکر۔ کوئی وقت تفریح طبع کا بھی ضرور ہونا چاہیئے ابھی میرے دوست مسٹر والٹن مجھے چند جادو کے شُعبدے سکھا رہے تھے۔ یہ انھوں نے پروفیسر ہنڈرسن کی رفاقت میں سیکھے ہیں +

فلیچر۔ (حقارت کے لہجہ میں) تو کیا اِنھوں نے بھان متی کے تماشہ والوں کی بھی مُلازمت کی ہے؟ +

ہیری۔ جو آپ تصور فرماویں۔ میں تھوڑی مدت پروفیسر ہنڈرسن کے ساتھ رہا ہوں۔ وہ ایک شریف۔ عالم اور باکمال آدمی ہیں اور سائنس کے تجربات اس طرح کرتے ہیں کہ لوگ خود بخود ان کی بہت کچھ قدر دانی فرماتے ہیں۔ بہت تھوڑا عرصہ ہوا وہ یہاں بھی آئے تھے +

فلیچر۔ آئے ہونگے۔ میرے والدین مجھے ایسے ویسے تماشوں میں جانے کی اجازت نہیں دیتے۔ اگر بوسٹن میں کوئی اعلیٰ درجہ کا رقص و سرود کا جلسہ بھی ہوتا تھا۔ تب بھی وہ مجھے اُسوقت تک جانے نہیں دیتے تھے۔ جب تک کہ میرے لئے درجۂ اول میں خاص جگہ محفوظ نہ کرالیں +

ہیری۔ بجا ہے۔ مگر پروفیسر ہنڈرسن کے کمال کو رقص و سرود کے جلسوں سے کچھ مناسبت نہیں ہوسکتی +

اوسکر۔ (فلیچر کے چھیڑنے کی خاطر۔ ہیری سے مخاطب ہوکر) مجھے چھاپہ خانوں کے دیکھنے کا کم اتفاق ہوا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ کسی دن آپ کے ساتھ چلوں اور خود سب کام ہوتا ہوا دیکھوں مجھے یہ تو سمجھایئے کہ حروف جوڑنے کا کیا قاعدہ ہے (زیادہ چھیڑنے کی غرض سے (فلیچر کی جانب اشارہ کرکے) شاید یہ بھی میرے ہمراہ چلیں گے +

فلیچر۔ میں نے سُنا ہے کہ چھاپہ خانے بہت متعفن ہوتے ہیں اور وہاں

چاروں طرف سیاہی پھیلی ہوتی ہے۔میرا آپ انتظار نہ کیجئے گا۔ اوسکر۔ ٹھیک ہے۔جدھر چھاپے خانے ہوں اُدھر سے آپ کبھی بھول کر بھی نہ گزریئے گا۔کیونکہ اُدھر کی ہوا ممکن ہے کہ آپ کے چہرہ کو سیاہ کر دے۔ اُس وقت مشکل ہوگی۔ابھی تو ہاتھوں پر ہی خیر گزری ہے ✣

فلیچر۔اسوقت اوسکر کے مکان پر آکر خوش نہیں ہوا۔اور گھر خط لکھنے کا عذر کر کے چلا گیا۔ چلتے وقت ہیری نے مسکراکر اُسے سلام کیا اِس کا جواب اُس نے تمکنت کے ساتھ ذرا سر ہلاکر دیا۔ مگر مُنہ سے کچھ نہیں کہا ✣

جب فلیچر چلا گیا تو ہیری نے اوسکر سے کہا کہ آپ نے میری ناحق ایسے مُدّمغ آدمی سے مُلاقات کرائی۔ وہ دِل میں آپ سے ضرور ناخوش ہوئے ہونگے۔ اوسکر نے لاپرواہی کے ساتھ جواب دیا کہ "آپ اِس بات کا کچھ خیال نہ فرماویں۔میں اُسے خوب جانتا ہوں۔اُس کی خوشی اور ناخوشی کسی گنتی میں نہیں ہے یوں وہ طبیعت کا بُرا نہیں ہے۔مگر مزاج میں بیہودگی اور مشیخت زیادہ ہے۔اِسوقت اُسکے والد کا کام اچھا چل رہا ہے۔ممکن ہے کہ وہ مالدار بھی ہوں۔ مگر یہ کوئی وجہ نہیں ہے کہ دوسروں کو حقارت کی نگاہ سے دیکھا جاوے۔دُنیا کے ایسے ہی کارخانے ہیں۔ کل ایک غریب تھا آج وہ امیر ہے۔ آج جو مالدار ہے۔

کل وہ نادار ہو جاتا ہے۔ اِنسان کو اِنسان کا قدر شناس ہونا چاہیئے نہ کہ دَولت کا۔ دَولت پاکر ہم کو فراخ دِل ہونا چاہیئے نہ کہ تنگدل۔ مجھے اُمید ہے کہ بہت جلد اُسے اپنی غلطی تسلیم کرنی پڑے گی +

یہ سُنکر ہیری نے کہا کہ فی الواقع آپ جو کچھ فرماتے ہیں وہ بالکل صحیح اور بجا ہے مگر بات یہ ہے کہ ناقص تعلیم وتربیت اور والدین کی جیسی کہ چاہیئے نگرانی نہ ہونے کی وجہ سے اکثر نوجوان شائستگی اور تہذیب نہیں سیکھ سکتے۔ دُنیا میں اُنھیں کامیابی مُشکل سے نصیب ہوتی ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ خراب عادتیں دُنیا میں اِنسان کو مُشکل سے شاد کام ہونے دیتی ہیں +

چلتے وقت اوسکر نے ہیری سے کہا کہ اگر آپکو یُونانی یا فرانسیسی زبان سیکھنے کا شوق ہو تو میں آپ کو بہت کچھ مدد دے سکتا ہوں۔ میرے پاس کتابیں بھی موجود ہیں۔ اور میں اچھے اور سہل طریق سے پڑھا بھی سکتا ہوں۔ میری رائے یہ ہے کہ آپ پہلے فرانسیسی زبان شروع کر دیں۔ بہت شُستہ اور اعلےٰ درجہ کی زبان ہے بالخصوص کاروباری آدمی کے لئے اِسکا سیکھنا اشد ضروری ہے +

ہیری۔ میں آپ کی عنایات کا نہایت شُکر گذار ہوں ایک عرصہ سے میرا خیال تھا کہ میں۔ اگر کوئی موقعہ ملے تو فرانسیسی زبان سیکھوں۔

آج بفضلہ میری وہ مُراد پُوری ہوگئی مُجھے کتابیں مرحمت کیجئے۔ اور پہلا سبق ابھی دیدیجئے۔ پھر آپ مُلاحظہ فرمادینگے کہ میں آپ کا کیسا شاگرد نِکلتا ہوں +

اوسکر نے ہنسکر ہیری کو کتابیں دیدیں اور ابتدائی مراتب سمجھاکر پہلا سبق پڑھا دیا اور کہا کہ ہفتہ میں دو مرتبہ سبق پڑھایا کرونگا۔ ایک سہ شنبہ۔ اور ایک جمعہ کو +

دُوسرے دِن ہیری نے مطبع سینٹر یوُل گزٹ میں مسٹر فرگیوسن کے ساتھ کام کرنا شروع کر دیا فرگیوسن نے اسے ضروری ہدایات دے کر ایک سہل سا کام سپرد کیا۔ ہیری نے اُسے اِس خوبی سے انجام دیا کہ فرگیوسن کو بے اختیار داد دینی پڑی +

ہیری اپنے کام میں ہر روز نمایاں ترقی کرتا گیا۔ چنانچہ ایک ہفتہ کے بعد جب مسٹر اینڈرسن نے فرگیوسن سے ہیری کی نِسبت دریافت کیا تو اُس نے بہت تعریف کی +

فرگیوسن کا بد لیاقت نائب فلپ۔ ہیری سے ناحق جلتا تھا اور اکثر طنز کرتا رہتا تھا مگر ہیری نے کبھی اُس کی باتوں کی پرواہ نہیں کی۔ ہمیشہ اپنے کام سے کام رکھا +

فصل تیسویں

ہیری کے عُروج کے سامان

کچھ عرصہ بعد مسٹر فرگیوسن نے ہیری کو اپنے گھر مدعو کیا اور ہیری نے اُس کی دعوت نہایت خُوشی کے ساتھ منظور کرلی۔ دُوسرے دِن شام کے وقت فرگیوسن۔ ہیری کو اپنے ہمراہ لے گیا۔ شام کا وقت بہت فرحت انگیز تھا۔ دونوں آپس میں نہایت محبت کے ساتھ باتیں کرتے چلے جاتے تھے۔ یک بیک راستہ میں ہیری کو فلیچر کی صُورت نظر پڑی۔ جب وہ پاس سے گزرا تو ہیری نے عمداً جُھک کر سلام کیا۔ اِسپر اُس نے اِس طرح سے جواب دیا کہ جیسے کوئی اپنے جج کے خدمتگاروں کے سلام کا مُربیانہ طور پر جواب دیتا ہے۔ ہیری مُسکراکر چُپ ہو رہا۔ فرگیوسن نے کسیقدر جرت کے ساتھ پُوچھا کہ یہ کون صاحب ہیں۔ اُس نے جواب دیا کہ یہ ہیں ایک شیخی خور۔ جو یہ سمجھتے ہیں کہ بس جو کُچھ ہیں سو ہم ہیں۔ اِنھیں چھاپہ خانہ والوں سے کچھ خاص نفرت ہے"+

فرگیوسن کا گھر مختصر سا تھا مگر بہت قرینہ کا تھا۔ مکان

کے چاروں طرف پُھلواڑی تھی جس میں فُرصت کیوقت فرگیوسن خود کام کیا کرتا تھا۔ اِس کی بیوی کو بھی پھُولوں سے کمال شوق تھا اور وہ بھی اِس کی نگرانی اور دُرستی میں کوئی دقیقہ فرو گزاشت نہیں کرتی تھی + باغیچہ سے مکان کی رونق دوبالا تھی۔ ہر شئے اپنی اپنی جگہ صفائی کے ساتھ رکھی ہوئی تھی۔کسی پر گرد و غُبار کا نشان تک نہ تھا۔ ہیری کی بُہت خاطر و تواضع کی گئی اور سب نے ملکر بہت لُطف کے ساتھ کھانا کھایا +

کھانا کھانے کے بعد ہیری اور فرگیوسن دونوں باغیچہ میں ٹہلنے لگے۔ فرگیوسن نے ہیری سے کہا کہ "ہم دونوں کے فراج ومذاق میں بظاہر کچھ اختلاف نظر نہیں آتا کیا تعجُّب ہے کہ ایک دِن آپ کِسی اخبار کے مالک ہوں اور میں مہتمم"۔ ہیری نے ہنسکر جواب دیا کہ اچھا "دُنیا باُمید قائم است"۔ اِس میں تعجب کی کوئی بات نہیں ہے +

فرگیوسن نے ہیری کو دوستانہ نصیحت کی کہ "ابھی آپ نوجوان ہیں بہُت کچھ ترقّی کرسکتے ہیں۔ میں اَب اِس قابِل نہیں رہا ہُوں کہ علم میں کوئی فضیلت حاصل کرسکوں۔تاہم مطالعہ سے مجھے بھی شوق ہے۔ میں آپ کو اپنا چھوٹا سا کتب خانہ دکھاؤنگا آپ اُس میں سے اپنے مذاق کے مُطابق کتابیں انتخاب کرسکتے ہیں۔ میری رائے میں آپ زیادہ تر تواریخیں دیکھا کریں اور مضامین

لکھنے کی مشق کیا کریں۔ سیاست مُدنی کی کتابیں بھی دیکھنی چاہئیں۔ میں آپکو کئی ایسے اخبارات بتا سکتا ہوں کہ جنکا تتبع کرنے سے آپکو بہت کچھ لکھنے کا ڈھنگ آسکتا ہے۔ مسٹر انڈرسن کے پاس تبادلہ میں کئی اخبار آتے ہیں آپ اُن سے دیکھنے کے لئے لے سکتے ہیں۔ اور یہ کہیئے کہ آپکو کچھ نظم لکھنے کا بھی شوق ہے؟ +

ہیری۔ (مسکراکر) جی نہیں۔ البتہ نثر لکھ سکتا ہوں +

فرگیوسن۔ میں کسیقدر کفایت شعار آدمی ہوں۔ سال بھر میں تمام اخراجات نکال کر میرے پاس قریب سَو ڈالروں کے بچ رہتے ہیں۔ فرض کیجئے کہ میرے پاس پانچ ہزار ڈالر ہو جاویں تب بھی میں کیا کرسکتا ہوں سوائے اِسکے کہ اپنے کارخانہ کا آپ پرنٹر و پبلشر ہو جاؤں۔ شراکت میں کچھ لُطف نہیں۔ جبتک کہ شرکاء کے مزاج۔ مذاق اور اخلاق میں ہمرنگی نہو۔ اور سب کا ایکدوسرے پر کامل اعتبار نہ ہو +

ہیری۔ آپ کا فرمانا بجا ہے۔ میں اپنی علمی استعداد بڑھانے کی برابر کوشش کر رہا ہوں۔ حُسن اِتفاق اور خُوش قسمتی سے یہاں میری ایک شریف نوجوان سے مُلاقات ہو گئی ہے۔ جس سے مجھے کچھ فیض پہونچنے کی توقع ہے +

فرگیوسن۔ مُبارک ہو۔ جب کبھی آپ اپنی قابلیت کا ثبوت دے سکیں گے تو اُس وقت مَیں ضرور غور کروں گا۔ ہم جہاں

کہیں ضرورت اور عمدہ موقع دیکھیں گے باہمی شراکت سے ایک اچھا اخبار جاری کر سکینگے۔ اگر ابتداء میں استقلال سے کام لیا جاویگا تو انجام میں کامیابی یقینی امر ہے ✦

پہلی قدمی کے بعد ہیری نے فرگیوسن کے کتب خانہ میں سے تواریخ چین نکال لی اور اس کے بال بچوں کو پیار کرکے اور فرگیوسن سے نہایت گرمجوشی کے ساتھ ہاتھ ملاکر۔ اپنے جائے قیام کو واپس چلا آیا۔ راستہ میں یہ سوچتا آتا تھا کہ اگر یہی سلسلہ جاری رہا تو فرگیوسن کے خیال کا بہت جلد عملی نتیجہ نکل آنا کوئی بڑی بات نہیں ہے ✦

فصل اکتیسویں

ہیری کی علمی ترقی

جب اوسکر کو قریب ایک مہینے کے ہیری کو پڑھاتے ہو گیا تو ایک دن شام کے وقت اُس نے اُس سے کہا کہ "میں آپ کے منہ پر تو آپ کی بڑائی کرنا نہیں چاہتا مگر یہ بالکل صحیح ہے کہ آپ نے اس تھوڑے سے عرصہ میں وہ ترقی کی ہے کہ جو میرے وہم وگمان سے بھی باہر تھی۔ نیز آپ کی عام معلومات بہت وسیع ہو گئی ہیں۔ لکھنے کا بھی خاصہ ڈھنگ آگیا ہے میں در حقیقت آپ کا مداح ہوں"!!

ہیری (مسکرا کر) غالباً اس کا سبب یہ معلوم ہوتا ہے کہ مجھے اتالیق بہت اچھے مل گئے ہیں۔ اور وہ اس ڈھنگ سے مجھے پڑھاتے ہیں کہ سارا سبق فی الفور میرے ذہن نشین ہو جاتا ہے +

اوسکر۔ کچھ سمجھ لیجئے۔ میرے خیال میں آپ کو عام جلسوں میں بحث اور تقریر کرنے کی بھی مشق کرنی چاہیئے۔ یہ بات بہت کار آمد ثابت ہوگی۔ کیونکہ تقریر کے ذریعہ بھی انسان عوام کے دلوں

پر قابو پا سکتا ہے۔ اور لوگوں کے خیالات کو تبدیل کرسکتا ہے +
ہیری۔ بجا ہے۔ گو مجھے ابھی تک عام جلسوں میں مباحثہ اور تقریر
کا موقعہ نہیں مِلا ہے۔ مگر یقین ہے کہ اگر ضرورت پڑ جاوے
تو میں اپنے خیالات کو بلا جھجک ادا کرسکتا ہوں +
اوسکر۔ یہ اور بات ہے اور فصاحت کے ساتھ کسی مضمون پر
مُسلسل تقریر کرنا اور بات ہے۔ اِس کام کے لیئے قادر اُلکلام
ہونے کی بہت ضرورت ہے۔ اور یہ وصف اُس وقت تک پیدا
ہونا مُشکل ہے جبتک کہ مشق نہ کی جاوے۔ ہمارے کالج کے
مُتعلق ایک انجمن ہے جس کے ہفتہ وار جلسے ہوتے رہتے ہیں
اِس میں خاص طور پر باہر والے بھی شریک ہوسکتے ہیں۔ میں
اگلے جلسے میں آپ کا نام پیش کروں گا +
ہیری۔ عنایت و کرم +
اتنے میں فلیچر کمرہ کے اندر داخل ہوا اور یہاں پھر ہیری
کو دیکھ کر چیں بہ جبیں ہوا۔ مگر زبان سے کچھ نہیں کہہ سکا۔
ہیری سے وہ رُوکھے پن کے ساتھ پیش آیا اور اُس کی باتوں کا
جواب اِس طرح دیتا رہا کہ جیسے راہ چلتے کسی اجنبی کو دیتے ہیں
ہیری (جان بُوجھ کر) آج آپ کچھ کبیدہ خاطر معلوم ہوتے ہیں +
فلیچر۔ میری طبیعت اچھّی ہے +
اوسکر۔ شاید دماغ کی کچھ شکایت ہے +

ہیری تھوڑی دیر بعد چلا گیا۔ کیونکہ اُسے ایک مضمون مکمل کرکے دُوسرے روز ایک عالم شخص کو دکھانا تھا۔ جب ہیری چلا گیا تو فلیچر نے اوسکر سے کہا کہ" واہ جناب آپنے اچھے اچھوں سے دوستی پیدا کی ہے"۔ اوسکر نے کسیقدر جھنجھلا کر جواب دیا کہ" آپ نے میرے دوستوں میں ایسی کیا بُرائی دیکھی ہے۔ کیا کوئی رذیل۔ بد وضع۔ بد چلن۔ اور بد قماش ہے"؟ اسپر فلیچر نے نرمی سے کہا کہ" میری یہ مُراد نہیں تھی۔ جو آپ نے سمجھی ہے میرا یہ خیال ہے کہ ہمیں اپنے ہمسروں سے میل جول رکھنا چاہیئے" اوسکر نے اُسے اِس طرح سے قائل کرنا شروع کیا :۔

اوسکر۔ ہمسروں سے شاید آپ کی مُراد دَولت کی ہمسری سے ہے۔ میرا خیال یہ نہیں ہے۔ سب دُنیا میں یکساں دَولت مند نہیں ہو سکتے۔ اور نہ کوئی یہ دعویٰ سے کہہ سکتا ہے کہ میں ہمیشہ مالدار رہوں گا۔ بالخصوص کاروباری آدمی ایسا کلمہ کبھی زبان سے نہیں نکال سکتے۔ البتّہ سلامت روی اور دُور اندیشی سے انسان ہمیشہ اچھّی حالت میں رہ سکتا ہے۔ مگر اُسے بیجا فخر کرنا زیبا نہیں ہے۔ کِسی کی قسمت کسی نے نہیں پھوڑ چکھّی ہے۔ جب یہ صُورت ہے تو پھر کسیکا ناحق دِل دُکھانا عبث ہے۔ ہاں یہ ایک قُدرتی بات ہے کہ زیادہ ربط ضبط انھیں سے ہوا کرتا ہے جو اپنے ہم مذاق اور ہم خیال ہوں۔ یا جن میں کوئی خاص وصف ہو۔

غالباً آپ میرے دوست ہیری والٹن کی وجہ سے مجھے مطعون
کرنا چاہتے ہیں۔ اگر آپ کو یہ معلوم ہو کہ وہ لیاقت اور ذہانت
میں مجھ سے اور آپ سے بدرجہا زیادہ ہے۔ اور اپنی ذات
سے بڑا نیک ہے۔ اچھے گھرانے کا ہے۔ گو اس وقت اُسکے
والدین غریب ہیں مگر شرافت اور نجابت میں کسی سے کم نہیں۔
ہیں۔ تو مجھے اُمید ہے کہ آپ اُس سے اِس طرح حقارت کے
ساتھ پیش نہ آویں۔ آپ کو معقول پسند ہونا چاہیئے نہ کہ خود بیں
و خود بینا۔ کیا انسانی اُخوت اور ہمدردی اِس امر کی مُقتضی
ہے کہ اپنے ہمجنسوں سے نفرت کی جاوے اور اُنھیں واجبی مدد
بھی نہ دیجاوے۔ ہیری اِس وقت ایک مطبع میں کام سیکھتا ہے
تو اِس میں شرم کی کونسی بات ہے۔ میرے والد کہا کرتے
ہیں کہ پہلے وہ بھی ایک چھاپہ خانہ میں کام کیا کرتے تھے۔ میرے
چچا برابر ہیری کی طرح کئی سالوں تک چھاپہ خانوں میں رہے
اور رفتہ رفتہ اپنی ذاتی کوشش اور قابلیت سے آج ایک بڑے
بھاری چھاپہ خانہ کے مالک ہیں +

فلپچر۔ (شرمندہ ہوکر) ٹھیک ہے +

اوسکر۔ مجھے اِس موقع پر معاف کیجیئے گا۔ جہانتک مجھے خیال
ہے آپ بھی رئیس ابن الرئیس ہونے کا دعوے نہیں کرتے ہونگے
یہ سُنکر فلپچر دل ہی دل میں کٹ گیا۔ کیونکہ وہ اچھی طرح سے جانتا

تھا کہ ابتداء میں میرے والد ایک گاؤں میں ایک معمولی زمیندار
کے پاس نہایت قلیل مشاہرہ پر ملازم تھے۔ کھیتوں کی پیداوار
کا حساب کتاب رکھتے تھے۔ بعد میں اقبال نے یاوری کی اور
رفتہ رفتہ اچھے سوداگر ہو گئے۔ اِسے یہ بھی معلوم تھا کہ میری ننسال
والے ابتک بہت چھوٹے سے زمیندار ہیں +

در حقیقت اِس وقت فلپچر خوب آڑے ہاتھوں لیا گیا۔
مگر قاعدے کی بات ہے کہ بُری عادت آسانی سے دُور نہیں ہوتی
اوسکر کی تقریر سے بجائے اِس کے کہ وہ آیندہ کے لئے سبق حاصِل
کرتا اُلٹا دِل میں کسیقدر ناراض ہوا +

فصل بیتسویں

انجمن ترقیٔ تعلیم

دوسرے دِن شام کے وقت جب ہیری۔ اوسکر کے مکان پر پہونچا تو وہ تنہا ایک منطق کی کتاب پڑھ رہا تھا۔ ہیری کو دیکھتے ہی اُس نے کتاب تو ایک طرف رکھ دی اور نہایت خندہ پیشانی کے ساتھ اُس سے یُوں مُخاطب ہُوا :۔

اوسکر۔ میں سب سے پہلے آپ کو یہ خوشخبری سُنانا چاہتا ہُوں۔ کہ کلَ ہماری انجمن ترقیٔ تعلیم کا ہفتہ وار جلسہ ہے۔حسبِ قاعدہ مَیں آپ کو اپنے ہمراہ لے چلوں گا۔آپ ذرا اچھّے وقت سے یہاں آجایئگا۔یہاں سے ہم دونوں ساتھ چلیں گے۔ یہ اِس لئِے عرض کردیا ہے کہ مَیں شاید باتوںمیں کہنا بھُول جاتا اور بعد میں آپ مجھُے قصوُر وار ٹھیراتے ÷

ہیری۔ یہ سب آپ کی میرے حال پر عنایتیں ہیں۔اِن کا مَیں کِسی طرح شُکریہ ادا نہیں کر سکتا۔ بشرطِ خیریت کلَ میں اپنے معمُول سے پہلے حاضرِ خدمت ہوکر آپ کی انجمن کی شرکت کا فخر حاصِل کرونگا۔ غالبًا آپ کو میرا اِنتظار نہیں کرنا پڑے گا ÷

ہیری کے آنے سے ذرا پہلے اوسکر کے دل میں یک بیک یہ خیال گزرا کہ چند مرتبہ میرے مکان پر فلیچر۔ ہیری سے بددماغی سے پیش آیا ہے۔ غالباً ہیری کو ناگوار گزرا ہوگا۔ بہتر ہے کہ آج میں اپنی جانب سے اُس سے کچھ عذر کروں تا کہ میری نسبت اُس کے دل میں کسی قسم کی بد گمانی باقی نہ رہے۔ یہ سوچکر اُس نے پھر یُوں سلسلۂ سخن آغاز کیا:۔

اوسکر۔ جس طرح فلیچر آپ سے پیش آتا ہے۔ وہ آپ کو تو ناگوار گزرتا ہی ہوگا۔ مگر در اصل میں بھی اُسے برداشت نہیں کر سکتا لیکن کچھ مصلحت سمجھ کر خاموش ہو جاتا ہوں۔ اور بات کو ہنسی میں ٹال دیتا ہوں۔ فلیچر کی نسبت آپ کی کیا رائے ہے؟

ہیری۔ صرف یہ کہ اُس کے مزاج میں شیخی زیادہ ہے اور امیری کے معنی وہ غلط سمجھتا ہے +

اوسکر۔ بس اِس سے زیادہ آپ اُس میں کوئی عیب نہیں دیکھتے؟

ہیری۔ جہانتک مجھے اُس سے سابقہ پڑا ہے مَیں نے اُس میں اور کوئی نقص نہیں دیکھا۔ خواہ مخواہ کس طرح کہدوں۔ اگر وہ مجھ سے حقارت سے پیش آتا ہے تو اِس میں اُسکا کیا قصور ہے۔ یہ اُس کی تعلیم و تربیت کا بدیہی نتیجہ ہے۔ جس کے لئے وہ خود جواب دہ نہیں ہو سکتا +

اوسکر۔ تو اور کون ہو سکتا ہے؟

ہیری۔ جن کا یہ فرض تھا یا جن کے سپرد یہ کام تھا +

اوسکر یہ تقریر سُن کر ہیری کا ہزار جان سے مدّاح ہوگیا اور اُس کی فراخدلی پر تحسین کرنے لگا۔ اُس نے دِل میں سوچا کہ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ ذرا کسی کی کسی سے کسی بات پر اَن بن ہوگئی بس پھر وہ ایک دُوسرے میں سوائے عیبوں اور بُرائیوں کے اور کچھ نہیں دیکھتے۔ اور اُن کے دِلوں میں ہمیشہ کینہ و بُغض بھرا رہتا ہے۔ مگر سچ یہ ہے کہ اچھّا بُرا ہونا زیادہ تر ابتدائی تعلیم و تربیت پر منحصر ہے +

حسب وعدہ دُوسرے دِن اوسکر۔ ہیری کو اپنے ہمراہ انجمن ترقیٔ تعلیم میں لے گیا۔ اَور وہاں اُس کی کئی لایق اور تعلیمیافتہ نوجوانوں سے مُلاقات کرائی۔ وقت مقرّرہ پر باقاعدہ کارروائی شُروع ہوئی۔ پہلے صدر نشین جلسہ نے سکریٹری صاحب کو ایماء فرمایا کہ گزشتہ جلسہ کی کارروائی پڑھکر سُناویں۔ اِس کارروائی کے بعد خزانچی اور فائی نانس کمیٹی کی رپورٹ پڑھے جانے کی نسبت اِرشاد ہوا۔ اِس کمیٹی نے انجمن کی مالی حالت قابلِ اطمینان ظاہر کرکے یہ سفارش کی کہ بغرض سہولیت اور ترقیٔ تعداد شائقین داخلہ اور چندہ ماہواریٔ انجمن کم کردیا جاوے۔ موجودہ شرح حدِ اعتدال سے زیادہ ہے اور اِس رُکاوٹ کی وجہ سے عام نوجوان مستفید نہیں ہوسکتے۔ چنانچہ اخیر میں کمیٹی نے

یہ تجویز پیش کی کہ انجمن اگر مناسب سمجھے تو داخلہ کی شرح صرف ایک ڈالر رکھی جاوے اور ماہواری چندہ فی کس ۲۵ سینٹ قرار دیا جاوے *

فلیچر۔ جس کی مشیخت کا حال ہم چند مرتبہ ظاہر کر چکے ہیں۔ اپنی جگہ سے اُٹھا اور صدر نشین جلسہ کی طرف رُخ کرکے کہنے لگا کہ "میری رائے میں کارکنانِ صیغۂ مال کی رپورٹ پسندیدہ اور قابلِ منظوری نہیں ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اِس انجمن کے داخلہ کی شرح تین ڈالر رکھی جاوے اور ماہواری چندہ دو ڈالر سے کسی حالت میں کم نہ ہو" *

فلیچر کی یہ تقریر سُن کر قریب قریب تمام شرکایان جلسہ نے زیر لب خندہ کیا اور ایک نوجوان نے کھڑے ہوکر صدر نشین جلسہ کی اجازت لیکر حاضرین جلسہ سے یُوں خطاب کیا :۔

"گو میں اِس تجویز کے کہ جو مسٹر فلیچر نے پیش کی ہے۔ سراسر خلاف ہُوں۔ مگر یہ چاہتا ہُوں کہ اگر وہ خُود اِس قدر رقم دے دیا کریں تو ہمیں اعتراض نہیں ہونا چاہیئے۔ مجھے یقین ہے کہ انجمن کے خزانچی صاحب اُن کے عطیہ کو شکریہ کے ساتھ قبول کیا کرینگے" *

یہ سُن کر سب نے اظہار مسرّت کیا۔ فلیچر دِل میں بہت شرمایا اور پھر کھڑے ہوکر یُوں گویا ہوا کہ "میں کسی حالت میں

اِس قدر رقم دینا پسند نہیں کرتا تاوقتیکہ اور سب نہ دیں۔ گو یہ رقم میرے لئے کچھ زیادہ نہیں ہے اور میں بآسانی دے سکتا ہوں مگر جب اور سب دینگے تب میں دونگا"+

اِسپر چاروں طرف سے خوب قہقہہ پڑا اور ایک نوجوان نے ایستادہ ہوکر کہا کہ مسٹر فلیچر نے اسموقعہ پر جو خود بخود اپنے تمول کا اظہار کیا ہے اور اپنی مالی حالت کو نہایت سرسبز حالت میں دکھایا ہے۔ اِس کے لئے میں انھیں مبارکباد دیتا ہوں۔ مگر مجھے اپنی نسبت یہ کہنے میں ذرا شرم نہیں معلوم ہوتی کہ میں ایک ڈالر ماہوار چندہ نہیں دے سکتا اور کارکنانِ صیغۂ مال نے جو سفارش کی ہے اُس کی تائید کرتا ہوں"+

اِن فقروں کے خاتمہ پر صدر نشین جلسہ نے انجمن کو مخاطب کرکے فرمایا کہ اِسوقت کارکنانِ صیغۂ مال کی تجویز باقاعدہ جلسہ کے روبرو پیش ہے۔ کیا کوئی صاحب اِسپر باضابطہ ترمیم پیش کرنا چاہتے ہیں؟+

کسی نے کوئی ترمیم پیش نہیں کی۔ مگر فلیچر سے پھر چپکا نہیں رہا گیا۔ اور اُس نے اپنی وہی ۳ ڈالر والی تجویز ترمیم کی صورت میں پیش کردی لیکن کسی نے اُس کی تائید نہیں کی۔ اِس لیئے وہ فی الفور ساقط ہوگئی۔ اور اصل تجویز منظور ہوئی +

جب نئے ممبروں کے ادخال کا وقت آیا تو صدر نشین

جلسہ نے فرمایا کہ اگر کوئی صاحب نیئے نام ممبری انجمن کے لئے پیش کرنا چاہیں تو وہ اِس وقت کرسکتے ہیں۔ اِسوقت اوسکر نے کھڑے ہوکر مختصر مگر موزوں تمہید کے ساتھ ہیری والٹن کا نام ممبری کے لئے پیش کیا۔ دو نوجوانوں نے تائید اور تائید مزید کی۔ یہ کیفیت دیکھ کر فلیچر بہت گھبرایا اور جب ضبط نہو سکا تو کچھ بیہودہ طور پر مخالفت بھی کی مگر سب نے اُسے ہنسی میں اُڑا دیا ✤

جب جلسہ برخاست ہوگیا تو چند دل چلے نوجوانوں نے آپس میں یہ گفتگو شروع کی کہ فلیچر کا مزاج روز بروز بگڑتا جاتا ہے۔ اور یہ اپنی امارت کے زعم میں کسی کو خاطر میں نہیں لاتا۔ اپنے خاندان اور رشتہ داروں کا حدِّ اعتدال سے زیادہ فخر کرتا ہے۔ اِسکی اِس طرح خبر لینی چاہیئے کہ کم از کم یہ علانیہ کسی کی حقارت نہ کرسکے۔ سب اِس بات پر متفق ہوگیئے کہ اِس کو ضرور نیچا دِکھانا چاہیئے۔ اِن میں سے ایک نے کہا کہ مجھے ایک تدبیر سوجھی ہے۔ بشرطیکہ آپ سب اُسے پسند کریں۔ اور اِس راز کو ابھی کہیں افشا نہ کریں۔ وہ یہ ہے کہ دُوسرے تیسرے مہینے ایک کباڑی صاحب باہر سے یہاں آیا کرتے ہیں جنکا نام مسٹر بِگ فورڈ ہے۔ یہ بہت نیک اور بامُروّت آدمی ہیں۔ اِس علاقہ سے یہ ردّی کاغذ۔ بوتلیں اور ٹوٹا پھوٹا کاٹھ کباڑ خرید کر لیجاتے ہیں۔

گو یہ بظاہر نہایت سادہ مزاج ہیں - مگر ہیں بہت مال دار
انھوں نے مجھے اچھی طرح سے یاد ہے کہ ایک مرتبہ مجھ سے دریافت
فرمایا تھا کہ تم کہاں پڑھتے ہو - مینے اپنے کالج کا نام لیا - یہ سُنکر وہ
کہنے لگے کہ میرا بھی ایک رشتہ میں بھتیجا وہاں پڑھتا ہے - اُس کا
نام فِٹز جیبرالڈ فلیچر ہے - مگر وہ اپنے والد کی طرح نہایت تُنک
مزاج اور مغرور ہے - وہ مجھے اچھی طرح سے جانتا ہے - مگر اس
خیال سے ملنا پسند نہیں کرتا کہ لوگوں میں اُس کی حقارت ہوگی
مجھے اس سے کچھ شکایت نہیں ہے - خُوش رہے جہاں رہے +
کل سے وہ یہاں وارد ہیں - غالباً ایک دو روز اور رہیں گے
آج شام کو میں اُن کے پاس جاؤں گا اور کل ماجرا سنا کر
التجا کروں گا کہ جسطرح ممکن ہو کل ٹھیک آٹھ بجے آپ کالج
کے میدان میں تشریف لاویں اور ہم سے دریافت کریں کہ فلیچر
کہاں ہے اُسے دیکھے ہوئے بہت عرصہ ہو گیا ہے - وہ میرا
عزیز ہے - اور ہم فلیچر کو یہ کہہ کر کہ آپ کے بہت ہی قریبی
رشتہ دار آپ سے ملنے کے لئے آئے ہیں مسٹر بک فورڈ کے
سامنے کر دینگے - پھر جو کچھ کیفیت ہوگی وہ دیکھنے کے قابل ہوگی +
یہ تدبیر سُن کر سب اُچھل پڑے کہ "واہ بہت اچھی سُوجھی
ہے" - ضرور آج شام کو معاملہ طے کر رکھئے گا - اور ہمیں بھی اطلاع
دیجیئے گا - کل صبح آٹھ بجے کے بعد کرکٹ شروع ہوگی فلیچر

ضرور آوے گا کیونکہ اُسے ثالث بننے کا بڑا شوق ہے۔ بس ٹھیک آٹھ بجے مسٹر ہک فورڈ تشریف لے آویں۔ گھڑی آدھ گھڑی خوب مذاق رہے گا۔ سب نے اخفائے راز کا عہد کر لیا۔ تاکہ اشارتاً بھی وقت معینہ سے پہلے یہ اسرار کسی پر نہ کھلے +

سرِ شام وہ نوجوان جس نے یہ تجویز پیش کی تھی مسٹر ہک فورڈ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور اُنسے کہنے لگا کہ آپکے بھتیجے صاحب ہم غریب لڑکوں کے ساتھ بہت حقارت سے پیش آتے ہیں اور بات بات میں سُناتے ہیں کہ کالج میں صرف اُنھیں کو آنا چاہیئے جو رئیس ابن الرئیس ہوں اور جن کے خویش و اقربا بڑے بڑے افسر اور مالدار ہوں۔ اگر آپ کل آٹھ بجے صبح کے کالج کے میدان میں قدم رنجہ فرماسکیں اور اُن سے اپنی قرابت کی بناء پر اشتیاق مُلاقات ظاہر کریں تو بہت کچھ آئندہ کے لئے رفاہ کی صورت نکل آوے گی +

مسٹر ہک فورڈ گو عُمر میں ۵۰ سے زیادہ کے تھے مگر آدمی خوش مذاق اور زندہ دِل تھے۔ وہ اِس لڑکے کے مطلب کو اچھّی طرح سمجھ گئے۔ اور اُس کی درخواست قبول کر لی۔ سب مُعاملہ پُختہ و پَز ہو گیا۔ اِس کامیابی پر اُس لڑکے کو کمال خوشی حاصل ہوئی +

دُوسرے دِن صبح پونے آٹھ بجے کے قریب کالج کے سب لڑکے میدان میں کرکٹ کھیلنے کے لئے جمع ہو گئے۔ فلپچر بھی انتظام

ی غرض سے ہاتھ میں بلّا لئے ہوئے آموجود ہُوا۔ واقف کار
ڑکے دِل میں خُوش ہوتے تھے کہ فلیچر کی شیخی کِرکِری ہونے
ی وقت قریب آتا جاتا ہے۔ اِتنے میں سامنے سے کباڑی
ماحب ایک چھوٹے سے ٹٹّو پر سوار لڑکوں کی جانب آتے
کھائی دیئے۔ اُس دِن عمداً اُنھوں نے نہ اپنا خط بنوایا تھا نہ
پڑے بدلے تھے۔ جب وہ قریب آئے تو ٹٹّو پر سے اُتر پڑے
ور لڑکوں سے یوں مخاطِب ہوئے:۔
کباڑی۔ کیوں بھئی لڑکو!! یہاں میرا ایک عزیز پڑھتا تھا۔ جسکا
ام مسٹر فِٹز جیرالڈ فلیچر ہے۔ کچھ تمہیں معلوم ہے کہ وہ ابھی
ہیں ہے یا گھر چلا گیا +
ایک لڑکے نے پیشقدمی کر کے یوں جواب دیا:۔
لڑکا۔ جناب۔ آپ ذرا آگے تشریف لے چلئے۔ وہ ابھی یہیں ہیں۔
اور وہ سامنے کھڑے کھیلنے والوں کے نام لِکھ رہے ہیں +
بہت سے لڑکے کباڑی کو گھیرے ہوئے وہاں لے گئے
جہاں فلیچر کھڑا تھا۔ اُسے دیکھ کر کباڑی صاحب یُوں مُخاطب ہوئے
کباڑی۔ (بڑے پیار اور بزرگی کے لہجہ میں) کہو برخوردار!! خُوش
تو ہو۔ تُم نے تو بالکُل محبّت قطع کر لی۔ سلام دعا سے بھی گئے۔
عجب زمانہ آگیا ہے۔ اپنوں تک کا لہُو سفید ہوگیا۔ تُم سے تو ہمیں
کیا توقّع تھی کہ ملو گے۔ لاچار ہم نے ہی قصد کیا۔ دِل میں آیا کہ

یہاں آئے ہیں چلو اپنی آنکھوں سے دیکھتے چلیں - تمہارا کیا قصور ہے - ہمارے بھائی صاحب بھی ایسے ہی مزاج کے آدمی ہیں +

فلیچر - کباڑی کو دیکھ کر مارے شرم کے پانی پانی ہوگیا - مگر طبیعت پر بہت جبر کرکے چہرہ کو کسیقدر خشمگیں بنا لیا +

فلیچر - (تُند ہوکر) آپ کو کسی اور کا دھوکہ ہوا ہے - بغیر سوچے سمجھے مجھے یہاں مخاطب کرنے کی نہ معلوم آپکو کیونکر جرأت پڑی ہے

کباڑی - شاباش ! برخوردار شاباش !! بہت اچھّی سعادتمندی سیکھی ہے - اس تھوڑی سی ثروت میں جب یہ حال ہے تو نہ جانیئے آگے کیا ہوگا - تمہارے والد شریف میرے حقیقی ماموں زاد بھائی ہوتے ہیں - مجھ سے عُمر میں چار سال بڑے ہیں - اِسی کام کو جس کی وجہ سے شاید آپ اِس وقت مجھے قطعیٔ فراموش کر دینا چاہتے ہیں - ہم دونوں مُدتوں ساتھ کرتے رہے ہیں - گو ایسا کہنا نخوت اور بے ادبی میں داخل ہوگا - مگر اب بھی میں اُن کے سارے کارخانہ کو دم بھر میں مول لے سکتا ہُوں - آپ میرے اِس لباس پر نہ جایئے +

فلیچر - (تیز ہوکر) آپ ضرور غلطی پر ہیں - مجھے اِس بارہ میں کچھ معلوم نہیں ہے +

کباڑی - بجا ہے - آپ کو کیونکر معلوم ہو سکتا ہے - آپ ابھی بچّہ ہی تھے کہ ہمارے بھائی صاحب مع قبائل اپنے گاؤں سے اُٹھکر

قصور ...سٹن میں آ گئے۔ اور اب تک وہیں کار وبار کرتے ہیں۔ آج
...نچ سال ہوئے مجھے بوسٹن جانے کا اتفاق ہوا تھا۔ مجھ سے
...یا۔ مگر ... تھے۔ بہت سرد مہری سے پیش آئے۔ مگر پھر بھی میں چلتے
...ت اُن سے مکان پر ملنے گیا تھا۔ اُسوقت آپ بھی وہیں موجود
...وچے ہ۔ اخوی صاحب نے ظاہر داری کی باتیں تو بہت بنائیں۔ مگر
...ڑی ہ...نا نہ ہوا کہ برائے نام ہی کھانے کو پوچھ لیتے۔ مجھے خیال تھا
... سیکھی شائد تم میں کچھ اکس ہو۔ مگر آج دیکھ لیا۔ میں آپ سے کچھ
...یئے آ گئے نہیں آیا تھا۔ صرف یہ خواہش تھی کہ دیکھ چلوں کہ کیا کیفیت
ہوتے ہ ✤

...کی وجہ (جب یہانتک نوبت پہونچی تو لڑکوں نے بھی دخل دینا شروع کر دیا)
...ہیں۔...ک۔ فلیچر!! آدمی خواہ کتنا ہی بڑا ہو جاوے مگر کوئی اپنے
اور ...تہ داروں کو نہیں بھول جاتا ہے ✤

کارخانہ ...سرا۔ اِس میں کیا شک ہے۔ اگر ایک بھائی امیر ہو جاوے
...ں پر ... دوسرا غریب رہے تو کیا اُسے یہ واجب ہے کہ اپنے غریب
...ائی کے بھائی ہونے سے بھی اِنکار کر دے یا اُسے قطعی
...یں ...ھول جاوے ✤

...سرا۔ فلیچر!! میری رائے میں بہتر یہہ ہے کہ آپ مسٹر
... بچہ ...ک فورڈ سے اپنی تقصیر اور خطا معاف کرا کے تلافیٔ مافات کریں
اٹھکر ...رنہ ہم سب کے لئے یہ امر شرم کا موجب ہوگا اور اِس میں کالج

کی بھی بڑی بدنامی متصوّر ہے +

فلیچر یہ کیفیت دیکھ کر اپنے دل میں بہت کڑھا اور لڑکوں سے خفا ہو کر اپنے مکان کو چل دیا۔ پیچھے سے مسٹر بک فورڈ نے پکار کر کہا کہ صاحبزادے ناراض نہ ہو۔ لو میں خود چلا جاتا ہوں۔ مگر فلیچر کو اپنا منہ چھپانا مشکل ہو رہا تھا۔ وہ کس کی سنتا تھا +

فصل تینتیسویں

ہیری کی مالی حالت

مسٹر انڈرسن نے ہیری کی کارگزاری دیکھ کر دوسرے ہی مہینے کے شروع میں اُس کی تنخواہ پانچ ڈالر ہفتہ وار مقرر کردی۔ اب ہیری نے اپنے رہنے کا علیحدہ انتظام کرلیا۔ شام کو دفتر سے کئی اخبار اور رسالے پڑھنے کے لئے لے جاتا تھا۔ رات کو نو۹ بجے تک پڑھتا تھا اور پھر صبح پانچ بجے اُٹھ کر لکھنے کی مشق کیا کرتا تھا۔ لکھنے کے بعد اچھی اچھی انگریزی اور فرانسیسی زبان کی کتابوں کے مطالعہ میں مشغول ہو جاتا تھا۔

کھانا کھانے اور ذرہ دیر آرام کرنے کے بعد ہیری اپنے کام پر ٹھیک وقت پر پہونچ جاتا تھا۔ فرگیوسن سے اُسے کمال اُلفت ہوگئی تھی اور اُس نے بھی اِسے نہایت شوق سے کام سکھایا۔ اوسکر کے دِل پر ہیری کی نسبت یہ بات نقش ہوچکی تھی کہ یہ ضرور ایک دن ہمارے مُلک کے ممتاز اشخاص میں شمار ہوگا۔ دُوسرے ہفتے پھر ہیری۔ اوسکر کے ساتھ بہت شوق سے "انجمن ترقیِ تعلیم" کے جلسہ میں گیا۔ اوسکر نے راستہ

میں کہا کہ آج اِس مضمون پر بحث ہوگی کہ "تفریح طبع کے بہترین سامان کیا ہیں"؟ آپ بھی کچھ ضرور کہیئے گا۔ ہیری نے جواب دیا کہ میں آپ کے ارشاد کی تعمیل کے لئے حاضر ہوں مگر مَیں نے طیّاری نہیں کی ہے۔ تاہم مضمون اچھّا ہے۔ وقت پر جو کچھ سمجھ میں آویگا کہدوں گا +

جب مباحثہ شروع ہوا اور صدر نشین جلسہ نے ہیری کو یاد فرمایا تو وہ فی الفور اپنی جگہ سے اُٹھ کر مودبانہ طور پر چبوترہ کی ایک جانب جو تقریر کرنے والوں کے لئے مخصوص تھی نہایت دُرستی اور سنجیدگی کے ساتھ جا کھڑا ہُوا۔ اور باقاعدہ اپنے خیالات کو ظاہر کرنا شروع کیا۔ اُس کے پاؤں میں ذرا لغزش نہیں پائی جاتی تھی اور نہ زبان میں لُکنت۔ اُس نے حاضرین جلسہ کو اپنے بے تکلّف احباب سمجھ کر اُن کے رُوبرو نہایت مسلسل اور پُر فصاحت تقریر آدھ گھنٹہ تک کی۔ سامعین بہت خوش ہوئے اور میر مجلس نے اخیر میں اُس کی رائے کو مؤثر اور مدلّل ظاہر کیا۔

فرگیوسن نے ہیری کو صلاح دی کہ اَب آپ خاص خاص مضامین پر کچھ لکھ کر بوسٹن اور نیو یارک کے مشہور اور متموّل اخبارات کو بھیجا کریں۔ چنانچہ اُس نے بہت سوچ سمجھ کر پہلا مضمون اپنے مُلک کی زراعت کی حالت اور اُس کی ترقّی کے وسائل پر لکھا۔ کسی قدر پس و پیش کے بعد اِسے اخبار بوسٹن

کرانیکل کو بھیج دیا - چونکہ یہ پہلا ہی موقعہ تھا اِس لئے مضمون بھیجکر یہ بیم و رجا کی حالت میں رہا - اسے صلہ کے ملنے نہ ملنے کا چنداں خیال نہیں تھا - بلکہ اُس کی دلی خواہش یہ تھی کہ کسی طرح میرا مضمون شائع ہو جاوے - چوتھے دن اُس کے نام ایک پولندہ آیا جسمیں اخبار کرانیکل کی دو کاپیاں تھیں اور ایک سر بمہر لفافہ میں ۵ ڈالر کی چک علیحدہ موصول ہوئی +

اخبار میں اپنا تمام و کمال مضمون پڑھ کر اُس کے دل کو جو خوشی حاصل ہوئی وہ بیان سے باہر ہے - اُس نے اپنے لکھے ہوئے مضمون کو خود دوبارہ پڑھا اور نہایت محظوظ ہُوا - پانچ ڈالر کے نوٹ نے اُس کے حوصلہ کو اور بڑھا دیا +

مسٹر انڈرسن نے ہیری کے مضمون کو بہت ہی پسند کیا اور اُسے اپنے اخبارات کے صیغۂ منقولات میں درج کر دیا - اُس دِن سے ہیری نے مختلف اخبارات کو مضامین لکھنے شروع کر دیئے اور اُسے اُن کا معقول معاوضہ ملنے لگا - اسطرح اُس کی مالی حالت بہت جلد تقویت پذیر ہو گئی - ہر مہینے ایک رقم وہ گھر بھیجدیا کرتا تھا اور پس انداز ایک بنک میں جمع کراتا جاتا تھا + جب مسٹر انڈرسن کو فرگیوسن کی زبانی یہ حال معلوم ہُوا کہ ہیری نے مضمون نگاری میں اِسقدر استعداد پیدا کر لی ہے تو اُنھیں کیقدر تعجب ہوا اور اُنھوں نے اُسے اپنے پاس بُلاکر

مُبارکباد دی اور اظہارِ مسرّت کیا۔

چند ماہ بعد مسٹر انڈرسن نے ہیری کو اپنا نائب مُقرّر کر لیا اور اُس کی تنخواہ ۶۰ ساٹھ ڈالر ماہوار کردی۔ ہیری نے اپنے فرائضِ منصبی کو اِس خُوبی سے انجام دیا کہ مسٹر انڈرسن اپنے کام سے بہت کچھ سُبکدوش ہو گئے۔

فصل چونتیسویں

بام عرُوج

ہیری کی ترقی سے اُس کے والدین اور اُس کے احباب کو نہایت مسرت حاصل ہوئی۔ ہیری بھی اپنے دِل میں بہت خُوش تھا۔ وجہ یہ کہ ایک تو اُس کی مالی حالت بہت اچھی ہو گئی۔ دُوسرے اُسے آگے کی نسبت پڑھنے لکھنے کا زیادہ موقعہ مِل گیا جسکا بہ کمال شایق تھا +

ہیری اوسکر سے روز مرّہ شام کو اثنائے سیر میں یا گھر پر ضرُور مِلا کرتا تھا۔ ایک دِن حسبِ معمُول جب یہ اُس کے مکان پر پہنچا تو اُسے اُداس سا پایا۔ سبب دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ عنقریب کالج میں تعطیلیں ہونے والی ہیں اور وہ گھر جانے کی طیّاریاں کر رہا ہے۔ ہیری کو بھی در حقیقت اوسکر کی مفارقت کے خیال نے کسیقدر سُست کر دیا۔ مگر فی الفور اُس نے طبیعت کو قابُو میں کر کے اوسکر سے کہا کہ "اگر صرف یہی اِس وقت آپکے ملول خاطر ہونیکی وجہ ہے تو در اصل کوئی بات نہیں ہے بوسٹن یہاں سے کچھ دُور نہیں ہے۔ صرف چار پانچ گھنٹہ کا ریل

کا سفر ہے۔ جس وقت جی میں آوے آ جاسکتے ہیں"۔ یہ سُنکر اوسکر کی طبیعت بشّاش ہوگئی۔ اور اُس نے جواب دیا۔ "کہ نہیں اِس وقت اکیلے بیٹھے بیٹھے یُونہی طبیعت سُست ہوگئی تھی۔ چُونکہ ایک عرصہ تک آپ کے ساتھ پڑھنے لکھنے کا شغل رہا ہے اِس لئے ایک خاص قِسم کی وابستگی ہوگئی ہے۔ گھر پر جاکر اور نئے تفریحِ طبع کے سامان ہونگے +

ایک ہفتہ بعد اوسکر گھر چلا گیا۔ جُدا ہوتے وقت ہیری نے اُس سے وعدہ کیا کہ اگلے مہینے کے شُروع میں دو تین دِن کے لِئے ضرُور بوسٹن آؤں گا اور آپ کا مہمان ہونگا۔ اوسکر یہ سُن کر نہایت خُوش ہوا +

اوسکر کے چلے جانے کے بعد ہیری نے فُرصت کے وقت ایک شرِیف اور بزُرگ شخص سے جسے عِلم موسیقی میں کمال حاصل تھا تفریحِ طبع کے طور پر کچھ سیکھنا شُروع کیا اور رفتہ رفتہ بہت کچھ سیکھ لیا۔ تھوڑے عرصہ بعد اُس کے والد کی ایک چِٹھی آئی جسکا خُلاصۂ مطلب یہ تھا کہ "تمھاری والدہ کے ایک چچا مُدّت دراز سے مُلکِ فرانس میں سکونت گزین تھے۔ بہت ضعیف العُمر اور نقد دم آدمی تھے۔ عرصہ سے کار وبارِ دُنیوی سے کنارہ کش ہوکر یادِ الٰہی میں مصرُوف ہوگئے تھے۔ ہمیں انکا کچھ زیادہ حال معلوم نہیں تھا۔ پچھلے ہفتہ خبر آئی تھی کہ وہ فوت

ہو گئے ہیں۔ اپنی وصیت میں سات ہزار ڈالر وہ تمھاری والدہ کے نام لکھ گئے تھے۔ یہ کل رقم وصول ہو گئی ہے۔ باقی جائداد منقولہ و غیر منقولہ وہ رفاہِ عام کے لئے وقف کر گئے ہیں

چونکہ گھر کے اخراجات اب اچھی طرح سے چلے جاوینگے۔ اس لئے بہتر ہے کہ اب جو کچھ بچا کرے وہ جمع کرتے جاؤ تاکہ وقتِ ضرورت کام آوے"۔ یہ خط پڑھکر ہیری نے فضلِ ایزدی کا صدق دل سے شکریہ ادا کیا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ گھر کی ضروریات کی جانب سے اسے اب بہت کچھ اطمینان ہو گیا۔ مگر دل میں اسکے اسوقت یہ خیال ہرگز نہیں گزرا کہ اب میں اپنے فرائض سے سبکدوش ہو گیا ہوں۔ بلکہ اسے یہ بات یاد آئی کہ اگر کچھ عرصہ میں میرے پاس کسیقدر سرمایہ جمع ہو جاوے تو تعجب نہیں کہ فرگیوسن کی امید بر آوے۔ اس صورت میں میں اپنے سب لواحقوں کی حسب موقعہ خدمت و امداد کے قابل ہو جاؤنگا۔

حسب وعدہ دوسرے مہینے کے شروع میں ہیری چار روز کی رخصت لیکر بوسٹن گیا اور اوسکر کے مکان پر ٹھہرا۔ وہاں اس کی بہت خاطر و تواضع ہوئی۔ اوسکر کے والد نے اسے اپنے ہمراہ لیجا کر بوسٹن کے بڑے بڑے اخبار نویسوں سے ملاقی کرایا اور اوسکر نے اسے قابل دید مقامات کی خوب سیر کرائی۔ اس سیر و سیاحت سے ہیری کو علاوہ فرحت کے اور کئی فوائد ذاتی

حاصل ہوئے +

دو برس بعد ایک دن شام کے وقت سیر کرتے ہوئے فرگیوسن نے اُس سے متانت کے ساتھ کہا کہ کئی روز سے مسٹر انڈرسن کی طبیعت مجھے اچھّی نظر نہیں آتی۔ ضرور کوئی شکایت ہے۔ اگر خدا نخواستہ یہی کیفیت رہی تو میرا خیال ہے کہ اُنھیں کچھ عرصہ کے لئے آرام کرنے کی ضرورت ہوگی۔ اول تو اُنکے سن کا تقاضا ہے۔ دوسرے یہ کام بہت نازک اور ذمّہ واری کا ہے۔ اس حالت میں جبتک اطمینان کے ساتھ دماغ کو کچھ عرصہ راحت نہ دی جاوے تب تک طبیعت کا سنبھلنا مشکل ہے۔ ہیری نے انکسار کے ساتھ جواب دیا کہ "میں اُنھیں اپنا بزرگ اور ولی نعمت سمجھتا ہوں میں جس لائق ہوں خدمت کے لئے ہر وقت حاضر ہوں" +

دوسرے دن مسٹر انڈرسن نے فرگیوسن کو تخلیہ میں بلا کر یوں کہا :-

انڈرسن۔ فرگیوسن۔ شائد تمھیں خود یہ بات کھٹکی ہوگی کہ میری صحت اچھی نہیں ہے۔ ایک ہفتہ سے مجھے بد خوابی کی شکایت ہے۔ رات کو چار گھنٹہ بھی اچھّی طرح سے نیند نہیں آتی۔ طبیعت منتشر رہتی ہے۔ ہاضمہ بھی درست نہیں ہے۔ دو چار دن تو میں نے چنداں خیال نہیں کیا۔ سمجھتا تھا کہ کچھ عارضی شکایت ہے خود

رفع ہو جائے گی۔ ڈاکٹر صاحب نے جو دوا تجویز کی تھی وہ موافق نہیں آئی اب اُن کی رائے یہ ہے کہ کم از کم چار ماہ کے لئے باہر جاکر تبدیل آب و ہوا کرنی چاہیئے۔ اٹلی جانے کا ارادہ ہے۔ وہاں میرا ایک چھوٹا بھائی ہے۔ اُس نے مجھے تاکیداً لکھا ہے۔ کہ جسقدر جلد ممکن ہو سکے چلے آؤ۔ اب میں یہ سوچتا ہوں کہ یہاں کا کیا انتظام کروں۔ اخبار سر پر اُٹھا کر لے نہیں جاسکتا اور یہ کام ایسا ہے کہ کسی ایسے ویسے کے سپرد بھی نہیں کر سکتا۔ ڈھب کا آدمی یکایک ملنا مشکل ہے۔ اگر بالفرض مل بھی جاوے تو کہا نہیں جاسکتا کہ اُس سے شرائط طے ہو سکیں یا نہ ہو سکیں۔ اسی شش و پنج میں ہوں۔ تمھیں اس لئے بلایا ہے کہ تم آدمی فہمیدہ ہو۔ ہمیشہ سے کارخانہ کے خیر خواہ رہے ہو اور سب حال جانتے ہو۔ شاید کوئی تدبیر نکال سکو +

فرگیوسن۔ جو کچھ آپ نے فرمایا ہے اُسے میں اچھی طرح سمجھتا ہوں۔ کئی دن سے دیکھتا تھا کہ آپکی صحت میں کچھ فتور ہے۔ میری رائے میں بھی آپکو کچھ عرصہ کے لئے ضرور آرام کرنا چاہیئے۔ ایک تندرستی ہزار نعمت ہے۔ تبدیل آب و ہوا سے ایسی حالت میں سراسر فائدہ متصور ہے۔ رہا کام کی نسبت وہ میرے خیال میں ہیری آپ کی غیر حاضری میں چلا سکتا ہے۔ اب وہ ہوشیار ہو گیا ہے۔ اخبار نویسی کے نکات اور قانونی

ذمہ داریوں کو خوب سمجھتا ہے +

اِنڈرسن۔ ہیری ! مگر وہ ابھی بالکل نوجوان ہے۔ ایسی نازک ذمہ داری کا شائد متحمل نہ ہو سکے +

فرگیوسن۔ گو وہ نوجوان ہے۔ مگر بہت سمجھدار اور سنجیدہ ہے علاوہ ازیں آپ کی ہدایات پر عمل کرنے کے لئے ہمہ جہت طیار ہے +

اِنڈرسن۔ بہت بہتر۔ اگر وہ توجہ سے کام کئے جاویگا تو مجھے کم دخل دینے کی ضرورت ہوگی۔ آج سے میں اُس کا مشاہرہ ۱۰۰ سو ڈالر ماہوار کر دیتا ہوں +

مسٹر اِنڈرسن نے ہیری کو اپنے پاس بُلا کر اخبار کے متعلق بہت کچھ سمجھا دیا۔ اور یہ کہہ کر کہ حسبِ ضرورت میں تمہیں ہدایات بھیجتا رہوں گا۔ اُسے اخبار کا باقاعدہ اہتمام سپرد کر دیا۔ دوسرے دِن مسٹر اِنڈرسن مع قبائل روانہ اٹلی ہوگئے اور ہیری نے احتیاط کے ساتھ اپنا کام شروع کر دیا +

درحقیقت ہیری نے اِس خوبی کیساتھ اخبار کو چلایا کہ وہ دو چند رونق پکڑ گیا اور مسٹر اِنڈرسن نے نہایت خوش ہو کر اُس کی کارگزاری کی داد دی۔ چوتھے مہینے مسٹر اِنڈرسن نے ہیری کو پنج کے طور پر لکھا کہ اب میرا اِرادہ سال دو سال تک واپس آنے کا نہیں ہے۔ یہاں کی آب و ہوا مجھے بہت موافق آگئی ہے اِسلئے میں کچھ عرصہ اِسی جگہ رہنا چاہتا ہوں۔ اگر آپ اور مسٹر

فرگیوسن دونوں بلکہ میرے کارخانہ کو خرید سکیں تو میں بہت خوشی سے دیدوں گا"۔ خط میں رقم بھی کھول دی گئی تھی +

ہیری نے نہایت سنجیدگی کے ساتھ اس معاملہ کے تمام پہلوؤں پر غور کیا اور انجام میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ اگر نقدی کا انتظام ہو سکے تو فرگیوسن کی برابر کی شراکت میں کارخانہ بہت اچھی طرح چل سکتا ہے +

شام کو اُس نے فرگیوسن سے ذکر کیا۔ فرگیوسن نے کہا کہ نقدی کا انتظام ہوسکتا ہے۔ نصف میں دے سکتا ہوں اور نصف کا اگر آپ چاہیں تو آپ بندوبست کر دیجئے۔ ورنہ میں لگا دیتا ہوں بعد میں حساب سمجھ لینگے۔ اسپر ہیری نے جواب دیا کہ میرے پاس بھی کچھ سرمایہ موجود ہے۔ جو کمی رہے گی وہ میں اس سال کے اندر پوری کر دونگا۔ اور اُس وقت تک واجبی سود دینے کو طیار ہوں۔ القصہ ایک مہینے کے اندر مسٹر انڈرسن سے تمام کارخانہ باضابطہ لے لیا گیا۔ ہیری نے فرگیوسن کو تمام انتظام کا کام سپرد کر دیا اور اڈٹ کرنے کا کام اپنے ذمہ لے لیا۔ کُلیتاً آزاد اور خود مختار ہوکر ہیری نے اپنی ذمہ واریوں کو اور زیادہ اہم اور نازک سمجھا۔ اخبار کو اس عمدگی سے چلایا کہ وہ تھوڑے ہی عرصہ میں مقتدر اور ہر دلعزیز ہوگیا۔ گورنمنٹ وقت بھی اُسکی قدر کرنے لگی اور عوام الناس کا بھی اسپر پورا اعتبار جم گیا۔ اشاعت

ایک سال کے اندر اِس قدر بڑھ گئی کہ پہلے ہی سال اِن دونوں مالکانِ کارخانہ کو معقول مُنافع حاصل ہوا +

ایک دن ہیری اپنے دفتر میں بیٹھا ہوا کام کر رہا تھا باہر سے چپراسی نے آکر عرض کی کہ ایک صاحب آپ کی مُلاقات کے لئے تشریف لائے ہیں - ہیری نے اجازت دے دی - جب وہ اندر آئے تو معلوم ہُوا کہ اُس کے پُرانے مہربان مسٹر فلیچر ہیں - حالت اِسقدر تبدیل ہو گئی تھی کہ پہچاننا مُشکل تھا - ہیری نے کُرسی پر بہت مُحبّت کے ساتھ بٹھایا اور مزاج پُرسی کی - کسی قدر آبدیدہ ہوکر فلیچر نے اپنی مختصر سرگذشت یوں بیان کی کہ "ایک سودے میں والد کے کاروبار کو نقصان عظیم پہونچا - تھوڑے ہی عرصہ میں سارا کارخانہ ابتر ہوگیا - میں تلاشِ معاش کی غرض سے یہاں آیا ہوں اگر آپ اپنے کارخانہ میں کوئی صورت نکال سکیں تو بہتر - ورنہ کہیں سفارش کر دیجئے" +

ہیری نے صِدق دل سے ہمدردی ظاہر کی اور مُطلق اشارتاً یا کنایتاً کوئی لفظ زبان سے ایسا نہیں نکلا کہ جو فلیچر کے ملال کا باعث ہو - ایک ہفتے تک اپنے ہاں دوستوں کی طرح اعزاز کے ساتھ اُسے مہمان رکھا - ازاں بعد ایک سفارشی چِٹھی دے کر نیویارک بھیجدیا - جہاں وہ جاتے ہی ایک سوداگر کا گماشتہ ہو گیا +

فلیچر نے بلا شُبہ اپنے فرائض نہایت دیانتداری اور تندہی

سے انجام دیئے۔ جسکا نتیجہ یہ ہُوا کہ بہت جلد اُسکی مالی حالت سُدھر گئی اور وہ ایک ذی رُتبہ شخص ہوگیا +

شائد بعض اصحاب کو خیال ہو کہ **فلیچر** کو **ہیبری** تک آنے کی جرأت کیونکر ہوئی۔ جبکہ وہ جانتا تھا کہ مَینے اُس کے ساتھ کیا کیا بیہودگیاں نہیں کیں۔ اور برملا اُس کی حقارت میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ **حقیقت** یہ ہے کہ **فلیچر** کی **حالت** کو جب انقلابِ زمانہ نے دِگرگُوں کر دیا تو اُس نے دل میں سوچا کہ اَب کچھ کرنا چاہیئے۔ اور اپنے دوستوں اور مُلاقاتیوں میں سے کسی سے اِس موقعہ پر مدد لینی چاہیئے۔ کیونکہ اصلی دوست وہی ہیں کہ جو وقتِ ضرورت کام آویں۔ بالآخر اُس نے اپنے تمام دوستوں کے حلقہ پر نظر دوڑائی۔ لیکن اِس گھڑی اُسے سب ظاہر دار۔ خود غرض۔ مغرور۔ اور نمودیئے دکھائی دیئے۔ آخر اُسے **ہیبری** کا خیال آیا اور فی الفور اُس کے دل نے گواہی دی کہ اِس وقت اگر کسی سے کچھ فیض پہونچ سکتا ہے تو ہیبری سے گو میرا برتاؤ اُس کے ساتھ ضرور قابلِ نفریں رہا ہے۔ مگر اس کی فراخدلی کو سب جانتے ہیں۔ اُسے اِن باتوں کا ذرا بھی خیال نہیں ہوگا اور حتی المقدور وہ میرے ساتھ نیک سلوک کرنے میں کوتاہی نہیں کرے گا۔ چُنانچہ ظاہر ہے کہ اُس کا یہ خیال تجربہ سے غلط ثابت نہیں ہُوا +

ہیری جُوں جُوں صاحبِ ثروت اور با اِقتدار ہوتا گیا۔ ویسے ہی وہ فراخ دِل۔ سادہ مزاج۔ متین اور با مُروّت ہوتا گیا۔ اُس نے اپنا وطیرہ ہمیشہ ایسا رکھا کہ اوروں کے لیئے وہ قابلِ تقلید سمجھا گیا۔ اِس نے اپنے سب چھوٹے بھائیوں کو بتدریج مُختلف کالجوں میں داخل کرا کے اعلیٰ تعلیم دلوائی اور سب اپنے اپنے وقت پر اچھّے اچھّے کاموں پر مُتعیّن ہو گیئے۔ کوئی ڈاکٹر۔ کوئی انجنیئر۔ کوئی بیرسٹر۔ کوئی تجّار۔ اور کوئی صیغہ بحری و جنگی میں داخل ہو گیا ہے

یہ تا حیات اپنے والدین کا فرمانبردار اور سعادت مند لڑکا رہا۔ اپنے رشتہ داروں اور دوستوں کے ساتھ ادب۔ تعظیم۔ محبّت۔ اور مروّت سے پیش آنا اُسکا خاص شعار تھا۔ حدِ امکان تک سب کے ساتھ مناسب اور حسبِ موقعہ نیک سلوک کرنے میں کوتاہی نہیں کیا کرتا تھا۔ شادی ہونے کے بعد اُس کے فرائض اور بڑھ گیئے۔ اور اُس کی ذمّہ داریاں زیادہ نازک ہو گیئیں۔ مگر یہ اُنھیں بھی نہایت خُوش اسلوبی کیساتھ انجام دیتا رہا۔ اسے بیوی بھی ایسی نیک خُو اور تعلیمیافتہ مِلی کہ اُس کے اور اِس کے مزاج اور مذاق میں ذرا تفاوت نہیں پایا جاتا تھا۔ اِن دونوں نے مِلکر اپنے بچّوں کی ایسی اچھی تربیت کی کہ ابتداء سے ہی اُن میں اپنے والدین کے سارے اوصاف و خواص نظر آنے لگ گیئے +

عام جلسوں میں ہیری کو خاص طور پر مدعو کیا جاتا تھا تمام علاقہ میں اُس کی معاملہ فہمی اور فصاحت کی دھوم تھی۔ بالآخر ایک دن وہ آیا کہ لوگوں نے اُسے مُلک کی کونسل عالیہ کے لئے اپنا قایمقام منتخب کیا۔ وہاں آنریبل مسٹر ہیری والٹن نے اپنے فرائض منصبی اس خوبی کیساتھ انجام دیئے کہ گورمنٹ نے اُسے اپنا مشیر باتدبیر سمجھا اور لوگوں نے اپنا زبردست وکیل۔ قصّہ کوتاہ سارا مُلک اُس کا ثنا خواں ہوگیا اور سب جگہ اُس کا نام عزت کے ساتھ لیا جانے لگا+

انگریزی نام اُردو میں	انگریزی نام انگریزی میں
ٹام	TOM.
مسِز والٹن	Mrs. WALTON.
جین	JANE.
ہال پین	HALL PAYNE.
بنجمن فرنیکلن بنج من فرنیک لن	BENJAMIN FRANKLIN.
رابنسن کروسو رابن سن کروسو	ROBINSON CRUSO
مسٹر ہنری کلے	Mr. HENERY CLAY
جنرل جیکسن جن رل جیک سن	GENERAL JACKSON
واشنگٹن واشنگ ٹن	WASHINGTON.
ہیلی۔ ہے لی	HAILY
مسٹر لیوٹ	Mr. LEWITT.

انگریزی نام اُردو میں	انگریزی نام انگریزی میں
ہیری ہے۔ری	HARRY.
فینی فے۔نی	FANNY.
ڈابن	DOBBIN.
ہیرم والٹن ہے رم وال ٹن	HARAM WALTON.
ہنڈرسن ہن ڈر سن	HENDERSON
الیہو پرکنس الے ہو پر کنس	ELEHU PERKINS.
والٹن وال ٹن	WALTON
سکوائر گرین سکوائر گرین	SQUIRE GREEN
مسٹر بربینک	Mr BURBANK.
جان پلمپٹن جان پلمپ ٹن	JOHN PLUMPTON.
جونس	JONES.

انگریزی نام انگریزی میں	انگریزی نام اُردو میں	انگریزی نام انگریزی میں	انگریزی نام اردو میں
WILLIAM KERBY.	ولیم کربی	BOSTON.	بوسٹن ۔ بوس ٹن
	وِل یم کربی	GRANTON.	گرینٹن ۔ گرین ٹن
HALL HIGGINS.	ہل ہگنس	Mr. HEAD.	مسٹر ہیڈ
	ہل ہگ گنس	COLEMAN.	کولمین ۔ کول مین
PETER SHELBY.	پیٹر شلبی	PROFESSOR HENDERSON	پروفیسر ہنڈرسن
	پی ٹر شل بی		
ROBERT.	رابرٹ	HOLSTON.	ہولسٹن ۔ ہول سٹن
HOOPER.	ہُوپر	CENTREVELL.	سنٹریول
PARMENTOR	پارمنٹر۔ پارمن ٹر		سن ٹری وِل
LUKE PETERSON.	لیوک پیٹرسن	ANDERSON.	انڈرسن
	پی ٹرسن	BERLIN	برلن
FRANK.	فرینک	PARKER.	پارکر
SAMUEL	سیموئل ۔ سیمو ال	PANT.	پینٹ
TUDOR.	ٹیوڈر	JEFFERSON SILDON.	جیفرسن سیلڈن
HADON.	ہیڈن ۔ ہے ڈن		جے فرسن سِل ڈن
Mr. MORGAN.	مسٹر مارگن	OSCAR VINCENTT	اوسکر ونسنٹ
Mr. BETESON.	مسٹر بیٹسن		اوس کر وِن سنٹ
	ربیٹ سن		

انگریزی نام اُردو میں	انگریزی نام انگریزی میں	انگریزی نام اُردو میں	انگریزی نام انگریزی میں
فلیچر۔ فلے چر	FLETCHER.	لیو نورڈ مارگن	LEONORD MORGAN.
فِلپ	PHILLIP.	میرل	MERRIL.
فرگیوسن	FERGUCSON.		

حفظان صحت

اپنی اور اپنے گھر کی

مصنفہ اے۔ ایم۔ ہنٹلے صاحبہ پنجاب ٹکسٹ بک کمیٹی کے لیئے مترجمان سنٹرل ٹریننگ کالج لاہور نے ترجمہ کیا
یہ کتاب ہر شخص کو اپنے پاس رکھنی چاہیئے۔ اِس کتاب میں حفظ صحت کے عام اصول و قاعدے اور طریقے مشرح درج ہیں۔ اِس مضمون پر ایسی مستند کتاب آجتک نہیں چھپی۔ اگر اِس کتاب کو مور صاحب کی فیملی میڈیسن کے طرز پر لکھا ہوا کہا جائے تو بہت درست ہے۔ کیونکہ علاوہ تندرستی کے عام اصولوں کے بیماریوں اور اُن کے علاج کا بھی ذکر ہے۔ زیادہ تعریف فضول ہے جو صاحب ملاحظہ فرماوینگے خود نتیجہ نکال سکتے ہیں
حجم کتاب کا ۳۵۳ صفحے قیمت علاوہ محصول ڈاک ۸ر طبع شدہ ۱۹۰۴ء

اشتہار کننده

بموجب سرکار نمبرہ ۲۵ بی و سیریل نمبر ۱۵۰۷ بی از پیشگاہ جناب ڈائرکٹر صاحب بہادر پنجاب یونیورسٹی عام اطلاع دیجاتی ہے کہ مندرجہ ذیل کتب جنکو ٹکسٹ بک کمیٹی لاہور نے منظور فرماکر سفارش فرمائی ہے طلباء مدارس پرائمری کے واسطے نہایت مفید ثابت ہوئی ہیں لہذا التماس ہے کہ مدرسان مدارس پرائمری اُن کی خریداری واجرائے کی طرف توجہ فرماکر مندرجہ ذیل پتہ سے طلب فرمائیں۔

- آبحیات عہ
- اردوی معلی عہ
- مرات العروس ۸ر
- بنات النعش ۷ر
- توبۃ النصوح ۱۰ر
- نیرنگ خیال ۵ر
- رسوم ہند ۱۰ر
- مخزن المحاورات عا
- سوانح عمری حضرت ملکہ معظمہ وکٹوریہ مسٹر سالم صاحب
- باغبانی کا رسالہ رائے ناتھو رام عہ
- رسالہ گندم لالہ رامچندر گپتا ۱۰ر
- دودھ۔ دہی۔ مکھن ۶ر
- حفظان صحت اپنی اور اپنے گھر کی ۸ر
- ارض النجوم اردو عہ
- عروج مصنفہ لالہ دیو دیال ۱۲ر
- پھول مصنفہ لالہ دیو دیال عہ
- سبزی ترکاری " ۸ر
- درخت " ع۸ر
- گھاس چارہ " ۸ر
- دربار اکبری للعہ
- گلزار نونہال ع۸ر
- اطوار بازیچہ عا
- علم التعلیم ع۸ر
- فلسفہ التعلیم ۸ر
- حیات سعدی عہ
- کلیات الطافحسین صاحب حالی ۱ر
- مصباح القواعد عہ
- سفرنامہ حکیم برنیر للعہ
- سفرنامہ ابن بطوطہ عا
- فسانہ آزاد کامل عہ

امپیریل بک ڈپو بازار چاندنی چوک دہلی سے طلب فرماکر ممنون کیجیے



